ذکر اور دعا
کتاب و سنت کی روشنی میں

مملکت سعودی عرب
وزارت اسلامی امور واوقاف ودعوت وارشاد
شاہ فہد قرآن شریف پرنٹنگ کمپلیکس
جنرل سیکریٹریٹ
ادارۂ علمی امور

ذکر اور دعا
کتاب وسنّت کی روشنی میں

بقلم

ڈاکٹر عبد الرزاق بن عبد المحسن البدر

مترجم

الشیخ الطاف احمد ملانی

مُقَدِّمَۃ

بقلم: شیخ صالح بن عبدالعزیز بن محمد آل الشیخ

وزیر اسلامی امور واوقاف ودعوت وارشاد

نگرانِ عام شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلیکس، مدینہ منورہ

الحَمْدُ للهِ القَائِل : ﴿ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ﴾ [الرّعد:۲۸] أحمَدُهُ سُبْحَانَهُ وَهُوَ لِلحَمْدِ أهلٌ، وَأصَلِّيْ وأُسلِّمُ عَلىٰ المَبْعُوثِ رَحمَةً للعَالَمِيْن، وَقُدوَةً لِلسَّالِكِيْن أمَّا بَعد:

بے شک ذکرِ الٰہی ان آسان ترین عبادتوں میں سے ہے جن میں کسی قسم کی مشقت اور محنت نہیں ہے اور ہر وقت بآسانی ممکن ہے اور آسانی کے ساتھ ساتھ اس کا ثواب بھی بہت زیادہ اور اس کا مرتبہ بھی بہت اونچا ہے، چنانچہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ: ''رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمہارا بہترین عمل، اور تمہارے پروردگار کے

نزدیک سب سے عمدہ اور تمہارے لئے سب سے زیادہ بلندیٔ درجات کا باعث، اور سونے اور چاندی کے خرچ کرنے سے زیادہ افضل اور اس سے بھی زیادہ اچھا ہے کہ تم اپنے دشمنوں سے جنگ کرو، پھر وہ تمہیں قتل کردیں اور تم انہیں قتل کردو؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کا ذکر"۔ اس کو امام ترمذی نے (ح:۳۳۷۷) اور امام احمد (۶/۴۴۷) نے روایت کیا ہے، اور امام حاکم نے کہا: اس کی سند صحیح ہے اگرچہ کہ امام بخاری و مسلم نے اسے روایت نہیں کیا ہے۔ (۱/۶۷۳)۔

اور صحیح مسلم میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ "ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کیا تم میں سے کوئی ہر دن ہزار نیکیاں نہیں کما سکتا؟ اس پر آپ کے ایک ہم نشیں نے استفسار کیا کہ ہم میں سے کوئی شخص روزانہ ہزار نیکیاں کیسے کما سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: "سو بار سبحان اللہ کہے تو اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی یا اس کے ہزار گناہ معاف کردیئے جائیں گے"۔ مسلم (ح:۲۶۹۸)۔

اور صرف اتنا ہی نہیں بلکہ ذکرِ الٰہی دل پر بے شمار فضیلتوں اور عبادتوں کی راہ کھول دیتا ہے، اور ہمیشہ ذکرِ الٰہی کی پابندی سے انسان اللہ تعالی کو بھولنے سے محفوظ رہتا ہے جو کہ دنیا وآخرت میں بندہ کی بدبختی کا سبب بنتا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴾ [الحشر: ۱۹]۔ (اور تم ان لوگوں کی طرح مت ہوجانا جنہوں نے اللہ تعالی (کے احکام) کو بھلا دیا تو اللہ تعالی نے بھی انہیں اپنی جانوں سے غافل کردیا، اور ایسے ہی لوگ نافرمان (فاسق) ہوتے ہیں)۔

اور جب بندہ اپنے آپ کو بھلا دیتا ہے تو وہ اپنے فوائد سے منھ موڑ لیتا ہے، اس سے غفلت برتتا ہے، نتیجۃً نفس بگاڑ اور ہلاکت کا شکار ہوجاتا ہے، اگر ذکرِ الٰہی کا صرف یہی ایک فائدہ ہوتب بھی کافی ہے لیکن اگر اس کے ساتھ مزید بے شمار فوائد بھی ہوں تو پھر کیا کہنے، ان بے شمار فوائد میں سے چند یہ ہیں :

اللہ تعالی کا بندہ کو یاد فرمانا، ارشادِ باری ہے: ﴿ فَاذْكُرُونِيٓ أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ﴾ [البقرة: ۱۵۲]۔

(اس لئے تم میرا ذکر کرو، میں بھی تمہیں یاد کروں گا، اور میری شکر گذاری کرو اور ناشکری سے بچو)۔

اور یہ بھی ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ: ''اللہ سبحانہ تعالی کے نزدیک کون سا عمل سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ تو آپ ﷺ نے جواب دیا: اس حالت میں تمہیں موت آئے کہ تمہاری زبان ذکرِ الہی میں مشغول ہو۔'' اسے امام بخاری نے خلق افعال العباد ص: ۷۲(۲۸۱) اور امام طبرانی نے المعجم الکبیر ۹۳/۲۰ میں روایت کیا ہے۔

اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ: ''کسی آدمی نے کبھی کوئی ایسا عمل نہیں کیا جو اسے عذابِ الہی سے بچانے میں ذکرِ الہی سے زیادہ کارگر ہو'' اسے امام احمد (۲۳۹/۵) نے روایت کیا ہے۔

اور انہیں فوائد میں سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ: وہ اللہ کی

خوشنودی کا باعث اور دل کے لئے خوشی ومسرت کا سبب ہے ، اور شیطان کو دور بھگاتا، اس کی طاقت کو توڑتا اور اس کو ذلیل ورسوا کرتا ہے اور دل کو رنج وغم سے نجات دیتا ہے۔

اور یہ کہ: وہ دل کو محاسبۂ نفس اور رجوع الی اللہ کا عادی بنادیتا ہے اور انسان اور اللہ تعالی کے درمیان سے اجنبیت کو مٹاتا ہے، اسی طرح اور بھی بے شمار فوائد ہیں، یہاں تک کہ امام ابنِ قیم رحمۃ اللہ علیہ نے "الوابل الصیب" میں لکھا ہے کہ: "ذکرِ الٰہی میں سو سے زیادہ فائدے ہیں" اس طرح وہ بندہ کے لئے دنیا وآخرت میں حاصل ہونے والی ہر بھلائی کی کنجی ہے، اور جب اللہ تعالی بندہ کو یہ کنجی عطا فرمادے تو وہ یہ چاہتا ہے کہ ان بھلائیوں کا دروازہ اس کے لئے کھل جائے، اور جب بندہ اس راہ سے بھٹک جائے تو بھلائی کا دروازہ اس کے لئے بند ہوجاتا ہے۔

ان ہی اسباب کے پیشِ نظر نبی کریم ﷺ ہر حال میں دن میں رات میں، خلوت میں جلوت میں، اپنوں میں غیروں میں اللہ تعالی کو یاد فرماتے تھے، اور جب لیٹتے، یا صحبت فرماتے، یا استنجا کے لئے تشریف لے جاتے یا وہاں سے تشریف لاتے، یا وضو کے وقت اور اس کے بعد، نماز کے بعد، یا بارش کے وقت، یا ہوا چلتے وقت، کپڑے پہنتے وقت، مسجد میں داخل ہوتے ہوئے اور نکلتے ہوئے غرضیکہ ہر حال میں اللہ تعالی کا ذکر فرماتے۔

یہ معلوم رہے کہ بعض خاص حالتوں کے علاوہ جن میں شریعت نے منع کیا ہے ہر حال میں ذکرِ الٰہی میں مصروف رہنا مسنون ہے۔

ذکر دل پر اثر انداز ہوتا ہے، چنانچہ وہ ذکر کرنے والے کو اپنے رب اور خالق سے انسیت عطا کرتا ہے اور اس طرح وہ مفید کاموں اور اس کی بندگی کو درست کرنے میں مشغول رہتا ہے، اور اللہ تعالی کو ناراض کرنے والی سرگرمیوں سے بچ جاتا ہے، پھر اعضاء کی اصلاح ہوتی ہے، چنانچہ وہ دیکھتا ہے تو بھی وہی کچھ دیکھتا ہے جس سے اللہ تعالی

راضی رہے، اور سنتا بھی وہی ہے جو اسے پسند ہو، اور اسی طرف چلتا ہے جدھر اس کی مرضی ہو، اور گرفت بھی کرتا ہے تو اللہ عزّ وجلّ ہی کی خوشنودی کی خاطر، اس طرح بندہ کی ساری سرگرمیاں خالص اللہ تعالی کے لئے ہوجاتی ہیں اور وہ اللہ تعالی کی معیت خاصہ سے مشرف ہوجاتا ہے اور اس کے لئے عبادتوں اور بھلائیوں کے دروازے کھل جاتے ہیں اور گناہوں اور برائیوں کے دروازے بند ہوجاتے ہیں۔

سلفِ صالحین اور ائمہ کرام جو بھلائیوں میں پیش پیش رہنے والے اور برائیوں سے دور رہنے میں مشہور ہیں تو اس کی وجہ بھی یہ ہے کہ وہ اپنی بیشتر حالتوں میں ذکرِ الٰہی میں مصروف رہتے تھے، شیخ الاسلام ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''دل کے لئے ذکرِ الٰہی کی وہی حیثیت ہے جو مچھلی کے لئے پانی کی، اگر مچھلی کو پانی سے نکال لیا جائے تو اس کا کیا حال ہوگا؟'' مجموع الفتاوی (۱۰/۸۵).

ذکر کبھی اللہ تعالی کی تعریف وثناء کے ذریعہ ہوتا ہے جیسے: ''سبحان اللہ'' (اللہ تعالی پاک ہیں) والحمد للہ (اور ساری

تعریفیں اللہ تعالی ہی کے لئے ہیں)و لا إلـه إلا الله (اور اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں ہے)و الله أکبـــر (اور اللہ تعالی سب سے بڑے ہیں)۔

یا دعا کی شکل میں ہوتا ہے، جیسے:" رَبَّـنَـا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَـمْ تَـغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ" (اے ہمارے رب، ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا، اور اگر آپ ہماری مغفرت نہ کیجئے گا اور ہم پر رحم نہ فرمایئے گا تو واقعی ہم نقصان پانے والوں میں ہوجائیں گے)۔" وَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ أَسْتَغِيْثُ "اے زندہ، اے قائم رکھنے والے، میں تیری رحمت ہی سے فریادرسی چاہتا ہوں، وغیرہ۔

مسنون اذکار اللہ تعالی کی تعریف اور کنایۃً آپ سے طلب اور سوال دونوں پر مشتمل ہیں، جیسا کہ حدیث میں ہے:" لاإلـــه إلا الله (اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں ہے) بہترین دعا ہے" امام سفیان بن عیینہ سے دریافت کیا گیا کہ یہ تعریفی کلمہ دعا کیسے قرار پایا؟ جواب دیا: کیا تم نے امیہ بن ابی الصلت کے اشعار نہیں سنے

جواس نے عبداللہ بن جدعان سے داد و دہش کی لالچ میں کہے تھے؟

أَأَذْكُر حَاجَتِيْ أَمْ قَدْ كَفَانِيْ
حَبَاؤكَ؟إنَّ شِيْمَتكَ الْحبَاءُ

آیا میں اپنی حاجت بیان کروں یا آپ کی سخاوت ہی کافی ہے؟ بے شک نوازش اور سخاوت آپ کی عادت ہے۔

إذَا أثْنٰى عَلَيْكَ الْمَرْءُ يَوْمًا
كَفَاهُ مِنْ تَعَرُّضِهِ الثَّنَاءُ

جب کوئی آپ کی تعریف بیان کرے تو تعریف کے بعد اسے کنایۃً بھی سوال کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔

جب یہ (عبداللہ بن جدعان) مخلوق ہے اور اپنی طرح کے ایک بندہ سے تعریف سننے کے بعد باقاعدہ مانگے جانے کی ضرورت نہیں سمجھتا تو رب العالمین کی شان کتنی اعلی ہوگی؟۔مدارج السالکین (۲/۴۵۲ ۲۵۳) تبدیلی کے ساتھ۔

معانی میں فرق کے مدِّ نظر اذکار کی فضیلتوں میں بھی فرق پڑتا

ہے، چنانچہ کلمۂ توحید لا إلٰـہ إلا اللہ کے ذریعہ اللہ تعالی کا ذکر سب سے زیادہ باعثِ اجر اور سب سے زیادہ بلند مرتبہ کا مالک ہے اس لئے کہ اسی توحید کی خاطر دنیا پیدا کی گئی، رسول بھیجے گئے، کتابیں اتاری گئیں، جنت و دوزخ کو قائم کیا گیا، اور لوگ دو گروہوں مؤمنوں اور کافروں میں تقسیم ہوئے، ارشادِ نبوی ہے: "**أفضل الذكر لا إله إلا الله**" "سب سے بہترین ذکر لا إلٰـہ إلا اللہ ہے"۔ اسے امام ترمذی نے (ح:۳۳۸۳) اور ابنِ حبان نے اپنی صحیح میں (ح:۸۴۶) روایت کیا ہے۔

ذکر کے مختلف درجات ہیں چنانچہ اگر وہ بیک وقت دل اور زبان دونوں سے ادا ہو تو یہ سب سے افضل ہے، اور اگر صرف دل سے ہو تو پہلے سے کمتر، اور صرف زبان سے ہو تو یہ دونوں سے کم مرتبہ ہے، اور ذکر کا مقصد حضوریٔ قلب ہے، لہذا ذکر کرنے والے کو چاہئے کہ اسے حاصل کرنے کا اہتمام کرے اور ذکر کے الفاظ پر غور کرے اور اس کے معنی کو سمجھے اس لئے کہ ذکر کے الفاظ و معانی پر غور وفکر بھی مطلوب ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ نے فرمایا: جان لو کہ ذکر کی فضیلت صرف تسبیح وتہلیل اور تحمید و تکبیر وغیرہ کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ ہر نیکو کار اللہ تعالی کو یاد کرنے والا ہے، سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ اور دیگر علماء نے بھی یہی کہا ہے۔

اور امام عطاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حلال وحرام کی مجلسیں ہی اللہ تعالی کے ذکر کی مجلسیں ہیں، تم خرید وفروخت، نماز وروزہ، نکاح و طلاق اور حج وغیرہ امور کی انجام دہی کیسے کرتے ہو؟'' الأذکار (ص:۹)۔

ابو عمرو بن الصلاح رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالی کو بکثرت یاد کرنے والے بندے اور بندیوں میں ہونے کے لئے ذکر کی مقدار کتنی ہونی چاہئے؟ انہوں نے جواب دیا کہ: جو صبح وشام اور شب وروز کے مختلف اوقات و احوال کے لئے وارد مسنون دعاؤں کی پابندی کرے گا تو وہ اللہ کو بہت یاد کرنے والے بندوں یا بندیوں میں سے ہو جائے گا۔ واللہ اعلم۔

ذکر کرنے والے کو چاہئے کہ وہ کامل ترین حالت میں ہو چنانچہ اگر بیٹھا ہو تو قبلہ رخ ہو کر سکون و وقار اور عاجزی و مسکنت کے ساتھ بیٹھے۔

بلا شبہ ذکر کا حکم دیا گیا مگر اس میں پابندی بھی ہے اور آزادی بھی چنانچہ وقت کی آزادی دی گئی اور عبادات میں پابند کیا گیا ہے تو جس طرح سجدہ یا رکوع میں ہزار بار لا اِلٰہَ اِلا اللہ کہنا جائز نہیں اس لئے کہ وہ ذکر کے عام حکم میں اگر چہ داخل ہے لیکن شریعت کے بتائے ہوئے خاص طریقہ کے خلاف ہے، اسی طرح اگر حدیثِ نبوی میں کسی خاص مقام کے لئے کوئی متعین دعا ہو تو اس کے بجائے (حدیث میں وارد دعا کو چھوڑ کر) کوئی اور دعا اختیار کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

ذکر کی اہمیت اور اس کے عظیم مقام و مرتبہ کے پیشِ نظر شاہ فہد قرآن شریف کمپلیکس مدینہ منورہ، وزارتِ اسلامی امور و اوقاف و دعوت و ارشاد کی نمائندگی کرتے ہوئے بڑی خوشی سے ساری دنیا کے مسلمانوں کی خدمت میں یہ کتاب " الذکر و الدعاء في ضوء الكتاب والسنة" "ذکر اور دعا، کتاب و سنت کی روشنی میں" پیش کر رہا ہے جو اللہ

تعالی کے ذکر اور اس سے دعا کرنے پر ابھارنے والی اور اس کے اجر وثواب کی رغبت دلانے والی آیاتِ قرآنی اور صحیح وثابت احادیثِ نبوی پر مشتمل ہے جو ہر وقت وحالت میں اور آزاد ومتعین ذکر کے سلسلہ میں وارد ہیں اور بہت سی مسنون دعاؤں پر مشتمل ہے، اور یہ اس مبارک ومفید سلسلہ کی ایک کڑی ہے جسے وزارت شاہ فہد کمپلیکس سے شائع کر رہی ہے اور جس کے تحت اس سے قبل "أصول الإيمان في ضوء الكتاب والسنة" نامی کتاب شائع کی گئی ہے۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ اسے اپنے مسلمان بندوں کے لئے نفع بخش بنائے، اور اسے اپنی ذاتِ کریمی کے لئے خالص فرمائے، اور اس فیاض ملک کے حکمرانوں کو اسلام اور اہلِ اسلام کی جانب سے بہتر بدلہ عطا فرمائے اور ان مبارک کوششوں کے ذریعہ ان کے نامۂ اعمال کو منور فرمائے، بے شک وہ بڑا سخی اور کریم ہے۔

اس موقع پر میں بڑی خوشی سے اس کتاب کے مصنف اپنے فاضل دوست، شیخ ڈاکٹر عبدالرزاق بن عبد المحسن البدر، مترجم شیخ الطاف احمد مالانی، اور ترجمے پر نظر ثانی کرنیوالے شیخ ڈاکٹر محمد شفاعت

ربانی اور شیخ الطاف الرحمٰن بن ثناء اللہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اس محنت کے لئے جو ان حضرات نے اس مبارک کتاب کے تصنیف و ترجمے میں صرف کی، اور ان تمام کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے تصحیح اور نظر ثانی کے ذریعہ یا اصلاح و درستگی کے ذریعہ اس عظیم کام کو انجام دینے میں حصہ لیا، اللہ تعالی سب کو بہتر صلہ عطا فرمائے۔

اسی طرح میں شاہ فہد قرآن شریف کمپلیکس کے تمام ذمہ داروں اور بالخصوص اس کے جنرل سیکریٹری عزت مآب ڈاکٹر محمد سالم بن شدید العوفی کا شکر گزار ہوں، اسی طرح میں بطورِ خاص کمپلیکس کے ادارہٗ شئونِ علمیہ (علمی معاملات سیکشن) کے تمام رفقاء کا بالخصوص ڈائریکٹر ڈاکٹر علی بن محمد بن ناصر فقیہی کا شکر گزار ہوں، ان شبانہ روز محنتوں کے لئے جو وہ کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ ﷺ کی خدمت کے لئے کر رہے ہیں، اللہ تعالی سب کو اپنے پسندیدہ اور خوشنودی والے اعمال کی توفیق عطا فرمائے۔ وَآخِرُ دَعوَانَا أَنِ الْحَمْدُ للهِ رَبِّ العَالَمِيْن.

کمپلیکس کے جنرل سیکریٹری کا پیش لفظ

إنَّ الحَمْدَ للهِ، نَحمَدُهُ وَنَستَعِيْنُهُ وَ نَسْتَغفِرُهُ ، وَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ أنفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّئَاتِ أعمَالِنَا، مَنْ يَهدِهِ اللهُ فَلا مُضِلَّ لَهُ ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلا هَادِيَ لَه، وَ أشْهَدُ أن لا إلٰهَ إلا اللهُ وَحدَهُ لا شَرِيْكَ لَهُ، وَ أشهَدُ أنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ ورَسُوْلُه، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى آلِهِ وَ صَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا. أمَّا بَعدُ :

اللہ تعالی نے اپنے نبی محمد ﷺ کو ہدایت اور واضح نور کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا، اور اللہ تعالی کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا، اور روشن چراغ بنا کر مبعوث فرمایا، چنانچہ آپ ﷺ نے ہر نیکی، بھلائی اور اچھائی کی دعوت دی اور ہر بدی اور برائی سے خبر دار کیا، اس طرح آپ ﷺ اپنی امت کے سب سے بہتر خیر خواہ، سب سے بڑے مشفق تھے، اور امت کی کامیابی اور ہدایت یافتہ ہونے اور نقصان و ناکامی سے بچانے کے سب سے زیادہ خواہش مند

تھے، اللہ تعالی کی رحمتیں اور سلامتی ہو آپ کی خیر خواہ، امانت دار، امت کی بھلائی کی خواہش منداور مومنوں کے لئے مہربان و مشفق ہستی پر:

﴿ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴾ [التوبة: ۱۲۸].

(تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جن کو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے، جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہش مند رہتے ہیں، ایمان والوں کے ساتھ بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں)۔

اور اللہ سبحانہ وتعالی نے واضح فرمایا کہ مخلوق کی خوش بختی اور دنیا وآخرت میں کامیابی صرف اسی وقت ممکن ہے جب وہ آپ ﷺ کے ذریعہ موصول ربانی ہدایات کی پیروی کرے۔ اور اللہ تعالی کی خوشنودی کو پانے اور اللہ کی ناراضی اور عذاب سے بچنے کا صرف ایک راستہ ہے اور وہ ہے آپ ﷺ کی سنت کی پابندی کرنا اور آپ ﷺ کی ہدایت پر عمل پیرا ہونا، ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۭ ﴾ [النساء:٦٩]. (اور جو بھی اللہ تعالی اور رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالی نے انعام فرمایا ہے، جیسے نبی، اور صدّیق، اور شہید اور نیک لوگ، یہ بہترین رفیق ہیں)۔

اور دوسری جگہ ارشاد ہے: ﴿ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ ﴾ [الحشر:٧]. (اور تمہیں جو کچھ رسول دے لے لو اور جس سے روکے رک جاؤ)۔

چنانچہ آپ ﷺ نے جن باتوں کی طرف اپنی امت کی رہنمائی کی اور انہیں ان کی ترغیب دلائی ان میں ایک اللہ تعالی کا ذکر اور اس سے دعا مانگنا بھی ہے جو کہ دنیا وآخرت میں انسان کے لئے خوش نصیبی کا باعث ہے، اور اطمینانِ قلب اور سکونِ دل اور اس کے دشمن کی ذلت اور اس کے خالق تبارک وتعالی کی رضامندی پانے کا ذریعہ ہے، ارشادِ الہی ہے: ﴿ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴾ [الجمعة:١٠]

(اور بکثرت اللہ کو یاد کرو تا کہ تمہیں کامیابی حاصل ہو)۔

اور ارشادِ گرامی ہے: ﴿وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا﴾ [الأحزاب: ۳۵]. (اور بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے اور بکثرت ذکر کرنے والیاں ان (سب کے) لئے اللہ تعالی نے (وسیع) مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے)۔

اور فرمایا: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ [غافر: ٦٠] (اور تمہارے رب کا فرمان ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا)۔

اور آپ ﷺ سے جب ایک شخص نے ایسی بات دریافت کی جس سے وہ چمٹا رہے تو فرمایا: تمہاری زبان اللہ تعالی کے ذکر سے ہمیشہ تر رہے۔ اسے امام ترمذی (ح:۳۳۷۵) نے روایت کیا اور اسے حسن قرار دیا ہے اور امام حاکم (۱/۴۹۵) نے روایت کیا اور صحیح قرار دیا ہے۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا: "المفرّدون" سبقت لے گئے، صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول، "المفرّدون" کون

ہیں؟ فرمایا: اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور عورتیں۔ اسے امام مسلم (ح:۲۶۷۶) نے روایت کیا ہے۔

اور ارشاد فرمایا: اپنے رب کا ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی مثال ہے۔ اسے امام بخاری (ح:۶۰۴۴) اور امام مسلم (ح:۷۷۹) نے روایت کیا ہے۔

اور فرمایا: اللہ عزّ وجلّ نے فرمایا کہ: ''میں اپنے بندے کے ساتھ وہی معاملہ کرتا ہوں جیسا وہ میرے بارے میں گمان رکھتا ہے، اور جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کے پاس ہوتا ہوں''۔ اسے امام مسلم (ح:۲۶۷۵) نے روایت کیا ہے۔

جب اللہ تعالی کے ذکر اور اس سے دعا کی اتنی اہمیت اور اتنا بلند و عظیم مرتبہ ہے تو ہر عقل مند مسلم پر واجب ہے کہ وہ ان مسنون دعاؤں کے ذریعہ اپنے لئے ایک محفوظ قلعہ بنالے اور قیامت کے لئے زادِ راہ لے لے اور اللہ کے رسول ﷺ کی پیروی میں ہمیشہ ذکر میں مشغول رہے۔

ہماری یہ کتاب ''الذکر والدعاء في ضوء الكتاب والسنة''

''ذکر ودعا، کتاب وسنت کی روشنی میں'' نبی ﷺ سے وارد بہت سی
دعاؤں اوراذکار پر مشتمل ہے تاکہ اس کے ذریعہ ان بہت سے مسلمان
بندوں کی ضرورت پوری ہو جو اللہ تعالی کے ذکر کرنے والے بندوں
میں شامل ہونا چاہتے ہیں، اور یہ اس آسان علمی سلسلہ کی ایک کڑی ہے
جسے شاہ فہد قرآن شریف کمپلیکس وزارتِ اسلامی امور و اوقاف و
دعوت وارشاد کی نمائندگی کرتے ہوئے عام مسلمانوں کے لئے شائع کر
رہا ہے اور اسی سلسلہ میں اس سے پہلے ''أصول الإيمان في ضوء
الكتاب والسنة'' بھی شائع کی گئی ہے۔

مصنفِ کتاب نے طوالت کے بجائے زیادہ سے زیادہ اختصار
کی کوشش کی ہے اور ضروری اذکار وادعیہ ہی پر قناعت کی ہے اور اس
سلسلہ میں نبی ﷺ سے ثابت صرف صحیح اذکار پر اکتفا کیا ہے اس لئے
کہ اِن کے بعد اُن اذکار واوراد کی کوئی ضرورت نہیں رہ جاتی جو نبی
معصوم ﷺ سے ثابت نہیں ہیں جن پر اللہ تعالی نے اپنا یہ عظیم الشان

فرمان نازل فرمایا تھا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ [المائدة:۳] (آج میں نے تمہارے دین کو کامل کردیا، اورتم پر اپنا انعام بھر پور کردیا، اورتمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضا مند ہوگیا)۔ پھراس لئے کہ آپ ﷺ نے امرِ الٰہی ﴿ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ﴾ [المائدة:٦٧] (اگرآپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اللہ کی رسالت ادا نہ کی)۔ کے مطابق دین کو بلاکم وکاست پہنچادیا ہے، ساتھ ہی مصنف نے حسبِ ضرورت حدیث میں وارد بعض مفاہیم کی طرف بھی اشارہ کیا ہے اور الفاظ پرحرکات لگانے کا بھی اہتمام کیا ہے تاکہ غلطیوں سے محفوظ رہ کر بآسانی پڑھا جاسکے۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ اس کتاب کے مصنف کو بہتر بدلہ سے نوازے اور اس سے مشرق ومغرب کے مسلمان بھائیوں کو فائدہ پہنچائے اوراس عمل کو اپنی ذاتِ کریمانہ کے لئے خالص فرمادے، اسی

طرح ہم اللہ سبحانہ وتعالی سے اس بات کے بھی طالب ہیں کہ وہ اس ملک کے حکمرانوں کو پسندیدہ اعمال کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں اسلام اور مسلمانوں کی جانب سے بہتر صلہ مرحمت فرمائے۔ و آخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

جنرل سیکریٹریٹ
شاہ فہد قرآن شریف کمپلیکس
مدینہ منورہ

مقدمۂ کتاب

الحمد لله رب العالمين، والعاقبة للمتقين، والصلاة والسلام على خير النبيين، نبينا محمد وعلى آله وأصحابه أجمعين ،أما بعد.

مسلمان کی زندگی میں سب سے اہم سرگرمی اور مؤمن کے اوقات کا سب سے اچھا مصرف اللہ سبحانہ وتعالی کا ذکر اور پابندی سے اس سے دعا کرنا ہے اس لئے کہ وقت اور زندگی کا سب سے بہتر مشغلہ یہی ہے، بلکہ یہ بندہ کی سعادت مندی، اس کے آرام و چین اور تمام معاملات میں کامیابی کا سب سے اہم سبب ہے، اور بندہ کے لئے دنیا وآخرت کی ہر بھلائی کی کنجی ہے۔

اور یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جو اپنی امت کے انتہائی خیر خواہ تھے اپنے بعد لوگوں کو ذکر ودعا وغیرہ دین ودنیا کے تمام معاملات میں راہِ روشن پر چھوڑا، چنانچہ کوئی بھلائی ایسی نہ رہنے دی

جس کی نشاندہی نہ کی ہو، ترغیب نہ دلائی ہو اور اس کی پابندی پر نہ ابھارا ہو، اور کوئی برائی ایسی نہ چھوڑی جس سے روکا نہ ہو، خبردار نہ کیا ہو، اور جس کے انجامِ بد سے آگاہ نہ کیا ہو ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾ [التوبة: ۱۲۸] (تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جن کو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے، جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہش مند رہتے ہیں، ایمان والوں کے ساتھ بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں)۔ ﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ﴾ [الجمعة: ۲] (وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے، اور ان کو پاک کرتا ہے، اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے، یقیناً یہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے)۔

لوگوں کے لئے جتنی دعائیں اور اذکار ضروری ہیں نبی کریم ﷺ سب کو واضح کر چکے ہیں، اور باقی عبادتوں کی طرح اللہ تعالی کے ذکر اور دعا میں کیا جائز ہے اور کیا مستحب اس کو بیان کر چکے ہیں، چنانچہ صبح وشام، نمازوں میں اور ان کے بعد، مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت، سوتے اور جاگتے، اور نیند میں ڈرتے وقت، کھاتے وقت اور کھانے کے بعد، سواری پر سوار ہوتے وقت اور سفر میں، کسی پسندیدہ یا ناپسندیدہ چیز کے دیکھنے پر، مصیبت، تکلیف، پریشانی، غم اور فکر میں، اور دیگر حالتوں میں جو اذکار اور دعائیں کی جانی چاہیے سب کو آپ نے بیان فرمادیا ہے جن سے بندہ کو دائمی سعادت مندی، مکمل اطمینان اور سلامتی وثابت قدمی حاصل ہوتی ہے، اسی طرح آپ نے دعاؤں اور اذکار کے مرتبے، قسمیں، آداب، شروط، اور اوقات کو بھی مکمل طور پر واضح فرمادیا ہے۔

اسی لئے نبوی اذکار اور مسنون دعائیں مسلمان کے لئے سب سے افضل اذکار وادعیہ ہیں اس لئے کہ وہ انتہائی صحیح معنوں اور انتہائی اعلی مقاصد پر مشتمل ہیں، اور ان میں اس قدر بھلائی، فائدہ، برکت، عظیم فوائد اور بہتر نتائج ہیں، جن کو بیان کیا جاسکتا ہے نہ شمار کیا جاسکتا ہے، اور اس راہ کا راہی حفاظت وسلامتی اور چین واطمینان سے بھری شاہراہ پر ہوتا ہے، اس کے برعکس لوگوں کی خود ساختہ اور ایجاد کردہ دعاؤں میں کبھی تکلف، یا حد سے تجاوز، یا بدعت یا شرک وغیرہ ایسی غلطی یا گمراہی ہوتی ہے جس کو بہت سے لوگ جان نہیں پاتے، اور کبھی وہ اپنے معنی ومطلب کے لحاظ سے درست بھی ہوتی ہیں لیکن مسنون دعائیں، زیادہ درست، زیادہ مکمل اور زیادہ مفید ہیں، اس کے ساتھ ساتھ مسنون دعاؤں کی پابندی کرنے پر بڑے اجر وثواب، بے حد وحساب بھلائیاں اور بہت سی فضیلتیں بھی ہیں، اور جو کتاب وسنت میں وارد مختلف اوقات اور حالتوں جیسے نمازوں کے بعد، صبح وشام، لیٹتے وقت، بیدار ہوتے ہوئے، گھر سے آتے اور جاتے وقت، اور پریشانیوں اور تکلیفوں وغیرہ کے اوراد اور دعاؤں کی پابندی کرے گا وہ

اللہ تعالی کا بہت زیادہ ذکر کرنے والے مردوں اور عورتوں میں شمار ہوگا جن کے لئے اللہ تعالی نے مغفرت اور اجرِ عظیم تیار فرما رکھا ہے۔

اسی لئے میں نے نبی کریم ﷺ سے وارد بیشتر دعاؤں اور اذکار پر مشتمل اس مختصر سی تصنیف کو پیش کر کے اس کارِ خیر میں حصہ لینا چاہا ہے، اور اس میں میں نے ان باتوں کا لحاظ رکھا ہے:

ا-صرف نبی کریم ﷺ سے ثابت شدہ اور صحیح اذکار پر اکتفا کیا جائے، چنانچہ اس میں ذکر کردہ اکثر احادیث صحیحین (بخاری ومسلم) یا ان میں سے کسی ایک میں موجود ہیں، اور جو ان دونوں میں نہیں ہیں ان میں بھی اس فن کے ائمہ کے کلام کی روشنی میں بذاتہ یا بالواسطہ صحت یا حسن کا خیال رکھا گیا ہے۔

۲-تخریج میں عدمِ طوالت، اسی لئے ایک یا دو کتابوں کے ذکر کرنے پر اکتفا کیا گیا ہے، ساتھ میں صرف حدیث نمبر یا جلد اور صفحہ نمبر بیان کیا گیا ہے۔

۳-دعاؤں اوراذکار کی مشہور کتابوں کی روشنی میں ان احادیث کی تقسیم اورابواب بندی کا اہتمام کیا گیا ہے۔

۴-طوالت سے بچتے ہوئے اختصار سے کام لیا گیا ہے تا کہ زیادہ آسان اورزیادہ کارآمد ہو۔

۵-مشکل الفاظ اور عبارتوں میں وارد بعض مشکل مطالب کی حسبِ ضرورت وضاحت کی گئی ہے۔

۶-الفاظِ حدیث پرحرکات (زیر، زبر، پیش) لگانے کا اہتمام کیا گیا ہے تا کہ احادیث کو بآسانی صحیح پڑھا جاسکے۔

میں بزرگ وبالا اللہ تعالی سے دعا گوہوں کہ اس کے جمع کرنے والے، پڑھنے والے اوراس کی اشاعت کرنے والے سب کے لئے اسے مفید بنائے، بے شک وہی اس بات پرقادر ہیں۔

وصلى الله وسلم على نبينا محمد وآله وصحبه

ذکر کی فضیلت اور اس کا حکم

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ فَاذْكُرُونِىٓ أَذْكُرْكُمْ ﴾ [البقرة ١٥٢]
(اس لئے تم میرا ذکر کرو میں بھی تمہیں یاد کروں گا)۔

اور فرمایا: ﴿ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ ﴾ [العنكبوت: ٤٥]. (بے شک اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے)۔

اور فرمایا: ﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱذْكُرُوا۟ ٱللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ۝٤١ وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴾ [الأحزاب: ٤١، ٤٢] (مومنو، اللہ تعالی کا بہت زیادہ ذکر کرو، اور صبح وشام اس کی پاکیزگی بیان کرو)۔

اور فرمایا: ﴿ وَٱلذَّٰكِرِينَ ٱللَّهَ كَثِيرًا وَٱلذَّٰكِرَٰتِ أَعَدَّ ٱللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴾ [الأحزاب: ٣٥] (اور بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں، ان کے لئے اللہ تعالی نے (وسیع مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے)۔

اور فرمایا: ﴿ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ﴾ [آلِ عمران: ۴۱] (اور تو اپنے رب کا ذکر کثرت سے کر، اور صبح وشام اسی کی تسبیح بیان کرتا رہ)۔

اور فرمایا: ﴿ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللهَ قِيَامًا وَّقُعُودًا وَّعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ ﴾ [آلِ عمران: ۱۹۱] (جو اللہ تعالی کا ذکر کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر لیٹے ہوئے کرتے ہیں)۔

اور فرمایا: ﴿ فَإِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا ﴾ [البقرة: ۲۰۰] (پھر جب تم ارکانِ حج ادا کر چکو تو اللہ تعالی کا ذکر کرو جس طرح تم اپنے باپ دادوں کا ذکر کیا کرتے تھے، بلکہ اس سے بھی زیادہ)۔

اور فرمایا: ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللهِ ﴾ [المنافقون: ۹] (مومنو، تمہارے مال اور تمہاری اولادیں تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کریں)۔

اور فرمایا: ﴿ إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ ﴾ [فاطر: ١٠] (تمام تر ستھرے کلمات اسی کی طرف چڑھتے ہیں اور نیک عمل ان کو بلند کرتا ہے)۔

اور فرمایا: ﴿ وَاذْكُر رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ ﴾ [الأعراف: ٢٠٥] (اور اے شخص، اپنے رب کی یاد کیا کر، اپنے دل میں عاجزی کے ساتھ اور خوف کے ساتھ، اور زور کی آواز کی نسبت کم آواز کے ساتھ صبح اور شام، اور اہلِ غفلت میں سے مت ہونا)۔

١- حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی کا ذکر کرنے والے اور ذکر نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی مثال ہے''۔ متفق عليه.

مسلم کے الفاظ یہ ہیں: ''اس گھر کی مثال جس میں اللہ تعالی کو یاد کیا جائے اور جس میں نہ یاد کیا جائے مردہ اور زندہ کی مثال ہے''۔ بخاری (٦٤٠٧) مسلم (٧٧٩)۔

۲-حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے گواہی دی کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے: ''جو لوگ بھی اللہ تعالی کا ذکر کرتے ہوئے بیٹھتے ہیں انہیں فرشتے گھیر لیتے ہیں اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینت کا نزول ہوتا ہے اور اللہ تعالی ان (فرشتوں) کے درمیان ان کا ذکر فرماتا ہے جو اس کے پاس ہیں''۔اس کو امام مسلم (۲۷۰۰) نے روایت کیا ہے۔

۳-حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ کی جانب محوِ سفر تھے کہ جُمدان نامی پہاڑی پر سے گزر ہوا تو فرمایا: ''چلو یہ جُمدان ہے، ''المفرّدون'' سبقت لے گئے، صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول، ''المفرّدون'' کون ہیں؟ فرمایا: اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے بندے اور بندیاں''۔اسے امام مسلم (۲۶۷۶) نے روایت کیا ہے۔

۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ''بے شک اللہ تعالی کے بعض ایسے فرشتے ہیں جو ذکر کرنے والوں کی تلاش میں راستوں میں گھومتے رہتے ہیں، جب انہیں اللہ کے ذکر میں مصروف لوگ مل جاتے ہیں تو ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ اپنی ضرورت کی طرف چلے آؤ، فرمایا کہ: پھر وہ آسمانِ دنیا تک انہیں اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں، فرمایا کہ: اللہ تعالی ان سے دریافت کرتے ہیں حالانکہ وہ ان فرشتوں سے زیادہ باخبر ہیں: میرے بندے کیا کہہ رہے ہیں؟ فرمایا: وہ (فرشتے) جواب دیتے ہیں: آپ کی پاکی، بڑائی، تعریف اور بزرگی بیان کررہے ہیں، فرمایا: ارشادِ باری تعالی ہوتا ہے: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرمایا: (فرشتے) جواب دیتے ہیں: نہیں، اللہ کی قسم، انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا ہے، فرمایا: ارشادِ باری تعالی ہوتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہوگا؟ فرمایا: (فرشتے) جواب دیتے ہیں: اگر وہ آپ کو دیکھ لیں تو پہلے سے زیادہ آپ کی عبادت، پہلے سے زیادہ آپ کی بزرگی اور پہلے سے زیادہ آپ کی پاکی بیان کریں، فرمایا: ارشادِ الٰہی ہوتا ہے: وہ مجھ سے کیا

مانگ رہے ہیں؟ فرمایا: (فرشتے) جواب دیتے ہیں: وہ آپ سے جنت کے طلب گار ہیں، فرمایا: ارشادِ الٰہی ہوتا ہے: کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ فرمایا: (فرشتے) جواب دیتے ہیں: نہیں، اللہ کی قسم، اے پروردگار، انہوں نے جنت نہیں دیکھی ہے، فرمایا: ارشادِ الٰہی ہوتا ہے: اگر وہ جنت دیکھ لیں تو ان کی کیا کیفیت ہوگی؟ فرمایا: (فرشتے) جواب دیتے ہیں: وہ اور زیادہ شدت سے اس کے خواہش مند، طلب گار اور شائق ہوتے، فرمایا: ارشادِ الٰہی ہوتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ چاہ رہے ہیں؟ فرمایا: (فرشتے) جواب دیتے ہیں: (جہنم کی) آگ سے، فرمایا: ارشاد ہوتا ہے: کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرمایا: (فرشتے) جواب دیتے ہیں: نہیں اللہ کی قسم، اے پروردگار، انہوں نے اسے نہیں دیکھا ہے، فرمایا: ارشاد ہوتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہوگی؟ فرمایا: (فرشتے) جواب دیتے ہیں: وہ اس سے اور زیادہ ڈرتے اور اور زیادہ دور بھاگتے، فرمایا: ارشادِ کریمی ہوتا ہے: تو تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی مغفرت فرمادی، فرمایا: ایک فرشتہ عرض کرتا ہے: ان میں ایک شخص ایسا بھی ہے جو ان ذکر

کرنے والوں میں سے نہیں ہے بلکہ اپنی کسی ضرورت سے آیا تھا، فرمایا: ارشادِ الٰہی ہوتا ہے: وہ سب ہم نشیں ہیں، اور ان کے ساتھ رہتے ہوئے ان کا ہم نشیں بد بخت (محروم) نہیں ہوتا"۔ اس کو امام بخاری (۶۴۰۸) اور امام مسلم (۲۶۸۹) نے روایت کیا ہے۔

۵-حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: "اے اللہ کے رسول، بے شک مجھے اسلامی احکام بہت زیادہ محسوس ہوتے ہیں، لہذا آپ مجھے کوئی ایسی چیز بتادیں جس کی میں پابندی کرتا رہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری زبان ہمیشہ اللہ تعالی کے ذکر سے تر رہے"۔ اس کو امام ترمذی (۳۳۷۵) اور امام ابنِ ماجہ (۳۷۹۳) نے روایت کیا ہے۔

۶-حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد میں ایک حلقہ پر گزرے تو دریافت کیا: "تم اس طرح کیوں بیٹھے ہو؟ لوگوں نے کہا: ہم اللہ تعالی کو یاد کرنے بیٹھے ہیں، پوچھا: اللہ کی قسم، کیا تم صرف اسی لئے بیٹھے

ہو؟ لوگوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم، ہم صرف اسی مقصد سے بیٹھے ہیں، فرمایا: میں نے تم سے اس لئے قسم نہیں لی کہ مجھے تمہاری سچائی کے بارے میں شک تھا اور کوئی صحابی رسول اللہ ﷺ سے رشتہ داری کے باوجود مجھ سے کم حدیث بیان کرنے والا نہ ہوگا، اور رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام کے ایک حلقہ پر سے گزرے تو دریافت کیا: تم لوگ کیوں بیٹھے ہو؟ صحابہ کرام نے جواب دیا: ہم اللہ تعالی کو یاد کرتے اور اسلام کی ہدایت اور نعمت عطا کئے جانے پر اس کی تعریف بیان کرتے ہوئے بیٹھے ہیں، تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: اللہ کی قسم، کیا تم صرف اسی کی خاطر بیٹھے ہو؟ جواب دیا: اللہ کی قسم، ہم صرف اسی لئے بیٹھے ہیں، تو آپ ﷺ گویا ہوئے: میں نے تم سے اس لئے قسم نہیں لی کہ مجھے تمہاری راست گوئی کے بارے میں شک تھا بلکہ اس لئے کہ میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ تعالی تمہارے ذریعہ فرشتوں پر فخر فرمارہے ہیں"۔ اس کو امام مسلم (۲۷۰۱) نے روایت کیا ہے۔

۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

ﷺ نے فرمایا کہ: ''اللہ عزوجل نے فرمایا: میں اپنے بندے کے میرے بارے میں قائم کئے ہوئے گمان کے پاس ہوتا ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، پھر اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے تو میں اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے مجلس میں یاد کرے تو میں اس سے اچھی مجلس میں اسے یاد کرتا ہوں''۔ اس کو امام بخاری (۷۴۰۵) اور امام مسلم (۲۶۷۵) نے روایت کیا ہے۔

۸- حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: کیا میں تمہیں اس عمل کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہارا بہترین عمل، اور تمہارے پروردگار کے نزدیک عمدہ ترین اور تمہارے لئے سب سے زیادہ بلندیٔ درجات کا باعث اور سونے چاندی کے خرچ کرنے سے زیادہ افضل اور اس سے بھی زیادہ اچھا ہے کہ تم اپنے دشمنوں سے جنگ کرو پھر وہ تمہیں شہید کردیں اور تم انہیں قتل کرڈالو؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عمل اللہ تعالی کا ذکر ہے''۔ اس کو امام ترمذی (۳۳۷۷) اور امام ابن ماجہ (۳۷۹۰) نے روایت کیا ہے۔

دعا کی فضیلت

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴾ [غافر: ۶۰]

(اور تمہارے رب کا فرمان ہے کہ مجھ سے دعا کرو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا، یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ ابھی ابھی ذلیل ہو کر جہنم میں پہنچ جائیں گے)۔

اور ارشاد فرمایا: ﴿ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴾ [البقرة: ۱۸۶]

(اور جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں، ہر پکارنے والے کی پکار کو جب کبھی وہ مجھے پکارے قبول کرتا ہوں، اس لئے لوگوں کو بھی چاہئے کہ وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں، یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے)۔

۹-حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دعا عبادت ہی ہے، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ﴾ (اور تمہارے رب کا فرمان ہے کہ مجھ سے دعا کرو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا، یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ ابھی ابھی ذلیل ہو کر جہنم میں پہنچ جائیں گے)۔اس کو امام ترمذی (۳۲۴۷) نے روایت کیا ہے۔

۱۰-حضرت ابوہریرہ رضی اللہ سے روایت کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی کے نزدیک دعا سے زیادہ معزز کوئی چیز نہیں ہے''۔اس کو امام حاکم (۱/۴۹۰) نے روایت کیا ہے۔

۱۱-انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ''جو اللہ تعالی سے دعا نہ کرے اللہ تعالی اس پر غصہ ہوتے ہیں''۔اس کو امام ترمذی (۳۳۷۳) اور امام ابنِ ماجہ (۳۸۲۷) نے روایت کیا ہے۔

۱۲- انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: ''ہر رات کے آخری تیسرے پہر میں اللہ تبارک وتعالی آسمانِ دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں: کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے تو میں اس کی دعا قبول کروں؟ کوئی ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اسے دوں؟ کوئی ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں اسے معاف کر دوں؟'' اسے امام بخاری (۷۴۹۴) اور امام مسلم (۷۵۸) نے روایت کیا ہے۔

استغفار کی فضیلت

ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا ۝ وَيُمْدِدْكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَل لَّكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَل لَّكُمْ أَنْهَارًا﴾ [نوح ۱۰-۱۲]

(اور میں نے کہا کہ اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواؤ، اور (معافی مانگو)، وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے، وہ آسمان کو تم پر خوب برستا ہوا چھوڑ دے گا، اور تمہیں خوب پے درپے مال اور اولاد میں ترقی دے گا، اور تمہیں باغات دے گا، اور تمہارے لئے نہریں نکال دے گا)۔

اورارشاد فرمایا: ﴿ وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ﴾ [هود: ۵۲] (اے میری قوم کے لوگو، تم اپنے پالنے والے سے اپنی تقصیروں کی معافی طلب کرو، اور اس کی جناب میں توبہ کرو، تاکہ وہ برسنے والے بادل تم پر بھیج دے اور تمہاری طاقت پر اور طاقت وقوت بڑھادے، اور تم جرم کرتے ہوئے روگردانی نہ کرو)۔

اورارشادفرمایا: ﴿ وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ﴾ [هود: ۳] (اور یہ کہ تم لوگ اپنے گناہ اپنے رب سے معاف کراؤ، پھر اسی کی طرف متوجہ رہو، وہ تم کو وقتِ مقرر تک اچھا سامان (زندگی) دے گا اور ہر زیادہ عمل کرنے والے کو زیادہ ثواب دے گا)۔

اورارشادفرمایا: ﴿ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴾ [الأنفال: ۳۳] (اور اللہ تعالی ایسا نہ کرے گا کہ ان میں آپ کے ہوتے ہوئے ان کو عذاب دے اور اللہ

ان کو عذاب نہ دے گا اس حال میں کہ وہ استغفار بھی کرتے ہوں)۔

۱۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: ''بلا شبہ میں دن میں ستر مرتبہ اللہ تعالی سے توبہ اور مغفرت طلب کرتا ہوں''۔ اس کو امام بخاری (۶۳۰۷) نے روایت کیا ہے۔

۱۴- حضرت اغر مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے دل پر بھی پردہ سا چھا جاتا ہے اور میں دن میں بلا شبہ سو مرتبہ اللہ تعالی سے مغفرت چاہتا ہوں''۔ اس کو امام مسلم (۲۷۰۲) نے روایت کیا ہے۔

حدیث میں **لیُغَان** کا لفظ ہے جو الغین سے ہے، اس کا معنی ہے، ابر، مراد سہو کی وہ ہلکی سی کیفیت ہے جو بتقاضائے بشریت وارد ہوتی ہے۔

۱۵- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ''ہم ایک ایک محفل میں سو سو بار رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے شمار کرتے

تھے: ''رَبِّ اغْفِرْ وَ تُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ''

(پروردگار، مجھے معاف کردیجئے اور میری توبہ قبول فرمایئے، بلاشبہ آپ بڑے توبہ قبول کرنے والے اور مہربان ہیں)۔اس کو امام ابوداود (۱۵۱۶) اورامام ترمذی (۳۴۳۰) نے روایت کیا ہے۔

دعا کے شروط وآداب

ارشادِالٰہی ہے: ﴿فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ [غافر: ۶۵] (پس تم خالص اسی (اللہ) کی عبادت کرتے ہوئے اسی کو پکارو،تمام خوبیاں اللہ تعالی ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کے رب ہیں)۔

اورفرمایا: ﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ [الأعراف: ۵۵، ۵۶] (تم لوگ اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو، گڑگڑا کربھی اور چپکے چپکے بھی، واقعی اللہ تعالی ان لوگوں کو ناپسند کرتا ہے جو حد سے نکل جائیں ،اور دنیا میں اس کے

بعد کہ اس کی درستی کر دی گئی فساد مت پھیلاؤ، اور تم اللہ کی عبادت کرو اس سے ڈرتے ہوئے اور امیدوار رہتے ہوئے، بے شک اللہ تعالی کی رحمت نیک کام کرنے والوں کے نزدیک ہے)۔

اور فرمایا: ﴿إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا ۖ وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ﴾ [الأنبياء: ٩٠]. (یہ بزرگ لوگ نیک کاموں کی طرف جلدی کرتے تھے اور ہمیں لالچ طمع اور ڈر خوف سے پکارتے تھے اور ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے)۔

١٦- حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو نماز میں بغیر اللہ کی بزرگی بیان کیے اور بغیر نبی ﷺ پر درود پڑھے براہِ راست دعا مانگتے سنا تو ارشاد فرمایا: "اس نے جلد بازی کی، پھر اسے بلایا اور اس کو یا کسی اور کو مخاطب کر کے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو پہلے اللہ تعالی کی بزرگی اور تعریف بیان کرے پھر نبی ﷺ پر درود بھیجے پھر جو چاہے دعا کرے"۔ اس کو امام ابوداود (١٤٨١) اور امام ترمذی (٣٤٧٧) نے روایت کیا ہے۔

۱۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: ''رسول اللہ ﷺ جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے اور دیگر کو نہیں اپناتے تھے''۔ اس کو امام ابوداود (۱۴۸۲) نے روایت کیا ہے۔

۱۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی سے قبولیت کا یقین رکھتے ہوئے مانگو، اور جان لو کہ اللہ تعالی غافل اور بے پرواہ دل کی دعا قبول نہیں فرماتے''۔ اس کو امام ترمذی (۳۴۷۹) نے روایت کیا ہے۔

۱۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی یہ نہ کہے: اے اللہ، اگر تو چاہے تو مجھے معاف کردے اور مجھ پر رحم فرمادے، اور تو چاہے تو مجھے رزق عطا کردے بلکہ پورے عزم سے مانگے، وہ جو چاہے کرتا ہے اسے کوئی مجبور کرنے والا نہیں''۔ اس کو امام بخاری (۷۴۷۷) اور امام مسلم (۲۶۷۹) نے روایت کیا ہے۔

۲۰- حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''لوگوں کو ہفتہ میں ایک بار وعظ کرو، اگر تم اس پر بس نہیں کرسکتے تو دو بار کرلو اور اگر بہت زیادہ ہی کرنا ہو تین بار کرلو، اور لوگوں کو اس قرآن مجید سے نہ اکتاؤ، اور میں تمہیں ایسا نہ پاؤں کہ تم بات چیت میں مشغول لوگوں کے پاس جا کر وعظ شروع کردو اور ان کی بات ادھوری چھڑوا کر انہیں بیزار کردو، بلکہ چپ چاپ سنتے رہو، پھر جب وہ مطالبہ کریں تو ان کی خواہش اور آمادگی کی حالت میں انہیں نصیحت کرو، اور دعا میں مسجّع عبارتوں سے پرہیز کرو، اس لئے کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو اور آپ کے صحابہ کرام کو مسجّع عبارتوں سے پرہیز کرتے دیکھا ہے''۔ اس کو امام بخاری (۶۳۳۷) نے روایت کیا ہے۔

۲۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگو، بے شک اللہ تعالی پاک ہیں اور صرف پاک ہی قبول فرماتے ہیں، اور یقیناً اللہ تعالی نے اپنے مؤمن بندوں کو بھی وہی

حکم دیا ہے جو اپنے رسولوں کو دیا تھا: ﴿ يَاأَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴾ (پیغمبرو، پاک چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو، بے شک میں تمہارے اعمال سے باخبر ہوں)۔ اور فرمایا: ﴿ كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ﴾ (ان پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں)۔ پھر ایک شخص کا ذکر کیا جو بڑے لمبے سفر میں ہے، گرد آلود بال اور پریشان حال ہے، اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا پھیلا کر یارب، یارب، پکارتا ہے لیکن اس کا کھانا حرام، اور اس کا پینا حرام، اس کی پوشاک حرام کی، اور اس کی خوراک حرام کی تو ایسے شخص کی دعا کہاں قبول ہوگی"۔ اس کو امام مسلم (۱۰۱۵) نے روایت کیا ہے۔

۲۲- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ایک فرزند راوی ہیں کہ میرے والد صاحب نے مجھے یہ کہتے ہوئے سنا: "اے اللہ، میں آپ سے جنت، اس کی نعمت اور اس کی رونق اور فلاں فلاں چیز مانگتا ہوں، اور آپ سے جہنم، اس کی زنجیروں، اس کی بیڑیوں اور فلاں فلاں چیز سے پناہ مانگتا ہوں، تو انہوں کہا: برخوردار، میں نے

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ: ”جلد ہی ایسے لوگ آئیں گے جو دعا میں حد سے تجاوز کریں گے“ تم بھی ان میں سے نہ ہو جاؤ، تم کو اگر جنت مل گئی تو اس کے ساتھ اس میں جتنی اچھائیاں ہیں وہ بھی مل جائیں گی، اور اگر تم جہنم سے بچا لئے گئے تو اس میں جتنی تکلیفیں ہیں ان سے بھی بچ گئے“۔ اس کو امام ابوداود (۱۴۸۰) نے روایت کیا ہے۔

۲۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندہ کی دعا برابر قبول ہوتی رہتی ہے جب تک کہ وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرلے، یا جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرلے، صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ، جلد بازی کیا ہے؟ فرمایا: بندہ کہتا ہے: میں نے دعا کی اور پھر دعا کی لیکن مجھے لگتا ہے کہ میری دعا قبول نہیں ہوتی، پھر دل چھوٹا کر کے بیٹھ جاتا ہے اور دعا کرنا چھوڑ دیتا ہے“۔ اس کو امام مسلم (۲۷۳۵) نے روایت کیا ہے۔

۲۴۔ حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روئے زمین پر کوئی بھی مسلمان جب کوئی دعا

مانگتا ہے تو یا تو اللہ تعالی اس کو وہی چیز عطا فرما دیتے ہیں، یا اسی کے برابر اس کا کوئی گناہ معاف کردیا جاتا ہے جب تک وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے، تو ایک صحابی نے عرض کیا: تب تو ہم خوب دعائیں کریں گے، جواب دیا: اللہ تعالی اور زیادہ دیں گے"۔ اس کو امام ترمذی (۳۵۷۳) نے روایت کیا ہے۔

تحمید، تکبیر، تہلیل اور تسبیح کی فضیلت

۲۵- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں اللہ تعالی کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلام نہ بتاؤں؟ وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: یا رسول اللہ، اللہ تعالی کا سب سے پسندیدہ کلام مجھے بتایئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی کے نزدیک سب سے محبوب کلام ہے: ''سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهِ'' ''اللہ تعالی کی پاکی اور اس کی تعریف ہے''۔ اس کو امام مسلم (۲۷۳۱) نے روایت کیا ہے۔

۲۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سبحان الله (اللہ تعالی پاک ہیں) والحمد لله (اور ساری تعریفیں اللہ تعالی ہی کے لئے ہیں) ولا إلــه إلا الله (اور اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں ہے) والله أكبــر (اور اللہ تعالی سب سے بڑے ہیں) کہنا میرے نزدیک ان سب چیزوں سے افضل ہیں جن پر سورج طلوع ہوا ہے“۔ اس کو امام مسلم (۲۶۹۵) نے روایت کیا ہے۔

۲۷- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے ہر ایک کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہے، تو ایک بار سبحان الله کہنا ایک صدقہ ہے، اور ایک بار الحمد لله کہنا ایک صدقہ ہے، اور ایک بار لا إلــه إلا الله کہنا ایک صدقہ ہے، اور ایک بار الله أكبر کہنا ایک صدقہ ہے، اور بھلائی کا حکم دینا ایک صدقہ ہے، اور برائی سے روکنا ایک صدقہ ہے، اور ان تمام کی طرف سے چاشت کی دو رکعتیں کافی ہو جاتی ہیں“۔ اس کو امام مسلم (۷۲۰) نے روایت کیا ہے۔

۲۸- انہیں سے روایت ہے کہ بعض صحابہ کرام نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: ''یا رسول اللہ، مال دار سارے ثواب لوٹ لے گئے، ہماری طرح وہ بھی نماز پڑھتے ہیں، اور ہماری طرح روزے بھی رکھتے ہیں، اور اپنے زائد مالوں میں سے صدقہ کرتے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا اللہ تعالی نے تمہیں وہ چیزیں نہیں دیں جو تم صدقہ کر سکو؟ ہر ایک بار سبحان اللہ کہنا ایک صدقہ ہے، اور ہر ایک بار اللہ أکبر کہنا ایک صدقہ ہے، اور ہر ایک بار الحمد للہ کہنا ایک صدقہ ہے، اور ہر ایک بار لا إلٰـــہ إلا اللہ کہنا ایک صدقہ ہے، اور بھلائی کا حکم دینا ایک صدقہ ہے، اور بدی سے روکنا ایک صدقہ ہے، اور اپنی (بیوی سے) ہم بستری کرنا ایک صدقہ ہے، صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول، کیا اپنی شہوت کی تسکین کرنے میں بھی ہمارے لئے اجر وثواب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر وہ حرام کاری کرے تو وہ گناہگار ہوگا یا نہیں؟ اسی طرح جب وہ جائز طریقہ سے اسے پورا کرتا ہے تو اس پر بھی اس کے لئے اجر وثواب ہے''۔ اس کو امام مسلم (۱۰۰۶) نے روایت کیا ہے۔

۲۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر انسان کو تین سو ساٹھ جوڑوں کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے، تو جوان تین سو ساٹھ جوڑوں کے بقدر **الله أكبر** کہے، اور **الحمد لله** کہے، اور **لا إله إلا الله** کہے، اور **سبحان الله** کہے، اور **استغفر الله** کہے، اور لوگوں کے راستہ سے پتھر یا کانٹا ہٹائے، یا ہڈی دور کرے، اور بھلائی کا حکم دے، اور بدی سے روکے تو وہ اس دن اس طرح چلتا ہے کہ اس نے اپنے آپ کو جہنم سے دور کرلیا ہے''۔ ابوتوبہ نے کہا: شاید رسول اللہ ﷺ نے یہ کہا ہے: وہ اس طرح شام کرتا ہے''۔ اس کو امام مسلم (۱۰۰۷) نے روایت کیا ہے۔

۳۰- حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پاکی آدھا ایمان ہے، **الحمد لله** میزان کو بھر دیتا ہے، **سبحان الله** اور **الحمد لله** آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دیتے ہیں، نماز نور ہے، صدقہ دلیل ہے، صبر روشنی ہے، اور قرآن مجید تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف حجت ہے، ہر شخص صبح کرتا

ہے تو اپنے آپ کو بیچ دیتا ہے تو پھر اس کو (جہنم سے) آزاد کرا لے یا اس کو ہلاک کر دے‘‘۔ اس کو امام مسلم (۲۲۳) نے روایت کیا ہے۔

۳۱- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ :

’’ایک دیہاتی صحابی نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی ایسا ذکر سکھایئے جسے میں کہتا رہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: کہو: لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ ’’تنہا اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں‘‘، اَللهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا ’’اللہ تعالی سب سے بڑے ہیں‘‘، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا ’’اور میں اللہ تعالی کی خوب بڑائیاں بیان کرتا ہوں‘‘، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ’’اللہ رب العالمین پاک ہیں‘‘، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ’’اللہ غالب اور حکمت والے کے بغیر کوئی قوت اور طاقت نہیں‘‘، اس نے کہا: یہ سب کلمات تو میرے پروردگار کی حمد وثناء ہیں، میرے لئے کیا ہے؟ فرمایا: کہو: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ ’’اے اللہ، میری مغفرت فرمایئے، مجھ پر رحم فرمایئے، مجھے ہدایت سے نوازیئے، اور مجھے رزق عطا فرمایئے‘‘۔ اس کو امام مسلم (۹۶۲۶) نے روایت کیا ہے۔

۳۲۔حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ''ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: میں قرآن مجید کا ذرا سا حصہ بھی یاد نہیں کرسکتا، لہذا آپ مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیجئے جو قرآن مجید کی جگہ میرے لئے کافی ہوجائے، آپ ﷺ نے فرمایا: کہو: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، اس نے کہا: یارسول اللہ، یہ سب کلمات تو اللہ عزّ وجلّ کی حمد میں ہیں، میرے لئے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ '' اے اللہ مجھ پر رحم فرمایئے، مجھے رزق عطا فرمایئے، مجھے عافیت عطا کیجئے اور مجھے ہدایت سے نوازیئے، پھر جب وہ اٹھ کر جانے لگا تو ہاتھ سے اس طرح کہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے اپنا ہاتھ بھلائی سے بھرلیا''۔ اس کو امام ابوداود (۸۳۲) نے روایت کیا ہے۔

۳۳-حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : ''معراج کی رات میں نے ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی تو انہوں نے فرمایا: اے محمد، اپنی امت سے میرا سلام کہنا اور انہیں بتانا کہ جنت کی مٹی بڑی زرخیز اور پانی بہت شیریں ہے، اور وہ (چٹیل اور) کشادہ خالی میدان ہے اور اس کے درخت سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ للهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ ہیں''۔ اس کو امام ترمذی (۳۴۶۲) نے روایت کیا ہے۔

۳۴- حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : ''زمین پر موجود جو شخص بھی یہ کہے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اگر چہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہو''۔ اس کو امام احمد (۲/ ۱۵۸) اور امام ترمذی (۳۴۶۰) نے روایت کیا ہے۔

۳۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ایک دن میں سو مرتبہ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ، وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (تنہا اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے)۔ کہے تو اسے دس گردنیں آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کی سو برائیاں مٹادی جائیں گی، اور اس کی سارا دن، شام ہونے تک شیطان سے حفاظت کی جائے گی، اور کوئی شخص اس سے افضل عمل نہ لا سکے گا سوائے اس کے جو اس سے زیادہ بار کہے“۔ اس کو امام بخاری (۶۴۰۳) اور امام مسلم (۲۶۹۱) نے روایت کیا ہے۔

۳۶- انہیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”دو کلمے زبان پر ہلکے، میزان میں بھاری اور اللہ عز وجل کے نزدیک محبوب ہیں، وہ یہ ہیں: سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللهِ

الْعَظِيْمِ، (اللہ کی پاکی ہے اس کی تعریف کے ساتھ، باعظمت اللہ تعالی پاک ہیں)۔اس کو امام بخاری (۶۴۰۶) اور امام مسلم (۲۶۹۴) نے روایت کیا ہے۔

۳۷- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ''ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی روزانہ ایک ہزار نیکیاں نہیں کما سکتا؟ آپ سے ایک ہم نشیں صحابی نے دریافت کیا: ہم میں سے کوئی ایک ہزار نیکیاں کیسے کما سکتا ہے؟ فرمایا: سو بار سُبْحَانَ اللّٰہِ کہے تو اس کے لئے ایک ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی یا اس کے ایک ہزار گناہ مٹا دیئے جائیں گے''۔ اس کو امام مسلم (۲۶۹۸) نے روایت کیا ہے۔

انگلیوں سے تسبیح شمار کرنا

۳۸- حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے داہنے دستِ مبارک سے تسبیح شمار کرتے دیکھا ہے''۔اس کو امام ابوداود (۱۵۰۲) نے روایت کیا ہے۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ کی فضیلت

۳۹- حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ پڑھا کرو اس لئے کہ وہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے''۔ اس کو امام بخاری (۶۳۸۴) اور امام مسلم (۲۷۰۴) نے روایت کیا ہے۔

۴۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ کو کثرت سے پڑھا کرو، اس لئے کہ وہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے''۔ اس کو امام احمد (۲/۳۳۳) روایت کیا ہے۔

صبح وشام کے اذکار

ان کا وقت طلوعِ فجر سے طلوعِ آفتاب تک، اور عصر سے غروبِ آفتاب تک کے درمیان ہے۔

ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ﴿٤١﴾ وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا﴾ [الأحزاب: ٤١، ٤٢] (مومنو، اللہ تعالی کا بہت زیادہ ذکر کیا کرو، اور صبح وشام اس کی پاکیزگی بیان کرو)۔

اور ارشادِ الٰہی ہے: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ﴾ [غافر: ٥٥]. (اور صبح وشام اپنے پروردگار کی تسبیح اور حمد بیان کرتا رہ)۔

اور ارشادِ الٰہی ہے: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ﴾ [ق: ٣٩]. (اور اپنے رب کی تسبیح تعریف کے ساتھ بیان کریں، سورج نکلنے سے پہلے بھی، اور سورج غروب ہونے سے پہلے بھی)۔

اور ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ﴾ [الروم: ١٧]. (پس اللہ کی تسبیح پڑھا کرو، جب کہ تم شام کرو اور صبح کرو)۔

۴۱- حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بندہ ہر صبح وشام تین بار یہ کہے: ''بِسمِ اللهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ'' ''اس اللہ تعالی کے نام سے جس کے نام کے ساتھ زمین وآسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ بہت سننے والا باخبر ہے''۔ اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی ہے۔'' اس کو امام ترمذی (۳۳۸۸) نے روایت کیا ہے۔

۴۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ''ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول، رات ایک بچھو نے مجھے ڈس لیا تھا جس سے مجھے بڑی تکلیف رہی، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم نے شام میں یہ کہا ہوتا: ''أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ'' (میں ہر مخلوق کی برائی سے اللہ تعالی کے مکمل کلمات کے ذریعہ پناہ چاہتا ہوں)۔ تو تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچاتا''۔ اس کو امام مسلم (۲۷۰۹) نے روایت کیا ہے۔

ترمذی کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ: ''جو شخص شام میں تین مرتبہ ''أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ'' کہے گا اس کو اس رات کسی (چیز) کے ڈسنے سے نقصان نہیں ہوگا''۔ اس کو امام ترمذی (۳۶۰۴) نے روایت کیا ہے۔

۴۳- انہیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو صبح یا شام سو مرتبہ ''سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهِ'' میں اللہ تعالی کی پاکی اور تعریف بیان کرتا ہوں'' کہے تو قیامت کے دن کوئی شخص اس سے افضل عمل نہ لا سکے گا سوائے اس شخص کے جو یہی کہا کرے یا اس سے زیادہ کہے''۔ اس کو امام مسلم (۲۶۹۲) نے روایت کیا ہے۔

۴۴- حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''ہم ایک انتہائی تاریک اور برستی رات میں آپ ﷺ کی تلاش میں نکلے تاکہ آپ ہمیں نماز پڑھائیں میں آپ تک پہنچ گیا تو آپ نے فرمایا: کہو، میں نے کچھ نہ کہا، پھر فرمایا: کہو، میں نے کچھ نہ کہا، تو پھر فرمایا: کہو، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول، میں کیا کہوں؟ فرمایا: صبح وشام

تین تین مرتبہ سورۃ الاخلاص ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ اور معوذتین ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴾ اور ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴾ پڑھا کرو، تمہیں ہر چیز سے کافی ہو جائیں گی''۔ اس کو امام ابوداود (۵۰۸۲) اور امام ترمذی (۳۵۷۵) نے روایت کیا ہے۔

۴۵- حضرت شدّاد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''سید الاستغفار یہ ہے:'' اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِيْ وَ أَنَا عَبْدُکَ، وَأَنَا عَلٰی عَهْدِکَ وَ وَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَيَّ وَ أَبُوْءُ لَکَ بِذَنْبِيْ، فَاغْفِرْلِيْ، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ'' (اے اللہ، آپ ہی میرے رب ہیں، آپ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، آپ ہی نے مجھے پیدا کیا اور میں آپ کا بندہ ہوں، اور میں حسبِ استطاعت آپ سے کیے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں، میں اپنے کرتوتوں سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں، اپنے اوپر آپ کی نعمت کا اعتراف کرتا ہوں اور آپ کے آگے اپنے گناہ کا اقرار

کرتا ہوں، لہذا میری مغفرت فرما دیجئے، اس لئے کہ گناہوں کو آپ کے سوا کوئی اور معاف نہیں کرسکتا)۔ جو شخص ان کلمات پر ایمان رکھتے ہوئے دن میں انہیں پڑھے اور اسی دن شام سے پہلے مر جائے تو وہ جنتی ہوگا، اور جو شخص ان کلمات پر ایمان رکھتے ہوئے رات میں انہیں پڑھے اور صبح سے پہلے مر جائے تو وہ جنتی ہوگا''۔ اس کو امام بخاری (۶۳۰۶) نے روایت کیا ہے۔

۴۶- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب شام ہوتی تو آپ ﷺ یہ فرماتے: ''أَمْسَيْنَا وَ أَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ، وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، رَبِّ أَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا، وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا، رَبِّ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَ سُوْءِ الْكِبَرِ، رَبِّ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ''.

(ہم نے اور کائنات نے اللہ تعالی کے لئے شام کی، اور تمام تعریفیں اللہ تعالی ہی کے لئے ہیں، تنہا اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے ساری تعریفیں ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے پروردگار، میں آپ سے اس رات میں اور اس کے بعد جو بھی بھلائی ہے اس کا طلب گار ہوں، اور اس رات میں اور اس کے بعد جو بھی برائی ہے اس سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں، پروردگار، میں کاہلی سے اور بڑھاپے کی برائی سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، پروردگار، میں جہنم کے عذاب اور عذابِ قبر سے آپ کی پناہ کا طالب ہوں)۔ اور جب صبح ہوتی تو یہی فرماتے اور شروع میں یوں فرماتے: أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰهِ (ہم نے اور کائنات نے اللہ تعالی کے لئے صبح کی)۔ اس کو امام مسلم (۲۷۲۳) نے روایت کیا ہے۔

۴۷-حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ”رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام کو تعلیم فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی صبح اٹھے تو یہ کہے: ”اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَ بِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ، وَ إِلَيْكَ النُّشُوْرُ.“ (اے اللہ، تیرے فضل سے ہم نے صبح کی، اور تیرے فضل سے ہم نے شام کی، اور تیرے ہی فضل سے ہم زندہ ہیں، اور تیرے حکم سے ہم مریں گے، اور تیری ہی طرف زندہ ہو کر آئیں گے)۔ اور جب شام ہو تو یہ کہے: ”اَللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا، وَ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَ بِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ، وَ إِلَيْكَ الْمَصِيْرُ“ (اے اللہ، تیرے فضل سے ہم نے شام کی، اور تیرے ہی فضل سے ہم نے صبح کی، اور تیرے ہی فضل سے ہم زندہ ہیں، اور تیرے حکم سے ہم مریں گے، اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے)۔ اس کو امام ابوداود (۵۰۶۸) اور امام ابنِ ماجہ (۳۸۶۸) نے روایت کیا ہے۔

۴۸-حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ، مجھے کچھ ایسے کلمات بتایئے جو میں صبح شام کہوں، فرمایا: یہ کہو: ”اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَ مَلِيْكَهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَ شِرْكِهٖ“ (اے اللہ، آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، کھلی اور پوشیدہ ہر بات سے واقف، ہر شیٔ کے پروردگار اور اس کے بادشاہ، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، میں اپنے نفس کی برائی اور شیطان کی برائی اور اس کے شرک سے (یا اس کے جال سے) آپ کی پناہ میں آتا ہوں)۔

ایک اور روایت میں یہ اضافہ بھی ہے: ”وَ أَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوْءً ا، أَوْ أَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ“ (اور میں اپنے آپ پر یا کسی مسلمان کے ساتھ برائی کا ارتکاب کروں)۔ فرمایا: ”صبح و شام اور رات کو سوتے وقت یہ کہا کرو“۔ اس کو امام ترمذی (۳۳۹۲)، (۳۵۲۹) اور امام ابوداود (۵۰۶۷)، (۵۰۸۳) نے روایت کیا ہے۔

۴۹-حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ صبح وشام پابندی سے یہ دعائیں مانگتے تھے: "اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْئَلُکَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَأَهْلِيْ وَمَالِيْ، اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ، وَآمِنْ رَوْعَاتِيْ، اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنَ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِيْ، وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ، وَمِنْ فَوْقِيْ، وَأَعُوْذُ بِعَظَمَتِکَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ" (اے اللہ، ہمارے عیوب کی پردہ پوشی فرما اور ہمارے دلوں کو اطمینان عطا فرما، اے اللہ، میرے آگے سے، میرے پیچھے سے، میرے دائیں اور میرے بائیں سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما، اور میں دھنسا دیئے جانے سے آپ کی عظمت کی پناہ چاہتا ہوں)۔ اس کو امام ابوداود (۵۰۷۴) اور امام ابنِ ماجہ (۳۸۷۱) نے روایت کیا ہے۔

۵۰-حضرت ابوعیاش زرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو صبح میں یہ کہے: ''لَا إِلٰـــهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْـــدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ، وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَـــدِيْـــرٌ'' (تنہا اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔) اسے بنو اسماعیل میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا، اور اسے دس نیکیاں عطا ہوں گی، اس کے دس گناہ معاف کئے جائیں گے، اور دس درجات بلند کئے جائیں گے، اور شام تک شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا، اور اگر شام میں کہے تو صبح تک شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا''۔ اس کو امام ابوداود (۵۰۷۷) اور امام ابنِ ماجہ (۳۸۶۷) نے روایت کیا ہے۔

۵۱-حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: ''نبی کریم ﷺ صبح میں نماز کے وقت ان کے یہاں سے نکلے وہ اس وقت اپنی جائے نماز پر تھیں، پھر چاشت کے بعد واپس تشریف لائے تب بھی وہ

اسی حالت میں بیٹھی تھیں تو فرمایا: تمہارے بعد میں نے تین تین بار ایسے چار کلمے کہے کہ اگر ان کو ان تمام اذکار سے تولا جائے جو تم نے صبح سے کہے تو یہ (کلمات) ان سے زیادہ بھاری ہوں گے، وہ کلمات یہ ہیں: ''سُبْحَانَ اللہِ وَ بِحَمْدِہ عَدَدَ خَلْقِہٖ، وَرِضَا نَفْسِہٖ، وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ، وَ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ'' (اللہ تعالیٰ کی پاکی اور تعریف ہے اس کی مخلوقات کی گنتی کے برابر، اور اس کی رضا کے بقدر، اور اس کے عرش کے وزن کے بقدر، اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر)۔ اس کو امام مسلم (۲۷۲۶) نے روایت کیا ہے۔

۵۲- حضرت عبد الرحمان بن ابزی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ''نبی کریم ﷺ صبح میں یہ فرماتے: ''أَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَۃِ الإِسْلَامِ، وَعَلٰی کَلِمَۃِ الإِخْلَاصِ وَعَلٰی دِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ، وَعَلٰی مِلَّۃِ أَبِیْنَا إِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا مُسْلِمًا وَ مَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ'' (ہم نے فطرتِ اسلام، کلمۂ اخلاص، اپنے نبی محمد ﷺ کے دین اور اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر صبح کی

جویکسو (خالص) تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے)۔ اس کو امام احمد (۳/۴۰۷) اورابن السنی نے عمل الیوم واللیۃ (۳۴) میں روایت کیا ہے۔

۵۳- حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: ''نبی کریم ﷺ صبح کی نماز سے سلام پھیرتے تو یہ دعا فرماتے: ''اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا، وَ رِزْقًا طَیِّبًا، وَ عَمَلًا مُتَقَبَّلًا'' (اے اللہ، میں آپ سے نفع بخش علم، پاک اور حلال رزق، اور مقبول عمل کا سوالی ہوں)۔ اس کو امام احمد (۶/۳۲۲) اور امام ابنِ ماجہ (۹۲۵) نے روایت کیا ہے۔

سوتے وقت کے اذکار

۵۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: ''نبی کریم ﷺ ہر رات جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو دونوں ہتھیلیوں کو جمع کر کے ان میں پھونکتے پھر ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴾ اور ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴾ پڑھتے،

پھران دونوں ہتھیلیوں سے اپنے بدن کو جہاں تک ہوسکے ملتے، تین مرتبہ اسی طرح فرماتے“۔اس کوامام بخاری (۶۳۰۶) نے روایت کیا ہے۔

۵۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے صدقہ ٔ فطر کی حفاظت کا ذمہ دار بنایا تھا کہ ایک شخص آیااور غلہ (چوری سے) نکالنے لگامیں نے اسے پکڑ لیااور کہا: اللہ تعالی کی قسم میں ضرور تمہیں اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے پیش کروں گا، اس نے کہا: میں محتاج ہوں، میرے کئی بچے ہیں اور میں بڑی سخت حاجت میں مبتلا ہوں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اسے چھوڑ دیا، جب صبح ہوئی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ابو ہریرہ، رات تمہارے قیدی نے کیا کیا؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول، اس نے اپنی محتاجی اور بچوں کی شکایت کی تو میں نے رحم کھا کر اسے چھوڑ دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے اور وہ دوبارہ آئے گا تو میں جان گیا کہ وہ لوٹے گا اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: وہ دوبارہ آئے گا، میں اس کی

تاک میں لگا رہا، وہ آیا اور غلہ چوری کرنے لگا - پھر پورا واقعہ یہاں تک بیان کیا کہ - میں نے تیسری بار اسے پکڑ لیا اور کہا: میں ضرور تمہیں دربارِ رسالت میں پیش کروں گا، یہ تیسری بار ہے کہ تم یہ کہہ کر جاتے ہو کہ دوبارہ نہیں آؤں گا اور پھر چلے آتے ہو، اس نے کہا: مجھے چھوڑ دو، میں تمہیں چند ایسے کلمے سکھاؤں گا جن سے اللہ تعالیٰ تمہیں فائدہ پہنچائیں گے، میں نے کہا: وہ کون سے کلمے ہیں؟ اس نے کہا: جب تم بستر پر لیٹ جاؤ تو آیت الکرسی: ''اَللّٰہُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ...'' آیت کے ختم تک پڑھو تو صبح تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر ایک محافظ مقرر رہے گا اور شیطان تمہارے قریب بھی نہ آئے گا، میں نے اسے چھوڑ دیا، جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوہریرہ، رات تمہارے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ، اس نے کہا کہ وہ مجھے چند ایسے کلمات سکھائے گا جن سے اللہ تعالیٰ تمہیں فائدہ پہنچائیں گے تو میں نے اسے چھوڑ دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کون سے کلمات ہیں؟ میں نے کہا: اس نے بتایا کہ جب تم لیٹو تو آیت الکرسی

"اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الحَيُّ الْقَيُّوْمُ..." شروع سے آخر تک پڑھ لو، اور کہا کہ صبح تک اللہ تعالی کی طرف سے تم پر ایک محافظ مقرر رہے گا اور شیطان تمہارے قریب بھی نہ آسکے گا- اور وہ لوگ بھلائی کے انتہائی طلب گار تھے-تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس نے تم سے سچ کہا حالانکہ وہ انتہائی جھوٹا ہے، ابو ہریرہ، تمہیں پتہ ہے کہ تم تین راتوں سے کس سے مخاطب تھے؟ عرض کیا: نہیں، فرمایا: وہ شیطان تھا"۔ اس کو امام بخاری (۲۳۱۱) نے روایت کیا ہے۔

۵۶-حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی رات میں سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لے وہ اسے (ہر بدی اور برائی سے) کافی ہو جائیں گے۔اس کو امام بخاری (۵۰۰۹) اور امام مسلم (۸۰۸) نے روایت کیا ہے۔

۵۷-حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بستر پر لیٹتے تو فرماتے: "بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ أَمُوْتُ وَ أَحْيَا" (بارِ الٰہی، میں صرف آپ کے نام پر مرتا ہوں اور

جیتا ہوں)۔اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے: ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِيْ أَحْیَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَاوَ إِلَیْہِ النُّشُوْرُ“ (ساری تعریفیں اس اللہ تعالی کے لئے ہیں جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندہ کیا، اور اسی کی طرف ہم اٹھائیں جائیں گے)۔اس کو امام بخاری (۶۳۱۲) نے روایت کیا ہے۔

۵۸- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم اپنی خواب گاہ میں آؤ تو اسی طرح وضو کرو جس طرح نماز کے لئے کرتے ہو، پھر اپنے داہنے پہلو پر لیٹو اور یہ کہو: ”اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَیْکَ، وَ وَجَّھْتُ وَجْھِي إِلَیْکَ ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَیْکَ، وَأَلْجَأْتُ ظَھْرِيْ إِلَیْکَ، رَغْبَةً وَرَھْبَةً إِلَیْکَ، لَامَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْکَ إِلَّا إِلَیْکَ، آمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِیِّکَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ.“ (اے اللہ، میں نے اپنے آپ کو، آپ کے حوالہ کردیا، اور اپنا چہرہ آپ کی طرف کرلیا، اور اپنا معاملہ آپ کے سپرد کردیا، اور میں نے اپنی پشت آپ کے پناہ میں دے دی (صرف آپ ہی پر اعتماد کیا) امید کرتے

ہوئے اور ڈرتے ہوئے، آپ کی ذات کے علاوہ کوئی سہارا ہے اور نہ کوئی جائے نجات، میں آپ کی نازل کردہ کتاب اور آپ کے بھیجے ہوئے نبی پر ایمان لایا)۔ پھر اگر تمہیں موت آجائے تو تم فطرت (اسلام) پر مروگے اور سوتے ہوئے یہ تمہارے آخری کلمات ہوں۔ حضرت براء کہتے ہیں: میں نے یاد کرنے کے لئے انہیں دہرایا تو یہ کہہ دیا: ''آمَنْتُ بِرَسُوْلِکَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ'' تو آپ نے فرمایا: ''وَبِنَبِيِّکَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ'' کہو''۔ اس کو امام بخاری (۶۳۱۱) اور امام مسلم (۲۷۱۰) نے روایت کیا ہے۔

۵۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جائے تو اسے اپنی چادر کے کنارے سے جھاڑ لے، اس لئے کہ پتہ نہیں کہ اس کے بعد وہاں کون کون آیا، پھر یہ کہے: ''بِاسْمِکَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ، وَ بِکَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَکْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا، وَ إِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَکَ الصَّالِحِيْنَ''۔

(پروردگار، آپ ہی کے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا (لیٹا) اور آپ ہی کے نام سے اسے اٹھاؤں گا (بیدار ہوں گا)۔ اگر آپ میری جان کو روک لیں تو اس پر رحم فرمائیں اور اگر واپس بھیج دیں تو ان چیزوں سے اس کی حفاظت فرمایئے جن سے اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتے ہیں)۔ اس کو امام بخاری (۶۳۲۰) اور امام مسلم (۲۷۱۴) نے روایت کیا ہے۔

۶۰- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کے پاس ایک خادم طلب کرنے کے لئے تشریف لے گئیں تو آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ نسخہ نہ بتاؤں جو تمہارے لئے اس سے بہتر ہے، سوتے وقت تینتیس (۳۳) مرتبہ سبحان اللہ کہو، تینتیس (۳۳) مرتبہ الحمد للہ کہو، اور چونتیس (۳۴) مرتبہ اللہ أکبر کہو، حضرت علی فرماتے ہیں: میں نے اس کے بعد کبھی اسے ناغہ نہیں کیا، کسی نے پوچھا: (جنگ) صفین کی رات بھی نہیں؟ جواب دیا کہ صفین کی رات بھی نہیں"۔ اس کو امام بخاری (۶۳۲۰) اور امام مسلم (۲۷۱۴) نے روایت کیا ہے۔

۶۱- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ :

''رسول اللہ ﷺ جب آرام فرماتے تو اپنا دستِ مبارک اپنے داہنے رخسار کے نیچے رکھ لیتے اور یوں فرماتے: ''اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ'' (اے اللہ، مجھے اس دن اپنے عذاب سے محفوظ فرمایئے جس دن آپ اپنے بندوں کو دوبارہ اٹھائیں گے)۔ اس کو امام بخاری نے الأدب المفرد (۱۲۱۵) میں روایت کیا ہے۔

۶۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بستر پر تشریف لے جاتے تو فرماتے: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ كَفَانَا وَآوَانَا، فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ'' (ساری تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا، ہمارے لئے کافی ہوا اور ہمیں پناہ بخشی، کتنے ایسے لوگ ہیں جن کی کوئی کفایت کرنے والا ہے نہ پناہ دینے والا)۔ اس کو امام مسلم (۲۷۱۵) نے روایت کیا ہے۔

۶۳- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو حکم دیا کہ جب بستر پر دراز ہو تو کہے: "اَللّٰھُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِيْ، وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا، لَکَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا، إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا، وَ إِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا، اَللّٰھُم أَسْئَلُکَ الْعَافِيَةَ" (اے اللہ، آپ نے میری جان کو پیدا کیا، اور آپ ہی اسے وفات دینے والے ہیں، آپ ہی کے لئے اس کا جینا اور مرنا ہے، اگر آپ اسے زندہ رکھیں تو اس کی حفاظت کیجئے، اور اگر اسے موت عنایت فرمایئے تو اس کی مغفرت فرمایئے، اے اللہ، میں آپ سے عافیت کا سوالی ہوں)۔ اس شخص نے دریافت کیا: آپ نے حضرت عمر سے یہ سنا ہے؟ جواب دیا: اس ذات سے سنا ہے جو حضرت عمر سے بھی بہتر ہے، یعنی رسول اللہ ﷺ سے"۔ اس کو امام مسلم (۲۷۱۲) نے روایت کیا ہے۔

۶۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیتے تھے کہ جب ہم اپنے بستروں پر لیٹیں تو یوں

کہیں: "اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ، وَ رَبَّ الْأَرْضِ، وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الحَبِّ وَالنَّوٰى، وَمُنَزِّلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ، أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ، اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ، وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ"۔

(اے اللہ، آسمانوں کے رب، زمین کے رب، عرشِ عظیم کے رب، ہمارے اور ہر چیز کے رب، دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے، اور تورات، انجیل اور فرقان (قرآن) کو نازل فرمانے والے، میں ہر اس جاندار کے شر سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں جس کی پیشانی آپ کے قبضہ میں ہے، اے اللہ، آپ ہی سب سے پہلے ہیں اور آپ سے پہلے کچھ نہ تھا، اور آپ ہی سب سے آخر تک باقی رہنے والے ہیں، آپ کے بعد کوئی چیز نہیں، اور آپ ہی غالب ہیں تو آپ سے اوپر کوئی چیز

نہیں، اور آپ ہی باطن ہیں تو آپ کے پرے کوئی چیز نہیں، ہمارے قرض ادا فرمایئے اور ہمیں فقیری سے غنا عطا فرمایئے)۔ اس کو امام مسلم (۲۷۱۳) نے روایت کیا ہے۔

نیند سے اٹھتے وقت کے اذکار

۶۵- حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو رات میں اٹھے اور پھر یوں کہے:

''لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَـهُ، لَـهُ الْمُلْكُ وَ لَـهُ الْـحَـمْـدُ، وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سُبْحَانَ اللهِ وَ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِـاللهِ''

(تنہا اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، ساری تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، اور اللہ تعالی پاک ہیں، اور اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں، اور اللہ تعالی ہر چیز سے بڑے ہیں، اور

اللہ تعالی کے بغیر کوئی طاقت اور قوت نہیں)۔ پھر یہ کہے: ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِيْ '' (اے اللہ، میری مغفرت فرمایئے)۔ یا کوئی اور دعا کرے تو قبول ہوگی، پھر وضو کرے (نماز پڑھے) تو اس کی نماز قبول ہوگی''۔ اس کو امام بخاری (۱۱۵۴) نے روایت کیا ہے۔

۶۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی سو جاتا ہے تو شیطان اس کے سر کے پچھلے حصے میں تین گرہیں لگاتا ہے، اور ہر گرہ لگاتے وقت یہ کہتا ہے: تمہارے پاس ابھی لمبی رات پڑی ہے، لہذا سوئے رہو، پھر اگر وہ (بندہ) بیدار ہو کر اللہ تعالی کو یاد کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، اگر وضو کر لے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر نماز پڑھ لے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے، پھر وہ چستی اور اچھائی کے ساتھ صبح کرتا ہے، ورنہ سستی اور برائی کے ساتھ اس کی صبح کا آغاز ہوتا ہے''۔ اس کو امام بخاری (۳۲۶۹) اور امام مسلم (۷۷۶) نے روایت کیا ہے۔

۶۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی بیدار ہو تو کہے: ” اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ فِيْ جَسَدِيْ، وَرَدَّ عَلَيَّ رُوْحِيْ، وَأَذِنَ لِيْ بِذِكْرِهِ“ (تمام تعریفیں اس اللہ تعالی کے لئے ہیں جس نے مجھے اپنے بدن میں عافیت عطا فرمائی، اور میری روح مجھے لوٹا دی، اور مجھے اپنے ذکر کی اجازت دی)۔ اس کو امام ترمذی (۳۴۰۱) نے روایت کیا ہے۔

نیند میں گھبرا جانے کی دعا

۶۸- حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی نیند میں گھبرا جائے تو یہ کہے: ”أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَ عِقَابِهٖ وَ شَرِّ عِبَادِهٖ وَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَحْضُرُوْنِ“ (میں اللہ تعالی کے کامل کلمات کے واسطہ سے اس کے غصہ، اس کی سزا، اور اس کے بندوں کے شر سے، اور شیطان کے وسوسوں اور ان کے حاضر ہونے

سے اس کی پناہ چاہتا ہوں)۔تو وہ اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گی"۔ اس کو امام ابوداود (۳۸۹۳) اور امام ترمذی (۳۵۲۸) نے روایت کیا ہے۔

خواب میں پسندیدہ یا ناپسندیدہ بات نظر آنے پر

۶۹-حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "جب تم میں سے کوئی خوشگوار خواب دیکھے تو وہ اللہ تعالی کی جانب سے ہے، لہذا اس پر اللہ تعالی کی تعریف بیان کرے اور اس کا تذکرہ کرے، اور اگر کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ شیطان کی جانب سے ہے، لہذا اس کے شر سے پناہ مانگے اور کسی سے اس کا تذکرہ نہ کرے تو وہ اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا"۔ اس کو امام بخاری (۶۹۸۵) نے روایت کیا ہے۔

۷۰-حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایسے خواب دیکھتا تھا جن کی وجہ سے میں بیمار ہو جاتا تھا، یہاں تک کہ میں نے حضرت ابوقتادہ کو فرماتے سنا کہ میں ایسے خواب دیکھتا تھا جن کی وجہ سے

میں بیمار ہو جاتا تھا یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا : اچھے خواب اللہ تعالی کی طرف سے ہیں لہذا تم میں سے کوئی شخص کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو اس کا تذکرہ صرف ان لوگوں سے کرے جن کو وہ چاہتا ہے اور اگر ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اللہ تعالی کی پناہ چاہے، اور تین مرتبہ تھوک دے، اور اس کا تذکرہ کسی سے نہ کرے تو وہ اس کو نقصان نہ پہنچا سکے گا''۔اس کو امام بخاری (۷۰۴۴) اور امام مسلم (۲۲۶۱) نے روایت کیا ہے۔

۷۱-حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ناگوار خواب دیکھے تو بائیں جانب تین مرتبہ تھوک لے، اور تین مرتبہ شیطان سے اللہ تعالی کی پناہ چاہے اور جس کروٹ سو رہا تھا اس کو تبدیل کرلے''۔اس کو امام مسلم (۲۲۶۱) نے روایت کیا ہے۔

گھر سے نکلتے وقت کی دعائیں

۷۲-حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی گھر سے نکلتے ہوئے یہ کہے: ''بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ'' (اللہ تعالی کے نام سے، میں نے اللہ تعالی پر توکل کیا، اللہ تعالی کے بغیر کوئی طاقت ہے اور نہ کوئی قوت)۔ تو اس کو کہا جاتا ہے: ''هُدِيْتَ، وَكُفِيْتَ وَ وُقِيْتَ'' (تم نے راہِ راست پائی، تمہاری کفایت کی گئی، اور تمہاری حفاظت کی گئی)۔ تو شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے، تو دوسرا شیطان کہتا ہے: تم اس آدمی کا کیا بگاڑ لو گے جسے راہِ راست ملی، جس کی کفایت کی گئی، اور جس کی حفاظت کی گئی''۔ اس کو امام ابوداود (۵۰۹۵) اور امام ترمذی (۳۴۲۶) نے روایت کیا ہے۔

۷۳-حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بھی میرے گھر سے نکلے تو آسمان کی طرف نگاہ مبارک اٹھا

کر یہ دعا کی: ''اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ، أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ''. (اے اللہ، میں اس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کردیا جاؤں، یا لغزش کھاؤں یا کوئی مجھے لغزش میں ڈال دے، یا ظلم کروں یا مجھ پر کوئی ظلم کرے، یا میں زیادتی کروں یا میرے ساتھ زیادتی کی جائے)۔ اس کو امام ابو داود (۵۰۹۴) اور امام ابن ماجہ (۳۸۸۴) نے روایت کیا ہے۔

گھر میں داخل ہونے کی دعائیں

ارشاد باری تعالی ہے: ﴿ فَإِذَا دَخَلْتُم بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً ﴾ [النور: ٦١]. (پس جب تم گھروں میں جانے لگو تو اپنے گھر والوں کو سلام کرلیا کرو، دعائے خیر ہے جو بابرکت اور پاکیزہ ہے اللہ تعالی کی طرف سے نازل شدہ)۔

۷۴- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا کہ: ''جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھاتے وقت اللہ تعالی کو یاد کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے: تمہارے لئے شب باشی کا ٹھکانہ ہے نہ عشائیہ کی گنجائش، اور جب آدمی بغیر اللہ تعالی کو یاد کئے گھر میں داخل ہوجاتا ہے تو شیطان کہتا ہے، تم نے شب بسری کے لئے ٹھکانہ پالیا، اور اگر کھاتے ہوئے بھی اللہ تعالی کو یاد نہ کرے تو شیطان کہتا ہے تمہیں شب باشی کے لئے ٹھکانہ اور عشائیہ دونوں مل گئے''۔ اس کو امام مسلم (۲۰۱۸) نے روایت کیا ہے۔

۷۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''برخوردار، جب تم گھر میں داخل ہوتو اپنے گھر والوں کو سلام کیا کرو، وہ تمہارے لئے اور تمہارے گھر والوں کے لئے باعثِ برکت ہوگا''۔ اس کو امام ترمذی (۲۶۹۸) نے روایت کیا ہے۔

بیت الخلاء میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعائیں

۷۶- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو فرماتے: "اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَائِثِ" (اے اللہ، میں خبیث جنوں اور خبیث جنیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں)۔ اس کو امام بخاری (۱۴۲) اور امام مسلم (۳۷۵) نے روایت کیا ہے۔

۷۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء سے نکلتے تو فرماتے: "غُفْرَانَکَ" (اے اللہ، میں تیری مغفرت کا طلب گار ہوں)۔ اس کو امام ابوداود (۳۰) اور امام ترمذی (۷) نے روایت کیا ہے۔

وضو کی دعائیں

۷۸-حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو با وضو نہ ہو اس کی نماز صحیح نہیں، اور جو وضو کرتے ہوئے اللہ تعالی کا نام نہ لے اس کا وضو صحیح نہیں''۔اس کو امام ابوداود (۱۰۱) اور امام ابنِ ماجہ (۳۹۹) نے روایت کیا ہے۔

۷۹-حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ''ہم پر اونٹوں کے دیکھ بھال کی ذمہ داری تھی، جب میری باری آئی اور ایک شام میں انہیں لے کر لوٹا تو میں نے اس حال میں رسول اللہ ﷺ کو پایا کہ آپ کھڑے ہو کر لوگوں کو وعظ فرمارہے تھے میں آپ کا صرف یہ ارشاد سن پایا کہ جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے پھر کھڑے ہو کر مکمل حضوریٔ قلب کے ساتھ دو رکعتیں پڑھے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے، میں نے کہا، واہ یہ کتنی اچھی بات ہے، اچانک میرے سامنے سے ایک صاحب نے فرمایا کہ اس سے پہلے والی بات

اس سے بھی زیادہ عمدہ ہے، میں نے دیکھا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے کہا: میں نے دیکھا تم ابھی ابھی آئے ہو آپ ﷺ نے فرمایا ہے: تم میں سے جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر "أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ" (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ ان کے بندے اور ان کے رسول ہیں)۔ کہے اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دئے جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو جائے"۔ اس کو امام مسلم (۲۳۴) نے روایت کیا ہے۔

مسجد کی طرف جانے اس میں داخل ہونے، اور نکلنے کی دعائیں

۸۰- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا کرتے ہوئے نماز کی طرف نکلے: "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ

فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا، وَ فِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا،وَاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا،وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا،وَمِنْ أَمَامِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا،وَ مِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا،اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِيْ نُوْرًا. " (اے اللہ، میرے دل میں نور عطا فرمایئے، اور میری زبان میں نور عطا فرمایئے، اور میرے کان میں نور عطا فرمایئے، اور میری آنکھ میں نور عطا فرمایئے، اور میرے آگے نور عطا فرمایئے، اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور عطا فرمایئے، اے اللہ، مجھے نور عطا فرمایئے)۔ اس کو امام مسلم (۷۶۳) نے روایت کیا ہے۔

۸۱- حضرت ابو حمید یا حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو یہ کہے: "اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِکَ" (اے اللہ، میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے)۔ اور جب نکلے تو یہ کہے: "اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ" (اے اللہ، میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں)۔ اس کو امام مسلم (۷۱۳) نے روایت کیا ہے۔

۸۲- حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: ''نبی کریم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے: '' أَعُوْذُ بِاللهِ الْعَظِيْمِ، وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ، وَ سُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ'' (میں شیطان مردود سے عظمت والے اللہ اور اس کے مبارک چہرے، اور اس کی دائمی سلطنت کی پناہ چاہتا ہوں)۔ جب کوئی مسلمان یہ دعا پڑھ لے تو شیطان (مایوس ہوکر) کہتا ہے: اب باقی دن بھر کے لئے یہ مجھ سے محفوظ ہوگیا''۔ اس کو امام ابوداود (۴۶۶) نے روایت کیا ہے۔

اذان کی دعائیں

۸۳- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو انسان، جن یا کوئی بھی چیز مؤذن کی آواز سنتی ہے تو وہ سب قیامت کے دن اس کے لئے گواہی دیں گے''۔ اس کو امام بخاری (۶۰۹) نے روایت کیا ہے۔

۸۴- انہیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم اذان سنو تو ویسے ہی کہو جیسے موذن کہے“۔ اس کو امام بخاری (۶۱۱) اور امام مسلم (۳۸۳) نے روایت کیا ہے۔

۸۵- حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب موذن کہے: ”اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، (اللہ تعالی سب سے بڑے ہیں، اللہ تعالی سب سے بڑے ہیں۔) تو تم میں سے جو شخص اس کے جواب میں یہ کہے: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اور موذن کہے: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔) تو وہ کہے: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اور موذن کہے: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔) تو وہ کہے: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پھر موذن کہے: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ (آؤ نماز کی طرف۔) تو کہے: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ (اللہ تعالی کے بغیر کوئی قوت اور طاقت نہیں۔) اور موذن کہے:

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ (آؤ کامیابی کی طرف۔) تو وہ کہے: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ (اللہ تعالی کے بغیر کوئی قوت اور طاقت نہیں۔) پھر مؤذن کہے: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، (اللہ تعالی سب سے بڑے ہیں، اللہ تعالی سب سے بڑے ہیں۔) تو وہ کہے: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَر پھر مؤذن کہے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ (اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔) تو کہے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اپنے دل سے، تو وہ جنت میں داخل ہوجائے گا"۔ اس کو امام مسلم (٧٦٣) نے روایت کیا ہے۔

٨٦- حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: "جب تم مؤذن کی آواز سنو تو ویسے ہی کہو جیسے وہ کہتا ہے، پھر مجھ پر درود بھیجو، اس لئے کہ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے، پھر اللہ تعالی سے میرے لئے وسیلہ طلب کرو، وہ جنت کا ایسا درجہ ہے جو اللہ کے ایک خاص بندے کو حاصل ہوگا اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا، تو جو میرے لئے وسیلہ طلب کرے گا اس کے لئے شفاعت واجب ہوجائے گی"۔ اس کو امام مسلم (٣٨٤) نے روایت کیا ہے۔

۸۷- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مؤذن کو سن کر یہ کہے: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا. " (میں گواہی دیتا ہوں کہ تنہا اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اس کا کوئی کوئی شریک نہیں، اور محمد ﷺ ان کے بندے اور ان کے رسول ہیں میں اللہ کو رب، اور محمد ﷺ کو رسول، اور اسلام کو دین مان کر خوش ہوا)۔ اس کے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں"۔ اس کو امام مسلم (۳۸۶) نے روایت کیا ہے۔

۸۸- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اذان سن کر یہ کہا: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ" (اے اللہ اس مکمل پکار اور قائم ہونے والی نماز کے رب، محمد ﷺ کو وسیلہ اور

فضیلت سے نوازیئے اور انہیں مقامِ محمود سے سرفراز فرمایئے، جس کا آپ نے ان سے وعدہ کیا ہے)۔ تو اس کے لئے شفاعت واجب ہوگئی"۔ اس کو امام بخاری (۶۱۴) نے روایت کیا ہے۔

۸۹-حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اذان اور اقامت کے درمیان (کی جانے والی) دعا رد نہیں کی جاتی ہے"۔ اس کو امام ابوداود (۵۲۱) اور امام ترمذی (۲۱۲) نے روایت کیا ہے۔

آغازِ نماز (استفتاح) کی دعائیں

۹۰-حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو قرأت سے پہلے کچھ دیر خاموش کھڑے رہتے، حضرت ابو ہریرہ نے عرض کیا: یارسول اللہ، میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ تکبیر اور قرأت کے درمیانی (وقفہ) خاموشی میں کیا پڑھتے ہیں؟ فرمایا: میں یہ پڑھتا ہوں: "اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي

وَ بَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِب،اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ،اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَا لْمَاءِ وَالْبَرَدِ.‘‘ (اے اللہ، مجھ میں اور میرے گناہوں میں ویسے ہی دوری پیدا فرمادیجئے جیسی کی آپ نے مشرق ومغرب میں دوری فرمائی ہے، اے اللہ مجھے میرے گناہوں سے اسی طرح صاف کردیجئے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے، اے اللہ مجھے برف، پانی اور اولوں سے دھو کر میرے گناہوں سے پاک کر دیجئے)۔ اس کو امام بخاری (۷۴۴) اورامام مسلم (۵۹۸) نے روایت کیا ہے۔

۹۱-حضرت عائشہ حضرت ابو سعید اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو یہ پڑھتے:’’سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَ لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ.‘‘ (اے اللہ، میں آپ کی تعریف کے ساتھ آپ کی پاکی بیان کرتا ہوں، اورآپ کا نام گرامی بڑا

بابرکت ہے اور آپ کی شان بہت بلند ہے اور آپ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں)۔ اس کو امام ابوداود (۷۷۵)، (۷۷۶) نے روایت کیا ہے اور امام مسلم (۳۹۹) نے حضرت عمر بن خطاب سے موقوفًا روایت کیا ہے۔

۹۲- حضرت علی بن طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو فرماتے: "وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ حَنِيْفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ، إِنَّ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ بِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَ أَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْتَ رَبِّيْ، وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَ اعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ، فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ، وَاهْدِنِيْ لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ، لَا يَهْدِيْ لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ، لَبَّيْكَ

وَسَعْدَيْکَ، وَ الْخَيْرُ كُلُّهُ فِيْ يَدَيْکَ ، وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْکَ، أَنَا بِکَ وَ إِلَيْکَ، تَبَارَكْتَ وَ تَعَالَيْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَ أَتُوْبُ إِلَيْکَ ." (میں نے یکسو ہو کر اپنا رخ اس ذات کی طرف کر لیا جس نے آسمان اور زمین پیدا کئے، اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں، بے شک میری نماز، میری قربانی، اور میرا مرنا اور میرا جینا، اللہ رب العالمین کے لئے ہے، جس کا کوئی شریک نہیں، اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں، اے اللہ، آپ ہی بادشاہ ہیں، آپ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، آپ ہی میرے رب ہیں اور میں آپ کا بندہ ہوں، میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور اپنے گناہ کا اقرار کیا، لہذا آپ میرے سارے گناہ معاف فرما دیجئے، اس لئے کہ آپ کے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا، اور مجھے بہترین اخلاق سے نوازیئے، بہترین اخلاق سے آپ کے علاوہ کوئی نہیں نواز سکتا اور برے اخلاق کو مجھ سے پھیر دیجئے، برے اخلاق آپ ہی مجھ سے پھیر

سکتے ہیں، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، اور میری سعادت مندی ہے اور سعادت مندی ہے، بھلائی سب کی سب آپ ہی کے ہاتھ ہے اور برائی آپ کی طرف نہیں ہے، میں آپ ہی (کے فضل) سے ہوں اور آپ ہی کی طرف (متوجہ) ہوں، آپ بڑے بابرکت اور بہت بلند ہیں، میں آپ سے مغفرت کا طالب ہوں اور آپ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں)۔اس کو امام مسلم (۱۷۷) نے روایت کیا ہے۔

۹۳-حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قیام اللیل (تہجد کی نماز) کا آغاز اس دعا سے فرماتے: ''اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيْلَ وَ مِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ، اهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ ، إِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ.''

(اے اللہ، جبرائیل، ومیکائیل واسرافیل کے رب، آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، پوشیدہ اور علانیہ سے واقف، آپ ہی اپنے

بندوں کے درمیان اختلافی باتوں کا فیصلہ فرماتے ہیں، جن حق باتوں میں اختلاف ہوا ان میں اپنے حکم سے میری رہنمائی فرمایئے، بے شک آپ جسے چاہتے ہیں سیدھے راستے کی رہنمائی فرمادیتے ہیں)۔

اس کو امام مسلم (۷۷۰) نے روایت کیا ہے۔

۹۴- حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب تہجد کے لئے بیدار ہوتے تو فرماتے: "اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَلَکَ الْحَمْدُ، لَکَ مُلْکُ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ وَ مَنْ فِيْهِنَّ، وَلَکَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ، وَلَکَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِکُ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ، وَلَکَ الْحَمْدُ أَنْتَ الحَقُّ، وَوَعْدُکَ الْحَقُّ، وَ لِقَاؤُکَ حَقٌّ، وَ قَوْلُکَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ، وَ مُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَکَ أَسْلَمْتُ، وَ بِکَ آمَنْتُ، وَعَلَيْکَ تَوَكَّلْتُ، وَ إِلَيْکَ أَنَبْتُ، وَ بِکَ

خَاصَمْتُ، وَ إِلَيْکَ حَاکَمْتُ، فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَ مَا أَخَّرْتُ، وَ مَا أَسْرَرْتُ وَ مَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ أَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ." (اے اللہ، آپ ہی کے لئے ساری تعریفیں ہیں، آپ ہی آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کو قائم رکھنے والے ہیں، اور ساری تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں، آپ ہی کے لئے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کی بادشاہت ہے اور سب تعریفیں آپ ہی کے لئے سزاوار ہیں، آپ ہی آسمانوں اور زمین کا نور ہیں، اور تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں اور آپ ہی آسمانوں اور زمین کے بادشاہ ہیں، اور آپ ہی کے لئے سب تعریفیں زیبا ہیں، آپ ہی حق ہیں، اور آپ کا وعدہ ہی برحق ہے، اور آپ سے ملاقات یقینی ہے، اور آپ کا فرمان حق ہے، اور جنت حق ہے، اور جہنم حق ہے، اور انبیاء حق ہیں، اور محمد ﷺ حق ہیں، اور قیامت یقینی ہے، اے اللہ، میں نے آپ ہی کے (حکم) کے آگے سرِ تسلیم خم کیا، اور آپ ہی پر ایمان لایا، اور صرف آپ ہی پر بھروسہ کیا، اور صرف آپ کی ہی طرف

رجوع ہوا، اور آپ ہی کے معاملہ میں میں جھگڑا، اور آپ ہی کی طرف فیصلہ لے کر آیا، لہذا میرے سارے اگلے پچھلے، اور چھپے اور کھلے گناہ معاف فرمادیجئے، آپ ہی آگے بڑھانے والے ہیں اور آپ ہی پیچھے کردینے والے ہیں، آپ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں)۔اس کو امام بخاری (۱۱۲۰) اور امام مسلم (۷۲۰) نے روایت کیا ہے۔

رکوع، قومہ، قعدہ اور سجدوں کے درمیان کی دعائیں

۹۵-حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ (تہجد) پڑھنی (شروع کی) آپ نے سورہ بقرہ شروع کی، میں نے دل ہی دل میں کہا کہ آپ ۱۰۰ آیتوں پر رکوع فرمائیں گے لیکن آپ آگے بڑھ گئے تو میں نے (دل میں) کہا کہ آپ اسے ایک رکعت میں ختم کریں گے، لیکن آپ مزید آگے بڑھ گئے اور آلِ عمران شروع کردی، یہاں تک کہ اس کو پورا پڑھ ڈالا، میں نے (دل میں) کہا کہ اب رکوع کریں گے لیکن آپ نے سورہ نساء

شروع کردی، یہاں تک کہ اس کو بھی ختم کردیا، آپ ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے، جب ایسی آیت پر سے گذرتے جس میں تسبیح کا حکم ہوتا تو سُبْحَانَ اللهِ کہتے، اور جب کسی سوال پر سے گذرتے تو اللہ تعالی سے مانگتے، اور جب کسی ایسے مقام سے گذرتے جس سے پناہ مانگنی چاہئے تو پناہ چاہتے، پھر رکوع فرمایا اور سُبْحَان رَبِّيَ الْعَظِيْم پڑھنے لگے، آپ کا رکوع بھی تقریبًا قیام کے برابر تھا، پھر سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا، پھر بہت دیر تک تقریبًا رکوع کے برابر کھڑے رہے، پھر سجدہ کیا اور سُبْحَان رَبِّيَ الْأَعْلىٰ کہنے لگے، آپ کا سجدہ آپ کے قومہ کے برابر تھا"۔ اس کو امام مسلم (۷۷۲) نے روایت کیا ہے۔

۹۶- حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع فرماتے تو کہتے:

"اَللّٰهُمَّ لَکَ رَکَعْتُ، وَ بِکَ آمَنْتُ، وَ لَکَ أَسْلَمْتُ، خَشَعَ لَکَ سَمْعِيْ وَ بَصَرِيْ وَ مُخِّيْ وَ عَظْمِيْ وَ عَصَبِيْ" (اے اللہ، آپ ہی کے لئے میں نے رکوع کیا، اور آپ ہی پر ایمان

لایا، اور آپ ہی کے لئے سرِ اطاعت خم کیا، آپ کے لئے میرے کان، آنکھ، دماغ، ہڈی اور پٹھے سب جھک گئے)۔ اور جب رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا: "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ، مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا، وَ مِلْ ءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ" (اے اللہ، ہمارے رب، آپ ہی کے لئے ساری تعریفیں زیبا ہیں، آسمانوں بھر اور زمین بھر، اور ان دونوں کے درمیان بھر، اور اس کے بعد آپ جو چاہیں وہ بھر کر)۔ اور جب سجدہ کیا تو فرمایا: "اَللّٰهُمَّ لَکَ سَجَدْتُ، وَ بِکَ آمَنْتُ ، وَ لَکَ أَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَ صَوَّرَهُ وَ شَقَّ سَمْعَهُ وَ بَصَرهُ ، تبَارَکَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ." (اے اللہ، آپ ہی کے لئے میں سربسجود ہوا، اور آپ ہی پر ایمان لایا، اور اپنے آپ کو آپ ہی کے حوالہ کیا، میرے چہرے نے اس ذات کے لئے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا، اس کی صورت گری کی، اور اس کے کان اور آنکھ کے شگاف بنائے، سب سے بہتر پیدا کرنے والا اللہ تعالی بابرکت ہے)۔ اس کو امام مسلم (۷۷۱) نے روایت کیا ہے۔

۹۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رکوع اور سجدہ میں یہ فرماتے: "سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ" (بہت پاک ہے، بہت مقدس ہے ملائکہ اور حضرت جبرئیل کا رب)۔ اس کو امام مسلم (۴۸۷) نے روایت کیا ہے۔

۹۸- انہیں سے روایت ہے کہ نبی ﷺ حکمِ قرآنی پر عمل کرتے ہوئے رکوع و سجود میں اکثر یہ فرماتے: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ" (اے اللہ، ہمارے رب، ہم آپ کی تعریف کے ساتھ آپ کی پاکی بیان کرتے ہیں، اے اللہ، میری مغفرت فرما دیجئے)۔ اس کو امام بخاری (۷۹۴) اور امام مسلم (۴۸۴) نے روایت کیا ہے۔

۹۹- حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: "ایک رات میں آپ ﷺ کے ساتھ تہجد پڑھنے لگا، آپ کھڑے ہوئے اور سورۂ بقرہ پڑھی، جب بھی کسی رحمت کی آیت پر سے گذرتے تو رک کر سوال کرتے، اور جب بھی عذاب کی کوئی آیت پڑھتے تو رک کر

اس سے پناہ چاہتے، حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر آپ نے قیام کے برابر رکوع فرمایا، اور رکوع میں یہ پڑھتے رہے، "سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَ الْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ." (ہم پاکی بیان کرتے ہیں عظمت، بڑائی، بادشاہت اور جبروت والی ذات کی"۔ پھر قیام کے برابر سجدہ کیا، اور سجدہ میں بھی یہی فرماتے رہے، پھر کھڑے ہوئے اور سورۂ آلِ عمران پڑھی، پھر ایک ایک سورت پڑھی)۔ اس کو امام ابوداود (۸۷۳) اور امام نسائی (۱۰۴۹) نے روایت کیا ہے۔

۱۰۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ (اللہ تعالی نے اس کی سن لی جس نے ان کی تعریف بیان کی)۔ کہے تو کہو "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" (اے اللہ، ہمارے رب، آپ ہی کے لئے ساری تعریفیں ہیں)۔ اس لئے کہ جس کسی کی بات ملائکہ کی بات سے ہم آہنگ ہوجائے گی اس کے سارے پچھلے گناہ معاف کردیے جائیں گے"۔ دوسری روایت میں ہے کہ: "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ

لَکَ الْحَمْدُ" کہے"۔ اس کو امام بخاری (۷۹۵)،(۷۹۶) اور امام مسلم (۹۰۴) نے روایت کیا ہے۔

۱۰۱-حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سرِ مبارک اٹھاتے تو فرماتے: "رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ، مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَ مِلْءَ الْأَرْضِ وَ مِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، أَهْلُ الثَّنَاءِ وَ الْمَجْدِ، أَحَقُّ مَاقَالَ الْعَبْدُ، وَكُلُّنَا لَکَ عَبْدٌ،اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ".

(اے ہمارے رب، آپ ہی ساری تعریفوں کے حقدار ہیں، آسمانوں اور زمین بھر، اور اس کے بعد وہ چیز بھر جو آپ چاہیں، تعریف اور بزرگی والے، بندہ جو بھی تعریف کرے اس کے زیادہ حقدار، اور ہم سب آپ ہی کے بندے ہیں، اے اللہ، جو آپ عنایت فرمادیں اسے کوئی روکنے والا نہیں، اور جو آپ روک لیں اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں، اور آپ کے سامنے کسی شان والے کی شان کوئی نفع نہیں پہنچاسکتی)۔ اس کو امام مسلم (۴۷۷) نے روایت کیا ہے۔

۱۰۲- حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: "ہم ایک روز نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا اور "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" (اللہ تعالی نے اس کی سن لی جس نے ان کی تعریف بیان کی)۔ کہا تو آپ کے پیچھے سے ایک شخص نے کہا: "رَبَّنَا وَ لَکَ الْحَمْدُ، حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ" (اے ہمارے رب، اور آپ ہی قابلِ تمام تعریف ہیں بہت زیادہ، پاکیزہ اور مبارک تعریف کے۔) جب آپ نماز مکمل کر چکے تو دریافت کیا، (یہ جملہ) کس نے کہا؟ اس شخص نے کہا: میں نے، فرمایا: میں نے تیس سے زائد فرشتوں کو اس کی طرف لپکتے دیکھا کہ کون اسے سب سے پہلے لکھے"۔ اس کو امام بخاری (۷۹۹) نے روایت کیا ہے۔

۱۰۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بندہ سجدہ کی حالت میں اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے، لہذا (سجدہ) میں خوب دعا مانگا کرو"۔ اس کو امام مسلم (۴۸۲) نے روایت کیا ہے۔

۱۰۴-انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سجدہ میں فرمایا کرتے تھے: ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهُ، دِقَّهُ وَ جِلَّهُ، أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، وَ عَلَا نِيَتَهُ وَ سِرَّهُ.'' (اے اللہ، میرے چھوٹے بڑے، اگلے پچھلے، کھلے اور چھپے، سارے گناہ معاف فرما دیجئے)۔ اس کو امام مسلم (۴۷۷) نے روایت کیا ہے۔

۱۰۵-حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: ''ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو بستر سے غائب پایا، تلاش کرتے کرتے میرے ہاتھ آپ کے قدموں کی پشت پر پڑے اس حال میں کہ آپ سجدہ میں تھے اور دونوں پیر کھڑے تھے اور آپ فرما رہے تھے: ''اَللّٰھُمَّ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ.'' (اے اللہ، میں آپ کی ناراضی سے آپ کی رضامندی کی پناہ میں آتا ہوں، اور آپ کی سزا سے آپ کی معافی کے پناہ کا طلبگار رہوں، اور آپ سے آپ ہی کی پناہ چاہتا ہوں،

میں آپ کی تعریف شمار نہیں کرسکتا، آپ کی ذات بس ویسی ہی ہے جیسا کہ آپ نے خود اپنی تعریف بیان فرمائی ہے)۔اس کو امام مسلم (۴۸۶) نے روایت کیا ہے۔

۱۰۶- حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا کرتے: "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَ اهْدِنِيْ وَاجْبُرْنِيْ" (اے اللہ، میری مغفرت فرمایئے، اور مجھ پر رحم فرمایئے، اور مجھے عافیت سے نوازیئے، اور مجھے ہدایت عطا کیجئے، اور مجھے رزق مرحمت فرمایئے)۔

اس کو امام ابوداود (۸۵۰) اور امام ترمذی (۲۸۴) نے روایت کیا ہے۔

۱۰۷- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا فرماتے: "رَبِّ اغْفِرْلِيْ، رَبِّ اغْفِرْلِيْ" (اے میرے رب، میری مغفرت فرمایئے، اے میرے رب، میری مغفرت فرمایئے)۔اس کو امام ابوداود (۸۷۴) نے روایت کیا ہے۔

تشہد اور درود

۱۰۸- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ''ہم جب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو کہتے: ''اَلسَّلَامُ عَلَی جِبْرِیْلَ وَ مِیْکَائِیْلَ، اَلسَّلَامُ عَلَی فُلَانٍ وَفُلَانٍ''(''جبرئیل ومیکائیل پر سلام اور فلاں اور فلاں پر سلام'') تو رسول اللہ ہماری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: بے شک اللہ تعالی ہی اَلسَّلَامُ ہے، لہذا تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو یوں کہے:''اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ، وَالصَّلَوَاتُ، وَالطَّیِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ أَیُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلَی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ'' (تمام قولی، مالی اور بدنی عبادتیں اللہ تعالی ہی کے لئے ہیں، اے نبی، آپ پر سلامتی، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ تعالی کے نیک بندوں پر سلامتی ہو۔) اس لئے کہ اگر اس طرح کہو گے تو آسمان وزمین کے سارے نیک بندے اس میں شامل ہوگئے۔

”أَشْهَدُ أَنْ لا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ“ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ ان کے بندے اور ان کے رسول ہیں)۔اس کو امام بخاری (۸۳۱) اور امام مسلم (۴۰۲) نے روایت کیا ہے۔

۱۰۹- حضرت عبد الرحمان بن ابی لیلی سے روایت ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے تو کہنے لگے: کیا میں تمہیں ایسا تحفہ نہ دوں جو میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، آپ وہ تحفہ ضرور مجھے عنایت فرمائیں تو انہوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول، ہم آپ کے اہلِ بیت پر درود کیسے بھیجیں، اس لئے کہ سلام کا طریقہ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھا دیا ہے؟ آپ نے فرمایا یوں کہو: ”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى

مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ ''(اے اللہ، محمد اور آلِ محمد پر رحمت نازل فرمایئے، جس طرح کہ آپ نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی، بے شک آپ قابلِ تعریف اور بزرگی والے ہیں، اے اللہ، محمد اور آلِ محمد پر برکت نازل فرمایئے، جس طرح کہ آپ نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر برکت نازل فرمائی، بے شک آپ قابلِ تعریف اور بزرگی والے ہیں)۔اس کو امام بخاری (۳۳۷۰) اور امام مسلم (۴۰۶) نے روایت کیا ہے۔

۱۱۰- حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ: اے اللہ کے رسول، ہم آپ پر کیسے درود بھیجیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہو: ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ، وَذُرِّيَتِهِ ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ أَزْوَاجِهِ،وَذُرِّيَتِهِ ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ '' (اے اللہ، محمد اور آپ کی ازواج اور آپ کی

اولاد پر رحمت نازل فرمایئے،، جس طرح کہ آپ نے ابراہیم کی آل پر رحمت نازل فرمائی، اور محمد اور آپ کی ازواج اور آپ کی اولاد پر برکت نازل فرمایئے جس طرح کہ آپ نے ابراہیم کو برکت عطا فرمائی، بے شک آپ قابلِ تعریف اور بزرگی والے ہیں)۔اس کو امام بخاری (۶۳۶۰) اور امام مسلم (۴۰۷) نے روایت کیا ہے۔

نماز میں تشہد کے بعد کی دعائیں

۱۱۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں یہ دعا فرماتے: ''اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، وَ أَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِکَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ.'' (اے اللہ، میں قبر کے عذاب سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں، اور مسیحِ دجّال کے فتنہ سے آپ کی پناہ کا طلب گار ہوں، اور زندگی کی آزمائش اور موت کی آزمائش سے آپ کی پناہ کا سوالی ہوں، اے اللہ، میں گناہ اور قرض سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں‘‘۔) آپ سے

ایک شخص نے کہا: آپ قرض سے اتنی زیادہ پناہ چاہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یقیناً آدمی جب قرض دار ہوتو بولتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو اس کو نبھا نہیں پاتا ہے۔ اس کو امام بخاری (۸۳۲) اور امام مسلم (۵۸۹) نے روایت کیا ہے۔

۱۱۲- حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: ''آپ مجھے ایسی دعا سکھایئے جو میں اپنی نماز میں مانگا کروں، آپ نے فرمایا: کہو: ''اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ'' (اے اللہ، میں نے اپنے آپ پر بہت ظلم کیے ہیں، اور گناہوں کو صرف آپ ہی معاف کرسکتے ہیں، لہذا مجھے اپنی جانب سے مغفرت سے نوازیئے، اور مجھ پر رحم فرمایئے، بے شک آپ بخشنے والے مہربان ہیں)۔ اس کو امام بخاری (۸۳۴) اور امام مسلم (۲۷۰۵) نے روایت کیا ہے۔

۱۱۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی قعدہ (تشہد) میں بیٹھے تو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ چاہے اور یہ کہے: ''اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ.'' (اے اللہ، میں جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنے سے، اور مسیح دجّال کے فتنے کی برائی سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں)۔ اس کو امام بخاری (۱۳۷۷) اور امام مسلم (۵۸۸) نے روایت کیا ہے۔

۱۱۴- حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ: ''رسول اللہ ﷺ تشہد اور سلام کے درمیان سب سے آخر میں یہ دعا کرتے: ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَسْرَفْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ.'' (اے اللہ، میرے سارے اگلے پچھلے، اور چھپے اور کھلے سب

گناہ، اور میری زیادتی، اور میری وہ لغزشیں جن سے آپ مجھ سے زیادہ واقف ہیں سب معاف فرما دیجئے، آپ ہی آگے کرنے والے ہیں اور آپ ہی پیچھے کرنے والے ہیں، آپ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں)۔
اس کو امام مسلم (۷۷۱) نے روایت کیا ہے۔

۱۱۵- حضرت ابو صالح بعض صحابہ کرام سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: تم نماز میں کس طرح کہتے ہو؟ اس نے کہا: میں التحیات پڑھتا ہوں اور یہ دعا کرتا ہوں: "اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ" (اے اللہ، میں آپ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔) میں آپ کی طرح یا حضرت معاذ کی طرح لمبی چوڑی دعا کرنا نہیں جانتا، آپ نے فرمایا: ہم بھی اسی (جنت کی طلب اور جہنم کی پناہ کی دعا) ہی کے گرد گھومتے ہیں"۔ اس کو امام ابوداود (۷۹۲) اور امام ابنِ ماجہ (۹۱۰) نے روایت کیا ہے۔

۱۱۶- حضرت عطاء بن سائب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے

روایت کرتے ہیں کہ: ''ہمیں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے نماز پڑھائی اور مختصر پڑھائی تو کسی نے کہا: آپ نے بہت ہلکی یا مختصر نماز پڑھائی؟ انہوں نے جواب دیا: اس کے باوجود میں نے اس میں وہ بہت سی دعائیں مانگ لیں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھیں، جب وہ کھڑے ہوئے تو ایک شخص ان کے پیچھے ہولیا- وہ میرے والد تھے، لیکن وہ اپنے آپ کو چھپا رہے تھے (ظاہر کرنا نہیں چاہ رہے تھے)- ان سے وہ دعا دریافت کی اور آ کر لوگوں کو بتایا: ''اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ، وَ قُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ، أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي، وَ تَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي، وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ، وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى، وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ، وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ، وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ، فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ

وَلَافِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْإِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِيْنَ'' (اے اللہ، میں آپ کے علمِ غیب اور مخلوق پر آپ کی قدرت کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اسی وقت تک زندہ رکھئے جب تک زندہ رہنا میرے لئے بہتر ہو، اور آپ کے علم کے مطابق جب مرنا میرے لئے بہتر ہو تو مجھے وفات دے دیجئے، اور اے اللہ، میں چھپے اور کھلے ہر حال میں آپ کی خشیت کا طالب ہوں، اور خوشی اور غصہ ہر حال میں حق بات کہوں اس کا سوال کرتا ہوں، اور غریبی اور مال داری ہر حال میں میانہ روی سے خرچ کروں اس کا طلب گار ہوں، اور آپ سے ایسی نعمت کا سوالی ہوں جو ختم نہ ہو، اور آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک مانگتا ہوں جو ختم نہ ہو، اور آپ کے فیصلے (تقدیر) کے آجانے پر اس سے خوش رہوں اس کا سوال کرتا ہوں، اور موت کے بعد والی زندگی کی ٹھنڈک کا سوالی ہوں، اور آپ کے چہرۂ انور کے دیدار کی لذت اور آپ سے ملاقات کے اشتیاق کا سوال کرتا ہوں، کسی تکلیف دہ مصیبت اور گمراہ کن فتنہ کے بغیر، اے اللہ، ہمیں ایمان کی زینت سے آراستہ فرمائیے، اور ہمیں ہدایت یافتہ اور باعثِ ہدایت بنا)۔ اس کو امام نسائی (۱۳۰۵) نے روایت کیا ہے۔

(نماز سے) سلام کے بعد کے اذکار

۱۱۷- حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ''رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ استغفار فرماتے اور پھر فرماتے: ''اَللّٰھُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَ مِنْکَ السَّلَامُ، تبَارَکْتَ ذَالْجَلَالِ وَالإِکْرَامِ'' (اے اللہ، آپ ہی السلام ہیں، اور آپ ہی سے سلامتی ہے، اے بڑائی اور بزرگی والے آپ بہت بابرکت ہیں)۔

ولید کہتے ہیں میں نے امام اوزاعی سے دریافت کیا: ''استغفار کا کیا طریقہ ہے؟ کہا: یوں کہو: ''أَسْتَغْفِرُ اللہ ،أَسْتَغْفِرُ اللہ '' (اے اللہ، میں آپ سے مغفرت طلب کرتا ہوں، اے اللہ، میں آپ سے مغفرت کا طلب گار ہوں)۔ اس کو امام مسلم (۵۹۱) نے روایت کیا ہے۔

۱۱۸- حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے غلام ورّاد سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہم کو لکھا کہ: ''رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہو کر

سلام پھیرتے تو فرماتے: ’’لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ‘‘ (تنہا اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ، جو آپ عنایت فرمادیں اسے کوئی روکنے والا نہیں، اور جو آپ روک لیں اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں، اور آپ کے مقابلہ میں کسی شان والے کی شان کوئی نفع نہیں پہنچا سکتی)۔ اس کو امام بخاری (۸۴۴) اور امام مسلم (۵۹۳) نے روایت کیا ہے۔

۱۱۹- حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: ’’وہ ہر نماز کا سلام پھیرنے کے بعد یہ پڑھتے: ’’لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ،

لَاإِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ."

(اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، ان کا کوئی شریک نہیں، ان ہی کے لئے بادشاہت ہے اور وہی ساری تعریفوں کے حق دار ہیں، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی طاقت ہے نہ قوت، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، ساری نعمتیں ان ہی کی (عطا کردہ) ہیں اور ان ہی کے لئے ساری فضیلت ہے اور ان ہی کے لئے ساری اچھی تعریف ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، ہم ان ہی کے لئے بندگی کو خالص کرتے ہیں، اگرچہ کہ کافروں کو ناپسند ہی ہو۔) اور کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد اس طرح پڑھتے تھے"۔اس کو امام مسلم (۵۹۴) نے روایت کیا ہے۔

۱۲۰- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص ہر نماز کے بعد تینتیس (۳۳) مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ، تینتیس (۳۳) مرتبہ اَلْحَمْدُ للهِ، تینتیس (۳۳) مرتبہ اَللهُ أَكْبَرُ کہے تو یہ کُل ننانوے ہوگئے اور سو پورا کرنے کے لئے:

”لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْـدَهُ لَاشَـرِيْکَ لَـهُ، لَـهُ الْمُلْکُ وَ لَـهُ الْـحَـمْـدُ، وَ هُـوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ“ (تنہا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، ان کا کوئی شریک نہیں، ان ہی کے لئے بادشاہت ہے اوران ہی کے لئے ساری تعریفیں ہیں، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والے ہیں۔) اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، اگر چہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں“۔اس کوامام مسلم (۵۹۷) نے روایت کیا ہے۔

۱۲۱-انہی سے روایت ہے کہ: ”غریب صحابہ کرام نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ: مال دار سارے بلند درجات اور دائمی نعمتیں لے گئے، وہ بھی ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں اور ہماری طرح روزے رکھتے ہیں، اوران کے پاس جوزائد مال ہیں ان سے حج، عمرہ، صدقہ اور جہاد کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں وہ طریقہ نہ بتاؤں جس کواپنا کرتم ان لوگوں کے مرتبوں کوپہنچ جاؤ جوتم سے آگے بڑھ چکے ہیں اور تمہارے بعد والوں میں سے کوئی تمہیں نہ پاسکے، اورتم ان سب سے بہتر ہوجاؤ جن کے درمیان تم رہتے ہوسوائے

ان کے جو اسی طرح کا عمل کریں، ہر نماز کے بعد تینتیس، تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہو"۔ اس کو امام بخاری (۸۴۳) اور امام مسلم (۵۹۵) نے روایت کیا ہے۔

۱۲۲- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "دو چیزیں ایسی ہیں کہ جو مسلمان بندہ ان کی پابندی کرے گا جنت میں داخل ہو جائے گا، وہ بہت آسان ہیں لیکن اس کے باوجود ان کو کرنے والے بہت کم لوگ ہیں، ہر نماز کے بعد دس دس مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہے، یہ زبان سے ایک سو پچاس ہیں لیکن میزان میں ایک ہزار پانچ سو ہوں گے۔ اور دوسری چیز یہ ہے کہ جب لیٹے تو چونتیس مرتبہ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ اور تینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے، یہ زبان سے ایک سو ہوئے لیکن میزانِ (عمل) میں ایک ہزار ہوں گے، میں نے اچھی طرح دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ انہیں اپنے دستِ مبارک پر گِن رہے تھے، صحابہ کرام نے دریافت کیا: اے اللہ کے

رسول، ان کے آسان ہونے کے باوجود ان کو کرنے والے کم کیوں ہیں؟ فرمایا: سوتے وقت شیطان آتا ہے اور تم کو اس تسبیح کے ادا کرنے سے پہلے سلا دیتا ہے، اور نماز میں اس کو ادا کرنے سے پہلے کوئی ضرورت یاد دلا دیتا ہے"۔اس کو امام ابو داود(۵۰۶۵) اور امام ترمذی (۳۴۱۰) نے روایت کیا ہے۔

۱۲۳-حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ" رسول اللہ ﷺ نے مجھے ہر نماز کے بعد معوذات (سورہِ فلق اور سورہَ ناس) پڑھنے کا حکم دیا"۔اس کو امام ابوداود (۱۵۲۳) اور امام نسائی (۱۳۳۶) نے روایت کیا ہے۔

۱۲۴-حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے اسے جنت میں داخل ہونے سے صرف موت نے ہی روک رکھا ہے۔(یعنی مرتے ہی جنت میں داخل ہوجایگا)" اس کو امام نسائی نے عمل الیوم واللیة (۱۰۰) میں روایت کیا ہے۔

۱۲۵- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ''ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''اے معاذ، اللہ تعالی کی قسم میں تم سے محبت رکھتا ہوں، اے معاذ، ہر نماز کے بعد یہ کہا کرو، ''اَللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلَى ذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ.'' (اے اللہ، اپنے ذکر، اپنے شکر اور اپنی بہترین بندگی کرنے میں میری مدد فرماتے رہئے)۔ اس کو امام ابوداود (۱۵۲۲) اور امام نسائی (۱۳۰۳) نے روایت کیا ہے۔

نمازِ وتر کی دعائے قنوت

۱۲۶- حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ چند کلمات سکھائے ہیں جو میں وتر میں کہتا ہوں: ''اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيْمَنْ هَدَيْتَ، وَ عَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا أَعْطَيْتَ، وَ قِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ، إِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ، وَ إِنَّهُ لَا يَذِلُّ

مَنْ وَالَيْتَ، وَ لَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَيْتَ."

(اے اللہ تعالی، جنہیں آپ نے راہِ راست دکھائی ان کے ساتھ مجھے بھی راہِ راست دکھایئے، اور جنہیں آپ نے عافیت سے نوازا ان کے ساتھ مجھے بھی عافیت سے نوازیئے، اور جن کے آپ کارساز ہوئے ان کے ساتھ میری بھی کارسازی فرمایئے، اور جو کچھ مجھے عطا فرمایا اس کو میرے لئے مبارک فرمایئے، اور آپ نے جو فیصلے فرمائے ہیں ان کے شر سے میری حفاظت فرمایئے، بے شک آپ ہی فیصلے فرماتے ہیں، آپ کے خلاف فیصلے نہیں کئے جاسکتے، اور جن سے آپ محبت رکھیں انہیں کوئی ذلیل نہیں کرسکتا اور جن سے آپ کی عداوت ہو انہیں کوئی عزت نہیں دے سکتا، اے ہمارے رب، آپ بہت بابرکت اور بہت بلند ہیں)۔اس کو امام ابو داود (۱۴۲۵) اور امام نسائی (۱۷۴۵) نے روایت کیا ہے۔

استخارہ کی دعا

۱۲۷- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں معاملات میں (اللہ تعالی سے) بھلائی طلب کرنے کا طریقہ اسی طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن مجید کی سورت کی تعلیم دیتے تھے، آپ فرماتے تھے: ''جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نفل پڑھے اور یہ دعا کرے: ''اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَاأَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ مَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ–أَوْ قَالَ: عَاجِلِ أَمْرِيْ وَآجِلِهٖ– فَاقْدُرْهُ لِيْ وَ يَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ مَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ –أَوْ قَالَ: عَاجِلِ أَمْرِيْ وَآجِلِهٖ– فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ، ثُمَّ

أَرْضِنِيْ بِهِ. قال: و يسمي حاجته" (اے اللہ، میں آپ کے علم کے وسیلہ سے آپ سے بھلائی کا طلب گار ہوں، اور آپ کی قدرت کے واسطے سے آپ سے قدرت چاہتا ہوں، اور آپ سے آپ کے فضلِ عظیم کا سوالی ہوں، بے شک آپ ہی قدرت والے ہیں، اور میں بے بس ہوں، اور آپ واقف ہیں اور میں ناواقف ہوں، اور آپ پوشیدہ باتوں سے باخبر ہیں، اے اللہ، آپ کے علم کی رو سے اگر یہ کام میرے لئے دینی، دنیوی اور انجام کے اعتبار سے - یا یہ فرمایا کہ: دنیا و آخرت کے لحاظ سے - میرے لئے بہتر ہے تو اس کو میری تقدیر میں لکھ دیجئے اور اسے میرے لئے آسان فرمایئے اور اس میں مجھے برکت عطا کیجئے، اور آپ کے علم کی رو سے اگر یہ کام میرے لئے دینی، دنیوی اور انجام کے اعتبار سے - یا یہ فرمایا: میرے لئے دنیا و آخرت کے پہلو سے - شر ہے تو مجھے اس سے پھیر دیجئے، اور اسے مجھ سے پھیر دیجئے، اور خیر کو جہاں کہیں ہو میرے لئے مقدر فرما دیجئے، پھر مجھے اس سے راضی کر دیجئے۔) اور فرمایا کہ: (اس کام کی جگہ) اپنے مطلوبہ کام یا ضرورت کا ذکر کرے"۔ اس کو امام بخاری (۱۱۶۶) نے روایت کیا ہے۔

پریشانی اور رنج وغم (کو دور کرنے) کی دعائیں

۱۲۸-حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مصیبت میں یہ فرمایا کرتے: "لَا إِلٰـــــهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَ رَبُّ الْأَرْضِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ." (عظیم اور بردبار اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، عرشِ عظیم کے مالک اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں، آسمانوں اور زمین اور عرشِ کریم کے پروردگار اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں)۔اس کو امام بخاری (۶۳۴۶) اور امام مسلم (۲۷۳۰) نے روایت کیا ہے۔

۱۲۹-حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "حَسْبُنَـــا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ" (ہمارے لئے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہیں اور وہ کیا ہی خوب کارساز ہیں)۔ آگ میں ڈالے جانے پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہی فرمایا تھا اور یہی حضرت محمد ﷺ نے اس وقت فرمایا تھا

جب لوگوں نے یہ خبر دی کہ ﴿إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ﴾ [آلِ عمران : ۱۷۳]

(کافروں نے تمہارے مقابلہ پر لشکر جمع کر لئے ہیں، تم ان سے خوف کھاؤ تو اس نے انہیں ایمان میں اور بڑھا دیا، اور کہنے لگے ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہت خوب کارساز ہے)۔ اس کو امام بخاری (۴۵۶۳) نے روایت کیا ہے۔

۱۳۰- حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں جنہیں تم مصیبت میں کہا کرو، وہ یہ ہیں: ''اَللّٰهُ رَبِّيْ، اَللّٰهُ رَبِّيْ، لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا.'' (اللہ تعالی ہی میرے رب ہیں، اللہ تعالی ہی میرے رب ہیں، میں انکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کرتی ہوں)۔ اس کو امام ابوداود (۱۵۲۵) اور امام ابنِ ماجہ (۳۸۸۲) نے روایت کیا ہے۔

۱۳۱- حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مصیبت زدہ کی دعائیں یہ ہیں: ''اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ

أَرْجُوْ، فَلَا تَكِلْنِيْ إِلَى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَ أَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّاأَنْتَ." (اے اللہ، میں آپ کی رحمت کا امیدوار ہوں، لہذا مجھے ایک پل جھپکنے بھر بھی اپنے نفس کے حوالہ نہ کیجئے، اور میرے تمام معاملات درست فرمادیجئے، آپ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں)۔اس کو امام ابوداود (۵۰۹۰) نے روایت کیا ہے۔

۱۳۲- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "حضرت یونس علیہ السلام (ذوالنون) نے مچھلی کے پیٹ میں جو دعا مانگی تھی وہ یہ ہے: "لَا إِلٰهَ إِلَّاأَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ" (آپ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، آپ پاک ہیں، بے شک میں ظالموں میں سے تھا)۔جو مسلمان جب بھی کسی معاملہ میں اس کے ذریعہ دعا کرے گا اللہ تعالی اس کی دعا قبول فرمائیں گے"۔اس کو امام ترمذی (۳۵۰۵) نے روایت کیا ہے۔

۱۳۳- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب بھی کوئی بندہ جو کسی فکر یا غم میں

مبتلا ہو یہ کہے : " اَللّٰھُمَّ إِنِّي عَبْدُکَ ، وَابْنُ عَبْدِکَ،وَابْنُ أَمَتِکَ، نَاصِیَتِي بِیَدِکَ، مَاضٍ فِيَّ حُکْمُکَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُکَ، أَسْئَلُکَ بِکُلِّ اسْمٍ هُوَ لَکَ، سَمَّیْتَ بِهٖ نَفْسَکَ، أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِيْ کِتَابِکَ، أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِکَ، أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرآنَ رَبِیْعَ قَلْبِيْ ، وَنُوْرَ صَدْرِيْ،وَجَلاءَ حُزْنِيْ، وَذَهَابَ هَمِّيْ." (اے اللہ، بے شک میں آپ کا بندہ ہوں،آپ کے بندے کا بیٹا ہوں،اور آپ کی باندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی آپ کے ہاتھ میں ہے، مجھ پر آپ کا حکم نافذ ہے،اور میرے بارے میں آپ کا فیصلہ عین انصاف ہے، میں آپ سے آپ کے ہر اس نام کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جو آپ نے اپنی ذات کے لئے رکھے، یا اپنی کتاب میں نازل فرمائے، یا اپنی کسی مخلوق کو سکھائے، یا اپنے پاس علمِ غیب میں اسے محفوظ رکھے ہیں، کہ قرآن مجید کو میرے دل کی بہار،اور میرے سینے کا نور،اور میرے غم کو دور کرنے والا، اور میری فکر کو ہٹا دینے والا بنا دیجئے۔) تو اللہ تعالی اس کی فکر کو دور فرما دیتے ہیں اور اس کے غم کو

خوشی میں بدل دیتے ہیں، صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول، ہمیں یہ کلمات سیکھنے چاہئیے، فرمایا: ہاں، جو انہیں سنے اسے چاہئے کہ وہ انہیں سیکھ لے"۔ اس کو امام احمد (۳۹۱،۴۵۲/۱) نے روایت کیا ہے۔

دشمن سے مقابلہ ہو تو کیا کہیں؟

۱۳۴- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنگ کرتے وقت یہ دعا مانگتے: "اَللّٰهُمَّ أَنْتَ عَضُدِيْ، وَنَصِيْرِيْ، بِكَ أَحُولُ وَبِكَ أَصُوْلُ، وَبِكَ أُقَاتِلُ." (اے اللہ، آپ ہی میرے حامی و مددگار ہیں، آپ ہی سے میں قوت حاصل کرتا ہوں، اور آپ ہی کی مدد سے حملہ کرتا ہوں، اور آپ ہی کی نصرت سے جنگ کرتا ہوں)۔ اس کو امام ابوداود (۲۶۳۲) اور امام ترمذی (۳۵۸۴) نے روایت کیا ہے۔

۱۳۵- حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب کسی قوم سے اندیشہ محسوس کرتے تو فرماتے: "اَللّٰهُمَّ إِنَّا

نَجْعَلُکَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ" (اے اللہ ہم آپ کو ان کے مقابلہ میں کرتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے آپ کی پناہ میں آتے ہیں)۔ اس کو امام ابوداود (۱۵۳۷) نے روایت کیا ہے۔

مصیبت کے وقت کیا کہیں؟

فرمانِ باری تعالی ہے: ﴿وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۣ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ﴾ [البقرة: ۱۵۵-۱۵۷] (اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے جنہیں جب کبھی کوئی مصیبت آتی ہے تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم تو خود اللہ تعالی کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، ان پر ان کے رب کی نوازشیں اور رحمتیں ہیں، اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں)۔

۱۳۶- ام المومنین حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا: "جو مصیبت زدہ بندہ مصیبت کے وقت یہ کہے: "إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ

أُجُرْنِي فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا" (بے شک ہم اللہ تعالی ہی کے ہیں اور ہمیں انہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، اے اللہ، مجھے میری اس مصیبت کا اجر عطا فرمایئے، اور مجھے اس کا اس سے بہتر بدلہ عطا فرمایئے ۔) اس کو اللہ تعالی اس مصیبت پر اجر عطا فرماتے ہیں اور اس سے بہتر بدلہ نصیب فرماتے ہیں، حضرت امّ سلمہ فرماتی ہیں کہ جب (میرے شوہر) حضرت ابوسلمہ کا انتقال ہوا تو میں نے ویسے ہی کہا جیسا کہ نبی ﷺ نے حکم دیا تھا تو اللہ تعالی نے مجھے ابوسلمہ سے بہتر بدل یعنی نبی ﷺ عطا فرمایا"۔ اس کو امام مسلم (۹۱۸) نے روایت کیا ہے۔

۱۳۷- حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مومن کا معاملہ بھی بڑا عجیب ہے، اس کے معاملہ میں ہر طرح سے بھلائی ہوتی ہے اور یہ خصوصیت صرف مومن ہی کی ہے۔ اگر اسے خوشی حاصل ہوتی ہے تو اس پر شکر گذار ہوتا ہے اور یہ اس کے لئے بہتر ہے، اور اگر اسے تکلیف پہنچتی ہے تو اس پر صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے لئے بہتر ہے"۔ اس کو امام مسلم (۲۹۹۹) نے روایت کیا۔

قرض دار کیا کہے؟

۱۳۸- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مکاتب (وہ غلام جس کا اپنے آقا سے ایک مقررہ رقم ادا کرنے پر آزاد کردینے کا وعدہ ہو) ان کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں اپنی طے شدہ رقم ادا کرنے سے قاصر ہوں لہذا میری مدد فرمایئے، حضرت علی نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ دعا نہ سکھاؤں جو اللہ کے رسول نے مجھے سکھائی تھی، اگر تمہارے اوپر ثبیر نامی پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو تو اللہ تعالی اس کی بھی ادائیگی کی صورت پیدا فرمادیں گے، آپ نے فرمایا: یہ دعا کرو: "اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ" (اے اللہ، اپنے حلال کے ذریعہ اپنے حرام سے مجھے بے نیاز کر دیجیے، اور اپنے فضل کے ذریعہ دوسروں سے مستغنی فرمادیجیے)۔ اس کو امام ترمذی (۳۵۶۳) نے روایت کیا ہے۔

شیطان کو بھگانے والے اذکار

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۙ وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴾ [المؤمنون:۹۷،۹۸] (اور دعا کریں کہ اے میرے پروردگار، میں شیطان کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور اے رب، میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آجائیں)۔

اور ارشادِ ربانی ہے: ﴿ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴾ [فصلت:۳۶] (اور اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آئے تو اللہ کی پناہ طلب کرو، یقیناً وہ بہت ہی سننے والا، جاننے والا ہے)۔

۱۳۹- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اذان ہوتی ہے تو شیطان ہوا خارج کرتے ہوئے بھاگنے لگتا ہے، یہاں تک کہ اس کو اذان نہ سنائی دے،

پھر جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو لوٹ آتا ہے، یہاں تک کہ جب اقامت کہی جاتی ہے تو پھر بھاگنے لگتا ہے، پھر جب اقامت ختم ہو جاتی ہے تو لوٹ آتا ہے"۔ اس کو امام بخاری (۶۰۸) اور امام مسلم (۳۸۹) نے روایت کیا ہے۔

۱۴۰- حضرت سہیل سے روایت ہے کہ مجھے میرے والد نے بنو حارثہ کے پاس بھیجا، میرے ساتھ ایک نوجوان ساتھی بھی تھا، اچانک ایک باغ سے کسی نے اس کو نام لے کر بلایا، میرے ساتھی نے باغ میں جھانک کر دیکھا تو کوئی نہ تھا، میں نے اپنے والد کو ماجرا سنایا تو کہنے لگے: اگر مجھے اندازہ ہوتا کہ تمہارے ساتھ ایسا ہوگا تو میں تمہیں نہ بھیجتا، البتہ (آئندہ) جب تم کسی کو (اس طرح) بلاتے سنو تو اذان کہنی شروع کردو، کیونکہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان بیان کرتے سنا ہے کہ: "جب اذان دی جاتی ہے تو شیطان بہت تیز (ہوا خارج کرتے ہوئے) بھاگنے لگتا ہے"۔ اس کو امام مسلم (۳۸۹) نے روایت کیا ہے۔

۱۴۱- حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ :

''رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے لگے، درمیان میں ہم نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: ''أَعُوْذُ بِاللهِ مِنْکَ'' (میں تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں)۔ پھر تین مرتبہ فرمایا: '' أَلْعَنُکَ بِلَعْنَةِ اللهِ'' (میں تم پر اللہ کی لعنت بھیجتا ہوں۔) اور دستِ مبارک کو پھیلایا گویا آپ کسی چیز کو پکڑ رہے ہیں، جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول، (آج) ہم نے آپ کو نماز میں ایسی باتیں فرماتے سنا جو اس سے پہلے کبھی نہیں سنی تھیں اور آپ کو اپنا دستِ مبارک پھیلاتے دیکھا؟ فرمایا: اللہ تعالی کا دشمن ابلیس ایک انگارہ لے کر آیا تا کہ اسے میرے چہرہ پر دے مارے، تو میں نے تین بار کہا: ''أَعُوْذُ بِاللهِ مِنْکَ''، پھر میں نے کہا: ''أَلْعَنُکَ بِلَعْنَةِ اللهِ التَّامَّةِ'' (میں تجھ پر اللہ تعالی کی مکمل لعنت بھیجتا ہوں۔) تب بھی وہ تینوں بار پیچھے نہیں ہٹا، تو پھر میں نے اس کو پکڑ لینا چاہا، اور اللہ کی قسم، اگر ہمارے بھائی حضرت سلیمان کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح تک یہاں بندھا ہوتا، مدینہ کے بچے اس سے کھیلتے''۔ اس کو امام مسلم (۵۴۲) نے روایت کیا ہے۔

۱۴۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور کہنے لگتا ہے: یہ کس نے پیدا کیا؟ وہ کس نے پیدا کیا؟ یہاں تک کہ یہ سوال بھی دل میں ڈال دیتا ہے کہ: تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا؟ جب یہاں تک معاملہ پہنچ جائے تو چاہئے کہ اللہ تعالی سے پناہ مانگے اور رک جائے''۔ اس کو امام بخاری (۳۲۷۶) اور امام مسلم (۱۳۵) نے روایت کیا ہے۔

۱۴۳- حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور بیان کیا کہ اے اللہ کے رسول، شیطان میرے اور میری نماز اور قرأت کے درمیان حائل ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ مجھے شک میں ڈال دیتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ خِنْزَب نامی شیطان ہے، جب تمہیں اندازہ ہو کہ وہ آیا ہے تو اس سے اللہ تعالی کی پناہ مانگو اور اپنے بائیں جانب تین مرتبہ (ہلکے سے) تھوک دو، حضرت عثمان نے بیان کیا کہ: میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالی نے اسے مجھ سے دور کر دیا''۔ اس کو امام مسلم (۲۲۰۳) نے روایت کیا ہے۔

۱۴۴- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب رات کا اندھیرا چھانے لگے تو بچوں کو روکو، (گھروں میں رکھو) اس لئے کہ اس وقت شیطان پھیلنا شروع ہوتے ہیں، جب رات کا کچھ حصہ گذر جائے تو انہیں چھوڑ دو، اور اپنا دروازہ بند کر کے اللہ تعالی کا نام لو، اور چراغ بجھا دو، اور اس پر اللہ تعالی کا نام لو، اور اللہ تعالی کا نام لے کر اپنا مشکیزہ باندھ دو، اور اللہ کا نام لے کر اپنے برتن ڈھانک دو، (اگر ڈھکن نہ ملے تو) اس پر کوئی چیز آڑی رکھ دو''۔ اس کو امام بخاری (۳۲۸۰) اور امام مسلم (۲۰۱۲) نے روایت کیا ہے۔

بیمار پر دم کیسے کریں؟

۱۴۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوتے تو معوذات (سورۂ فلق اور سورۂ ناس) پڑھ کر اپنے آپ پر دم کرتے اور پھونکتے، جب آپ کی تکلیف بہت بڑھ گئی تو میں ان سورتوں کو پڑھ کر آپ کا دستِ مبارک برکت کی امید

رکھتے ہوئے آپ کے جسم پر پھیرتی''۔ اس کو امام بخاری (۵۰۱۶) اور امام مسلم (۲۱۹۲) نے روایت کیا ہے۔

۱۴۶- حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے جسم میں ہونے والے اس درد کا ماجرا کہا جو قبولِ اسلام کے وقت سے انہیں ہونے لگا تھا، تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اپنے جسم کے دکھتے حصہ پر ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ بسم اللہ کہو، اور سات مرتبہ کہو: ''أَعُوذُ بِاللّٰہِ وَ قُدْرَتِہِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَ أُحَاذِرُ'' (اس برائی سے جو مجھے محسوس ہوتی ہے اور جس کا مجھے اندیشہ ہے اللہ تعالی اور اس کی قدرت کی پناہ میں آتا ہوں)۔ اس کو امام مسلم (۲۲۰۲) نے روایت کیا ہے۔

۱۴۷- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور فرمایا: ''اے محمد، کیا آپ بیمار ہیں؟ آپ نے جواب دیا: ہاں، فرمایا: '' بِسْمِ اللّٰہِ أَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْکَ، مِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَیْنِ حَاسِدٍ، اللّٰہُ

یَشْفِیْکَ، بِسْمِ اللہِ أَرْقِیْکَ '' (میں اللہ کے نام سے آپ پر دم کرتا ہوں، ہر تکلیف دہ چیز سے، ہر حاسد کی بری نظر اور ہر نفس کی برائی سے، اللہ تعالی آپ کو شفا عطا فرمائے گا، میں اللہ کے نام سے آپ پر دم کرتا ہوں)۔اس کو امام مسلم (۲۱۸۶) نے روایت کیا ہے۔

۱۴۸- حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک دیہاتی صحابی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، فرمایا کہ: آپ ﷺ جب کسی کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تو فرماتے: ''لَا بَأْسَ طَھُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰہُ'' (گھبراؤ نہیں، ان شاء اللہ تمہارے لئے (گناہوں سے) پاکی کا باعث ہوگا۔) جب آپ نے دیہاتی صحابی سے یہی کلمات فرمائے تو وہ کہنے لگا: طَھُورٌ، (پاکی کا باعث) جی نہیں، یہ تو تپتا بخار ہے، ایسے بوڑھے کھوسٹ پر جسے یہ قبر تک پہنچا کر دم لے گا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا تب تو ایسا ہی ہو''۔اس کو امام بخاری (۵۶۵۶) نے روایت کیا ہے۔

۱۴۹-حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے گھر کے بعض افراد پر دم کرتے تو اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے جاتے اور فرماتے: ''اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ، أَذْھِبِ الْبَأْسَ، وَاشْفِهِ، وَ أَنْتَ الشَّافِيْ، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُکَ، شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا'' (اے اللہ، لوگوں کے رب، تکلیف کو دور فرمایئے اور اسے شفاء سے نوازیئے، اور آپ ہی شفا عطا کرنے والے ہیں، آپ کے سوا کسی کی شفا نہیں، ایسی شفاء عطا فرمایئے، جو کسی بیماری کو نہ چھوڑے)۔ اس کو امام بخاری (۵۷۴۳) اور امام مسلم (۲۱۹۱) نے روایت کیا ہے۔

۱۵۰-حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو کسی ایسے بیمار کی عیادت کرے جو مرض الموت میں نہ مبتلا ہو پھر سات بار یہ کہے: ''أَسْأَلُ اللہَ الْعَظِیْمَ، رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، أَنْ یَشْفِیَکَ.'' (میں عظمت والے اللہ تعالی سے، جو عرشِ عظیم کے رب ہیں، یہ سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفا عطا فرمائے۔) تو اللہ تعالی اس بیمار کو بیماری سے عافیت عطا فرما دیتے ہیں۔ اس کو امام ابو داود (۳۱۰۶) اور امام ترمذی (۲۰۸۳) نے روایت کیا ہے۔

۱۵۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ بیمار سے فرماتے: "بِسْمِ اللهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا، يُشْفَى سَقِيْمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا." (اللہ تعالی کے نام سے، ہماری زمین کی مٹی، ہم میں سے کسی ایک کے تھوک سے، ہمارے بیمار کو شفاء ہوگی، ہمارے پروردگار کے حکم سے)۔ اس کو امام بخاری (۵۷۴۵) اور امام مسلم (۲۱۹۴) نے روایت کیا ہے۔

۱۵۲- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ کرام ایک مرتبہ سفر میں تھے، یہاں تک کہ انہوں نے ایک عرب قبیلہ کے یہاں پڑاؤ ڈالا اور ان لوگوں سے میزبانی کی درخواست کی، انہوں نے میزبانی کرنے سے انکار کردیا، پھر قبیلہ کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا تو قبیلہ والوں نے ہر تدبیر آزمالی، لیکن اس سے آرام نہ ہوتا تھا، ان میں سے کسی نے کہا: تم اس قافلہ کے پاس جا کر دیکھو، ہوسکتا ہے انہیں کوئی تدبیر آتی ہو، تو وہ صحابہ کرام کے پاس آئے اور کہا: لوگو، ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس

لیا ہے، ہم نے ہر کوشش کر لی لیکن کوئی کارگر نہیں ہوئی، کیا تمہارے پاس کوئی طریقہ ہے؟ تو ان میں سے ایک نے کہا: اللہ کی قسم، میں اس پر دم کرنے والا ہوں، لیکن اللہ تعالی کی قسم، ہم نے تم سے میزبانی کی درخواست کی تو تم نے قبول نہیں کی، لہذا اب میں تمہارے لئے اس وقت تک دم نہیں کروں گا جب تک تم ہمیں اجرت نہ دو، انہوں نے بھیڑوں کے ایک ریوڑ پر بات طے کر لی تو وہ صحابی گئے اور سورہٗ فاتحہ: "اَلْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ" پڑھ کر اس پر (ہلکے سے تھوک کے ساتھ) پھونکنے لگے، یہاں تک کہ وہ چنگا ہو گیا، اور ایسے چلنے لگا جیسے کہ اسے کبھی کوئی روگ ہی نہیں تھا، حضرت ابوسعید نے فرمایا: تو اس قبیلہ والوں نے ان صحابہ کرام کو طے شدہ اجرت دے دی، ان میں سے ایک نے کہا: اسے آپس میں تقسیم کر لو، تو دم کرنے والے نے کہا: تقسیم نہ کرو یہاں تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ کر آپ کو سارا معاملہ نہ بتا دیں، پھر یہ دیکھ لیں کہ آپ کیا حکم فرماتے ہیں، پھر جب وہ رسول اللہ کے پاس پہنچے اور آپ سے سارا ماجرا سنایا تو آپ نے فرمایا: تمہیں کیسے

پتہ کہ سورۂ فاتحہ رُقیہ (پڑھ کر پھونکنے کی چیز) ہے؟ تم لوگوں نے ٹھیک کیا، اسے تقسیم کرلو اور اپنے ساتھ میرا بھی حصہ رکھو"۔ اس کو امام بخاری (۵۷۴۹) اور امام مسلم (۲۲۰۱) نے روایت کیا ہے۔

جاں کنی میں مبتلا شخص کیا کہے؟

۱۵۳- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اپنے مرنے والوں کو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تلقین کرو"۔ اس کو امام مسلم (۹۶۱) نے روایت کیا ہے۔

۱۵۴- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے مرتے وقت آخری بات لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہی وہ جنت میں داخل ہوگیا"۔ اس کو امام ابوداود (۱۵۳۷) نے روایت کیا ہے۔

۱۵۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے آپ ﷺ کے انتقال سے قبل جب آپ ﷺ ان کے سہارے تشریف فرما تھے، آپ کی طرف کان لگائے تو آپ کو یہ فرماتے سنا: اَللّٰھُمَّ

اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَأَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْأَعْلَى (اے اللہ، میری مغفرت فرما دیجئے، اور مجھ پر رحم فرمایئے، اور مجھے رفیقِ اعلی سے جا ملایئے)۔ اس کو امام بخاری (۴۴۴۰) اور امام مسلم (۲۴۴۴) نے روایت کیا ہے۔

تعزیت کے وقت کیا کہیں؟

۱۵۶- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک صاحبزادی نے آپ کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ میرا ایک فرزند فوت ہو چکا ہے لہذا آپ تشریف لائیں، تو آپ نے قاصد بھیجا کہ انہیں سلام کہے اور کہے: إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ، وَلَهُ مَا أَعْطَى، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى ''بے شک اللہ تعالی ہی کے لئے ہے جو وہ لے لیں، اور اللہ تعالی ہی کے لئے ہے جو وہ عطا فرمائیں، اور ہر چیز ان کے پاس ایک مقررہ مدت تک متعین ہے''۔ لہذا انہیں (صاحبزادیٔ رسول) کو چاہئے کہ وہ صبر کریں اور اللہ تعالی سے ثواب کی امید رکھیں''۔ اس کو امام بخاری (۱۲۸۴) اور امام مسلم (۹۲۳) نے روایت کیا ہے۔

نمازِ جنازہ کی دعائیں

۱۵۷-حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ''رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ نمازِ جنازہ پڑھائی تو میں نے آپ کی دعا یاد کرلی، آپ فرما رہے تھے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ، وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهٗ، وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهٖ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ ، وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ.'' (اے اللہ، اس کی مغفرت فرمایئے اور اس پر رحم فرمایئے، اور اسے عافیت عطا کیجیے، اور سے معاف فرمایئے، اور اس کی بہتر میزبانی کیجیے، اور اس کے داخل ہونے کی جگہ کشادہ فرمادیجیے، اور اسے پانی، برف اور اولے سے دھودیجیے، اور اسے گناہوں سے اس طرح صاف کردیجیے جس طرح

سفید کپڑے کو آپ نے میل کچیل سے صاف فرمایا ہے، اور اسے اس کے گھر کے بدلے اس سے بہتر گھر، اور اس کے رشتہ داروں کے عوض ان سے بہتر رشتہ دار، اور اس کی بیوی کے مقابلہ میں اس سے بہتر بیوی عنایت کیجئے، اور اسے جنت میں داخل فرمایئے، اور اسے قبر کے عذاب اور جہنم کے عذاب سے بچا لیجئے۔) حضرت عوف نے فرمایا: "یہاں تک کہ میں یہ تمنا کرنے لگا کہ کاش یہ مرنے والا میں ہوتا (جس کے لئے آپ نے یہ دعا مانگی ہے)"۔ اس کو امام مسلم (۹۶۳) نے روایت کیا ہے۔

۱۵۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازہ کی نماز پڑھائی تو یہ دعا کی: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا، وَ صَغِيْرِنَا وَ كَبِيْرِنَا، وَ ذَكَرِنَا وَ اُنْثَانَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهٖ عَلَى الْإِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيْمَانِ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ، وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ." (اے اللہ، ہمارے زندہ اور مردہ، ہمارے چھوٹے اور بڑے، ہمارے مرد اور عورت، ہمارے حاضر اور

غائب (سب) کی مغفرت فرمایئے، اے اللہ، ہم میں سے جسے آپ زندہ رکھیں اسے اسلام پر زندہ رکھئے، اور ہم میں سے جسے آپ وفات دیں اسے ایمان پر موت عنایت فرمایئے، اے اللہ، ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرمایئے، اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کر دیجئے)۔اس کو امام احمد (۳۶۸/۲) اور امام ترمذی (۱۰۲۴) نے روایت کیا ہے۔

میت کو دفن کرنے کے بعد کی دعا

۱۵۹-حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب میت کو دفنا چکتے تو وہاں کھڑے ہو جاتے اور فرماتے: اپنے بھائی کے لئے مغفرت طلب کرو، اور اس کے لئے ثابت قدمی کا سوال کرو، اس لئے کہ اب اس سے پوچھا جا رہا ہے"۔اس کو امام ابوداود (۳۲۲۱) نے روایت کیا ہے۔

قبرستان میں داخل ہونے کی دعا

۱۶۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت جبرئیل میرے پاس آئے اور کہا: یقیناً آپ کے پروردگار آپ کو حکم دے رہے ہیں کہ آپ بقیع والوں کے پاس جائیں اور ان کے لئے مغفرت مانگیں، حضرت عائشہ نے فرمایا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول، میں کیسے دعا مانگوں؟ فرمایا: "اَلسَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ." (شہرِ خموشاں میں آرام کرنے والے مسلمانوں اور مؤمنوں پر سلامتی ہو، اور اللہ تعالیٰ ہمارے اگلوں پچھلوں پر رحم فرمائے، اور یقیناً ہم بھی ان شاء اللہ تم سے آ ملنے والے ہیں)۔ اس کو امام مسلم (۹۷۴) نے روایت کیا ہے۔

۱۶۱- حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ انہیں تعلیم دیتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو یہ کہیں:
''اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ، أَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ.'' (شہرِ خموشاں میں آرام کرنے والے مسلمانو اور مؤمنو، تم پر سلامتی ہو، اور یقیناً ہم بھی تم سے آ ملنے والے ہیں، میں اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت کا طلب گار ہوں)۔ اس کو امام مسلم (۹۷۵) نے روایت کیا ہے۔

استسقاء (طلبِ بارش) کی دعا

۱۶۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:
''ایک شخص جمعہ کے دن منبر کے سامنے والے دروازے سے داخل ہوا، اس حال میں کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، وہ آپ کے سامنے آ کھڑا ہوا اور کہنے لگا، اے اللہ کے رسول، چوپایے

مر گئے، راستے مسدود ہو گئے، لہذا آپ اللہ تعالی سے دعا کیجئے کہ ہم پر بارش نازل فرمائیں، حضرت انس نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا کی: "اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا، اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا، اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا" (اے اللہ، ہم پر بارش برسایئے، اے اللہ، ہم پر بارش برسایئے، اے اللہ، ہم پر بارش نازل فرمایئے۔) حضرت انس کہتے ہیں کہ ہمیں آسمان پر کوئی بادل یا ابر کا ٹکڑا یا کوئی چیز دکھائی نہیں دے رہی تھی، حالانکہ ہمارے اور (کوہِ) سلع کے درمیان کوئی گھر بھی نہیں تھا، فرمایا: پھر اس (کوہِ سلع) کے پیچھے سے ڈھال کی مانند (گول اور گھنا) ایک بادل نمودار ہوا، پھر وہ آسمان کے بیچوں بیچ آ گیا اور پھیل گیا اور بارش شروع ہوگئی، فرمایا: اللہ تعالی کی قسم، پورا ہفتہ بھر ہم نے سورج نہیں دیکھا، پھر اگلے جمعہ اسی دروازے سے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے خطبہ کے دوران داخل ہوا اور آپ کے سامنے کھڑے ہو کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول، جانور مر گئے، اور راستے کٹ گئے، لہذا آپ اللہ تعالی سے دعا کیجئے کہ اسے روک دیں، فرمایا کہ رسول اللہ

ﷺ نے اپنے دونوں دستِ مبارک بلند کیے پھر دعا کی: "اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اَللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالْآجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ." (اے اللہ، ہمارے اطراف برسایئے، ہم پر نہ برسایئے، اے اللہ، ٹیلوں پر، جنگلوں پر، پہاڑیوں پر، وادیوں میں اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر بارش برسایئے۔) حضرت انس فرماتے ہیں: تو بارش (بالکل) رک گئی اور ہم دھوپ میں لوٹے، (راوی) شریک نے کہا: میں نے حضرت انس سے دریافت کیا: کیا دوبارہ آنے والا وہی پہلا شخص تھا، کہا: مجھے پتہ نہیں"۔ اس کو امام بخاری (۱۲۸۴) اور امام مسلم (۹۲۳) نے روایت کیا ہے۔

۱۶۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگوں نے آپ ﷺ سے بارش کی قلت کی شکایت کی، تو آپ نے حکم فرمایا تو آپ کے لئے عید گاہ میں منبر رکھا گیا اور لوگوں سے ایک دن طے کیا، جب وہ (نمازِ استسقاء) کے لئے نکلیں گے، حضرت عائشہ کہتی ہیں: جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو گیا تو آپ ﷺ نکلے، منبر پر تشریف فرما

ہوئے، اللہ تعالی کی بڑائی اور بزرگی بیان فرمائی، پھر فرمایا: تم لوگوں نے
اپنے علاقوں کی قحط سالی اور بارش کی اپنے وقت سے تاخیر کی شکایت کی،
اور اللہ تعالی نے تم کو دعا کا حکم دیا ہے اور تم سے قبول کرنے کا وعدہ کیا
ہے، پھر فرمایا: "﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ
مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۭ﴾ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ
اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْتَ الْغَنِيُّ وَ نَحْنُ الْفُقَرَاءُ، أَنْزِلْ عَلَيْنَا
الْغَيْثَ وَ اجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَ بَلَاغًا إِلَى حِيْنٍ" (ساری
تعریفیں اللہ تعالی ہی کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کے رب
ہیں، بہت مہربان اور بہت رحم کرنے والے ہیں، روزِ قیامت کے
مالک ہیں، اللہ تعالی کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، آپ ہی غنی ہیں اور ہم
سب حاجت مند، ہم پر بارش برسایئے، اور ہم پر جو برسائیں اسے قوت
اور ایک وقت تک پہنچنے کا ذریعہ بنایئے۔) پھر اپنے دونوں ہاتھ اتنے
بلند کئے کہ دونوں بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی، پھر لوگوں کی طرف

پشت پھیر لی اور ہاتھ اٹھائے ہوئے اپنی چادر کو تبدیل کیا، پھر لوگوں کی طرف رخ کیا، منبر سے اترے اور دو رکعتیں پڑھیں، اتنے میں اللہ تعالیٰ نے ایک بادل پیدا کیا وہ گرجنے اور چمکنے لگا، پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے برسنے لگا، یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنی مسجد بھی نہیں پہنچے تھے کہ پانی بہنے لگا، جب آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو جلدی جلدی بارش سے بچاؤ کے لئے کوئی جگہ تلاش کرتے دیکھا تو ہنس پڑے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دندانِ مبارک نظر آنے لگے اور فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہیں اور میں ان کا بندہ اور ان کا رسول ہوں''۔اس کو امام ابوداود (۱۱۷۳) نے روایت کیا ہے۔

۱۶۴-حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس چند عورتیں روتی ہوئی آئیں، (اور بعض روایتوں میں ہے کہ: میں نے آپ ﷺ کو اپنے دستِ مبارک انتہائی پھیلائے اور بلند کئے ہوئے دیکھا) تو آپ نے فرمایا: ''اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا ،

مَـرِيْئًا مَرِيْعًا، نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ، عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ." (اے اللہ، ہم پر فریادرسی کرنے والی، خوشگوار، سبزہ اگانے والی، مفید جو نقصان دہ نہ ہو، اور جلد نہ کہ دیر سے، بارش برسایئے)۔ حضرت جابر کہتے ہیں: تو ان پر خوب بارش ہونے لگی"۔ اس کو امام ابوداود (۱۱۷۳) نے روایت کیا ہے۔

۱۶۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب لوگ قحط سالی کا شکار ہوئے تو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس بن عبدالمطلب کی دعا کے ذریعہ بارش چاہی پھر فرمایا: اے اللہ، ہم آپ سے ہمارے نبی ﷺ کے وسیلہ سے بارش طلب کرتے تھے تو آپ ہم پر بارش برساتے تھے، اوراب ہم ہمارے نبی کے چچا کے وسیلہ سے مانگتے ہیں، لہذا آپ ہم پر بارش برسایئے، حضرت انس نے کہا: تو ان پر بارش ہوگئی"۔ اس کو امام بخاری (۱۰۱۰) نے روایت کیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فرمان: ''ہم آپ سے ہمارے نبی ﷺ کے وسیلہ سے بارش طلب کرتے تھے'' سے مراد ہے: ''آپ کی دعا سے'' [1] اس لئے کہ مخلوق کی ذات، یا ان کے مقام و مرتبہ کو وسیلہ بنانا شریعت میں جائز نہیں ہے۔

---

① بلاشبہ یہاں ''وسیلہ'' سے مراد دعا ہے، علامہ ابن حجر بخاری شریف کی شرح فتح الباری (۲/۴۹۷) میں لکھتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی دعا کے الفاظ یہ تھے ''اللهم إنه لم ينزل بلاء إلا بذنب ، ولم يكشف إلا بتوبة ، وقد توجّه القومُ بي إليك لمكاني من نبيك ، وهذه أيدينا إليك بالذنوب، ونواصينا إليك بالتوبة ، فاسقنا الغيث '' اے باری تعالی، یقیناً گناہوں کی وجہ ہی سے مصیبتیں نازل ہوتی ہیں، اور انھیں ٹالنے کے لئے توبہ کے سوا اور کوئی راستہ نہیں ، اور یہ لوگ نبی ﷺ کا چچا ہونے کی وجہ سے مجھے آگے کر رہے ہیں، یہ ہمارے گناہگار ہاتھ آپ کے حضور اٹھے ہوئے ہیں اور ہماری پیشانیاں ندامت کے ساتھ آپ کے آگے جھکی ہوئی ہیں، باری تعالی، باران رحمت نازل فرمایئے. (شعبۂ علمی امور)۔

جب آندھی چلے تو کیا کہا جائے؟

۱۶۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: ''جب آندھی چلتی تو نبی کریم ﷺ فرماتے: ''اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُکَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ مَافِيْهَا، وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا فِيْهَا، وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ.'' (اے اللہ، میں آپ سے اس کی بھلائی، اور اس میں جو ہے اس کی بھلائی، اور جس بھلائی کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اس کا سوال کرتا ہوں، اور اس کے شر سے، اور اس میں جو ہے اس کے شر سے، اور جس شر کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اس سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں)۔ اس کو امام مسلم (۸۹۹) نے روایت کیا ہے۔

۱۶۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''ہوا اللہ تعالی کی رحمت میں سے ہے، کبھی رحمت لے کر آتی ہے اور کبھی عذاب لاتی ہے، لہذا جب تم اسے دیکھو تو اسے برا بھلا نہ کہو، بلکہ اللہ تعالی سے اس کی بھلائی مانگو، اور اس کے شر سے اللہ تعالی کی پناہ چاہو''۔ اس کو امام ابوداود (۵۰۹۷) نے روایت کیا ہے۔

بادل کی گرج سن کر کیا کہا جائے؟

۱٦٨-حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ جب بادل کی گرج سنتے تو گفتگو چھوڑ دیتے اور فرماتے: "سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ" (وہ ذات پاک ہے گرج جس کی تعریف کے ساتھ پاکی بیان کرتی ہے اور جس کے ڈر سے فرشتے اس کی تعریف کے ساتھ پاکی بیان کرتے ہیں)۔ اس کو امام مالک نے موطأ (۱٨۲۲) اور امام بخاری نے الأدب المفرد (۷۲۳) میں روایت کیا ہے۔

بارش برستے وقت کیا کہا جائے؟

۱٦۹-حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بارش دیکھتے تو فرماتے: "اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا" (اے اللہ، اسے فائدہ مند بارش بنائیے)۔ اس کو امام بخاری (۱۰۳۲) نے روایت کیا ہے۔

سورج یا چاند گرہن پر کیا کہا جائے؟

۱۷۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''یقیناً چاند اور سورج اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، کسی کے مرنے سے انہیں گرہن لگتا ہے نہ کسی کے جینے سے، لہذا جب تم گہن دیکھو تو اللہ تعالی سے دعا کرو اسکی بڑائی بیان کرو اور نماز پڑھو اور صدقہ کرو''۔ اس کو امام بخاری (۱۰۴۴) اور امام مسلم (۹۰۱) نے روایت کیا ہے۔

۱۷۱- حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ''نبی کریم ﷺ قیامت کے قائم ہوجانے کے ڈر سے گھبرائے ہوئے کھڑے ہوئے، پھر مسجد آئے اور نماز پڑھی اور اتنے لمبے قیام، رکوع اور سجدہ فرمائے کہ میں نے کبھی اتنے لمبے نہیں دیکھے تھے اور فرمایا: یہ اللہ کی طرف سے بھیجی ہوئی نشانیاں ہیں ان کا کسی کے مرنے اور جینے سے کوئی تعلق نہیں، بلکہ ان کے ذریعے اللہ تعالی اپنے بندوں کو

ڈراتا ہے، لہذا جب بھی تم ایسا معاملہ دیکھو تو اللہ تعالی کے ذکر اور دعا واستغفار کی طرف لپکو"۔ اس کو امام بخاری نے (۱۰۵۹) اور امام مسلم (۹۱۲) نے روایت کیا ہے۔

چاند دیکھتے وقت کیا کہا جائے؟

۱۷۲- حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب چاند دیکھتے تو فرماتے: "اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالإِيْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالإِسْلَامِ، رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ" (اے اللہ، اسے ہم پر برکت، ایمان اسلام اور سلامتی کے ساتھ طلوع فرمایئے (اے چاند) اللہ تعالی ہی میرے اور تیرے رب ہیں)۔ اس کو امام ترمذی نے (۳۴۵۱) روایت کیا ہے۔

روزہ افطار کے بعد کی دعا

۱۷۳- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ جب روزہ افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے: "ذَهَبَ الظَّمَأُ

وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ، وَ ثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ" (پیاس ختم ہوگئی، رگیں تر ہوگئیں ، اوران شاء اللہ ثواب بھی ملے گا)۔ اس کو امام ابو داود (۲۳۵۷) نے روایت کیا ہے۔

لیلۃ القدر کی دعا

۱۷۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے دریافت کیا کہ: "اے اللہ کے رسول، اگر مجھے پتہ چل جائے کہ شبِ قدر کون سی ہے تو میں کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا: کہو: "اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ" (اے اللہ، بے شک آپ معاف فرمانے والے ہیں، معافی کو پسند کرتے ہیں، لہذا مجھے معاف کردیجئے)۔ اس کو امام ترمذی (۳۵۱۳) اورامام ابنِ ماجہ (۳۸۵۰) نے روایت کیا ہے۔

سوار ہونے اور سفر کی دعائیں

۱۷۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ''جو شخص سفر کا ارادہ کرے وہ اپنے پیچھے رہ جانے والوں سے یہ کہہ کر رخصت ہو: ''أَسْتَوْدِعُكُمُ اللهَ الَّذِي لَا تَضِيعُ وَدَائِعُهُ'' (میں تمہیں اس اللہ تعالیٰ کی امانت میں چھوڑ کر جا رہا ہوں جس کے پاس رکھی جانے والی امانتیں ضائع نہیں ہوتیں)۔

اس کو امام ابنِ ماجہ (۲۸۲۵) اور امام طبرانی (۸۲۳) نے روایت کیا ہے۔

۱۷۶- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص سفر کرنا چاہتا تو وہ اس سے فرماتے: قریب آؤ تاکہ میں تمہیں اسی طرح رخصت کروں جس طرح رسول ﷺ ہمیں رخصت کیا کرتے تھے: ''أَسْتَوْدِعُ اللهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ'' (میں تمہارے دین، تمہاری امانت اور تمہارے خاتمہ کو اللہ تعالیٰ کی امانت میں دیتا ہوں)۔ اس کو امام ترمذی (۳۴۴۳) نے روایت کیا ہے۔

۱۷۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول، میں سفر پر جا رہا ہوں، لہذا مجھے نصیحت فرما دیجئے، ارشاد فرمایا: اللہ کا تقوی اختیار کرو، اور ہر بلندی پر اللہ اکبر کہا کرو، جب وہ چلا گیا تو فرمایا: "اَللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ الْأَرْضَ، وَ هَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ." (اے اللہ، اس کے لئے زمین کو لپیٹ دیجئے اور سفر کو اس پر آسان فرما دیجئے)۔ اس کو امام ترمذی (۳۴۴۵) اور امام ابنِ ماجہ (۲۷۷۱) نے روایت کیا ہے۔

۱۷۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول، میں سفر پر جا رہا ہوں مجھے کچھ زادِ راہ عنایت فرمایئے، آپ نے فرمایا: "زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى" (اللہ تعالی تمہیں تقوی کا زادِ راہ عطا فرمائے۔) عرض کیا: مزید کچھ عنایت فرمائیں، فرمایا: وَغَفَرَ ذَنْبَكَ " (اور تمہارے گناہ معاف فرمادے۔) عرض کیا: "میرے ماں باپ آپ پر قربان، مزید کچھ فرما دیجئے، فرمایا: "وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ"

(اور جہاں بھی تم رہو اللہ تعالی تمہارے لئے بھلائی کو آسان فرمادے)۔
اس کو امام ترمذی (۳۴۴۴) نے روایت کیا ہے۔

۱۷۹- حضرت علی بن ربیعہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کی سواری کے لئے ایک جانور لایا گیا، جب انہوں نے رکاب میں قدم رکھا تو فرمایا: بِسْمِ اللهِ (اللہ کے نام سے) جب اس کی پیٹھ پر جم گئے تو فرمایا: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" (ساری تعریفیں اللہ تعالی کے لئے ہی ہیں) پھر فرمایا: "سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ، وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ" (پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے قابو میں کر دیا، حالانکہ ہم اسے بس میں نہیں کر سکتے تھے، اور یقیناً ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں۔) پھر تین مرتبہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہا، پھر تین مرتبہ اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہا، پھر فرمایا: "سُبْحَانَكَ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيَ فَاغْفِرْلِيْ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ" (آپ کی ذات پاک ہے، میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے، لہذا میری مغفرت فرمایئے، اس لئے کہ آپ کے سوا کوئی

گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا۔) پھر ہنسنے لگے، کسی نے عرض کیا: امیر المؤمنین، کس چیز پر آپ کو ہنسی آئی؟ فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا جس طرح میں نے کیا، پھر ہنسے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول، کس بات پر آپ کو ہنسی آئی؟ فرمایا: تمہارا رب اپنے بندہ پر تعجب کرتا ہے جب وہ کہتا ہے: "اِغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ" (میرے گناہوں کو معاف کردیجئے۔) اس لئے کہ وہ بندہ جانتا ہے کہ میرے (یعنی اللہ تعالی) کے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا"۔ اس کو

امام ابوداود (۲۶۰۲) اور امام ترمذی (۳۴۴۶) نے روایت کیا ہے۔

۱۸۰- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر جاتے ہوئے اونٹ پر جم کر بیٹھ جاتے تو تین مرتبہ اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہتے، پھر فرماتے: "سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ، وَ إِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْن، اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى، وَ مِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ،

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ." (پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے قابو میں کردیا، حالانکہ ہم اسے بس میں نہیں کر سکتے تھے، اور یقیناً ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں، اے اللہ، ہم آپ سے اپنے اس سفر میں نیکی، تقوی اور آپ کے پسندیدہ عمل کے طلب گار ہیں، اے اللہ، ہم پر ہمارے اس سفر کو آسان فرمایئے، اور اس کی دوری ہمارے لئے لپیٹ دیجئے، اے اللہ، آپ ہی سفر میں ساتھی اور ہمارے پیچھے گھر والوں کے نگہبان ہیں، اے اللہ، میں سفر کی مشقت، غمگین منظر، اور مال اور گھر والوں کے برے انجام سے پناہ چاہتا ہوں۔) اور جب لوٹتے تو اس دعا کے ساتھ مزید یہ بھی فرماتے: "آيِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ." (ہم لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت گذار اور اپنے پروردگار کے ثنا خواں ہیں)۔ اس کو امام مسلم (۱۳۴۲) نے روایت کیا ہے۔

۱۸۱- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: ''جب ہم چڑھائی چڑھتے تو اللّٰہُ أَكْبَـــر کہتے، اور جب نشیب میں اترتے تو سُبْحَانَ اللہِ کہتے''۔ اس کو امام بخاری (۲۹۹۳) نے روایت کیا ہے۔

۱۸۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کہ: ''نبی کریم ﷺ جب مدینہ کے قریب آ پہنچتے تو فرماتے: ''آیِبُـــوْنَ، تَـــائِبُـــوْنَ، عَـابِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ.'' (ہم لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت گذار اور اپنے پروردگار کے ثنا خواں ہیں'') اور مدینہ میں داخل ہو جانے تک یہی فرماتے رہتے۔ اس کو امام بخاری (۳۰۸۵) اور امام مسلم (۱۳۴۵) نے روایت کیا ہے۔

جب کوئی ایسی آبادی یا شہر نظر آئے جہاں پڑاؤ کا ارادہ ہو تو کیا کہے؟

۱۸۳- حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت کہ: ''نبی کریم ﷺ جب کسی ایسی آبادی کو دیکھتے جہاں پڑاؤ کا ارادہ ہوتا تو اس کے نظر آتے ہی فرماتے: ''اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَلْنَ، وَ رَبَّ الْأَرْضِیْنَ السَّبْعِ وَ مَا أَقْلَلْنَ، وَ رَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَ مَا أَضْلَلْنَ، وَ رَبَّ الرِّیَاحِ وَ مَا ذَرَیْنَ، فَإِنَّا نَسْأَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ الْقَرْیَةِ، وَ خَیْرَ أَھْلِھَا، وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ ھٰذِہِ الْقَرْیَةِ، وَ شَرِّ أَھْلِھَا، وَ شَرِّ مَا فِیْھَا.'' (اے اللہ، ساتوں آسمان اور جن پر وہ سایہ فگن ہیں سب کے رب، اور ساتوں زمین اور جنہیں وہ اٹھائی ہوئی ہیں ان کے رب، اور شیطانوں اور جنہیں انہوں نے گمراہ کیا ہے سب کے پروردگار، اور ہواؤں کے اور جو کچھ انہوں نے بکھیرا ہے سب کے رب، ہم آپ سے اس آبادی، اور

یہاں کے باشندوں میں جو بھلائی ہے اس کے طلب گار ہیں، اور اس آبادی، اور یہاں کے باشندوں میں جو شر ہے اس سے پناہ کے طالب ہیں)۔اس کو امام نسائی نے عمل الیوم واللیة (۵۴۷) میں روایت کیا ہے۔

جب کسی جگہ پڑاؤ کرے تو کیا کہے؟

۱۸۴-حضرت خولہ بنت حکیم سُلَمِیَّہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''جو کسی جگہ پڑاؤ کرے پھر یہ کہے: ''أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ''. (میں ہر مخلوق کی برائی سے اللہ تعالی کے مکمل کلمات کے ذریعہ پناہ چاہتا ہوں۔) تو اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی یہاں تک کہ وہ وہاں سے کوچ کر جائے''۔ اس کو امام مسلم (۲۷۰۸) نے روایت کیا ہے۔

کھانے پینے کے اذکار

۱۸۵- حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں بچپن میں رسول اللہ ﷺ کی پرورش میں تھا، اور میں اپنے ہاتھ سے کھانے کے پیالہ میں ادھر اُدھر ٹٹولتا رہتا تھا، اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا: ''برخوردار، بسم اللہ کہو، اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ، اور جو چیز تم سے قریب ہو وہ کھالو''۔ اس کے بعد سے میرے کھانے کا طریقہ یہی رہا''۔ اس کو امام بخاری (۵۳۷۶) اور امام مسلم (۲۰۲۲) نے روایت کیا ہے۔

۱۸۶- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ کھانے پر ہوتے تو اس وقت تک کھانے کو ہاتھ نہ لگاتے جب تک کہ آپ ﷺ آغاز فرما کر تناول نہ فرمانے لگتے، ایک مرتبہ ہم آپ کے شریکِ طعام تھے کہ ایک بچی بہت تیز دوڑتی ہوئی آئی گویا کوئی اسے دھکیل رہا ہے اور کھانے میں ہاتھ ڈالنا چاہا تو آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، پھر ایک بدو اسی طرح تیزی سے دوڑتا ہوا آیا گویا کوئی

اسے دھکیل رہا ہے تو آپ نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: اگر کھانے پر اللہ تعالی کا نام نہ لیا جائے تو شیطان اس کھانے میں سے کھاتا ہے، اور وہی اس بچی کو لایا تھا تاکہ اس کے ذریعہ کھانا کھا سکے، لیکن میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تو وہ اس بدو کو لے آیا تاکہ اس کے ذریعہ کھا سکے، لیکن میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا، اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بے شک اس کا ہاتھ اس بچی کے ہاتھ کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے"۔اس کو امام مسلم (۲۰۱۷) نے روایت کیا ہے۔

۱۸۷-حضرت وحشی بن حرب بن وحشی اپنے باپ، وہ اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول، ہم کھاتے ہیں لیکن سیر نہیں ہوتے، فرمایا: شاید تم الگ الگ کھاتے ہو، عرض کیا: ہاں، فرمایا: کھانے پر جمع ہو کر (ایک ساتھ) کھایا کرو، اور اللہ تعالی کا نام لے کر کھاؤ، تمہارے کھانے میں برکت ہوگی"۔اس کو امام ابوداود (۳۷۶۴) اور امام ابن ماجہ (۳۲۸۶) نے روایت کیا ہے۔

۱۸۸-حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھانے لگے تو اللہ تعالی کا نام لے، اگر شروع میں اللہ تعالی کو یاد کرنا بھول جائے تو یہ کہہ لے: ''بِسْمِ اللہِ أَوَّلَهُ وَ آخِرَهُ'' (اللہ تعالی کے نام سے، اس کا آغاز ہے اور اس کا اختتام ہے)۔ اس کو امام ابوداود (۳۷۶۷) اور امام ابنِ ماجہ (۳۲۶۴) نے روایت کیا ہے۔

۱۸۹-حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالی اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ بندہ کھائے تو اس پر اللہ تعالی کی تعریف بیان کرے، اور کچھ پئے تو اللہ تعالی کی تعریف کرے''۔ اس کو امام مسلم (۲۷۳۴) نے روایت کیا ہے۔

۱۹۰-حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کھانا کھائے پھر کہے: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنِيْ هٰذَا الطَّعَامَ وَ رَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ وَ لَا قُوَّةٍ.'' (اس اللہ تعالی کی تعریف ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری

طاقت اور قوت کے بغیر مجھے عطا فرمایا)۔تو اس کے سارے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں"۔اس کو امام ابوداود (۴۰۲۳) اور امام ترمذی (۳۴۵۸) نے روایت کیا ہے۔

۱۹۱-حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: "نبی کریم ﷺ جب دسترخوان اٹھاتے تو فرماتے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا." (اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں بہت، پاکیزہ اور بابرکت تعریفیں، اے باری تعالیٰ (ہم تیری نعمتوں کے ہر حال میں محتاج ہیں) ہم انہیں کافی سمجھ کر یا الوداع کہہ کر یا ان سے بے نیاز ہو کر نہیں اٹھ رہے)۔ اس کو امام بخاری (۵۴۵۸) نے روایت کیا ہے۔

کھانا کھلانے والے کو کیا دعا دی جائے؟

۱۹۲-حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے دو ساتھی اس حال میں آئے کہ ہمارے کان اور ہماری آنکھیں

تھکن سے بالکل ختم ہورہی تھیں، تو ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچے...... پھر لمبی حدیث ذکر کی جس میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اَللّٰهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي، وَاسْقِ مَنْ سَقَانِي" (اے اللہ، جس نے مجھے کھلایا آپ اسے کھلایئے، اور جس نے مجھے پلایا آپ اسے پلایئے)۔اس کو امام مسلم (۲۰۵۵) نے روایت کیا ہے۔

۱۹۳-حضرت عبد اللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مہمان بن کر میرے والد کے پاس تشریف لائے، کہا: تو ہم نے کھانا اور حیس (ایک مٹھائی جس میں کھجور، پنیر اور گھی ہوتا ہے) پیشِ خدمت کیا، آپ نے اس میں سے تناول فرمایا، پھر کھجور لائی گئی، آپ اسے تناول فرماتے اور گٹھلیاں اپنی دونوں انگلیوں کے درمیان رکھتے، اور انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کو جمع فرماتے، پھر مشروب پیش کیا گیا تو اسے نوش فرمایا، پھر اپنے داہنے بیٹھے شخص کو عطا فرمایا، عرض کیا: تو میرے والد نے - آپ (کی سواری) کی لگام تھام کر-عرض کیا: ہمارے لئے دعا فرمادیجئے، آپ نے فرمایا: "اَللّٰهُمَّ

بَارِکْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ، وَاغْفِرْ لَهُمْ وَ ارْحَمْهُمْ" (اے اللہ، آپ نے جو کچھ انہیں عطا فرمایا ہے اس میں ان کے لئے برکت عطا فرمایئے، ان کے گناہوں سے درگذر فرمایئے اور ان پر رحم کیجئے)۔ اس کو امام مسلم (۲۰۴۲) نے روایت کیا ہے۔

۱۹۴- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت سعد بن عُبادہ کے پاس تشریف لائے، انہوں نے روٹی اور تیل پیش کیا، آپ نے اسے تناول فرمایا، پھر فرمایا: "أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ، وَ أَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ" (روزے دار تمہارے پاس افطار کریں، نیک بندے تمہارا کھانا کھائیں، اور ملائکہ تمہارے لئے دعا کریں)۔ اس کو امام ابوداود (۳۸۵۴) نے روایت کیا ہے۔

سلام کے بارے میں وارد حدیثیں

۱۹۵- حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ: ''کون سا اسلام سب سے بہتر ہے؟ فرمایا: کھانا کھلاؤ، اور واقف و ناواقف سب کو سلام کرو''۔ اس کو امام بخاری (۲۸) اور امام مسلم (۳۹) نے روایت کیا ہے۔

۱۹۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہو گے جب تک کہ (مکمل) ایمان نہ لے آؤ، اور اس وقت تک (مکمل) مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک کہ ایک دوسرے سے محبت نہ رکھو، اور کیا میں تمہیں وہ طریقہ نہ بتاؤں جسے تم اپنا لو تو تم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو؟ آپس میں سلام کو رواج دو''۔ اس کو امام مسلم (۲۰۴۲) نے روایت کیا ہے۔

۱۹۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی

صورت پر پیدا فرمایا، ان کی لمبائی ساٹھ (٦٠) ہاتھ تھی، جب ان کو پیدا فرمایا تو حکم دیا کہ جاؤ اور ان تشریف فرما فرشتوں کو سلام کرو، پھر وہ تمہیں جو جواب دیں اس کو غور سے سنو، اس لئے کہ وہی تمہارا اور تمہارے اولاد کا سلام ہے، تو آدم علیہ السلام نے کہا: **السلام علیکم** (تم پر سلامتی ہو)۔ فرشتوں نے جواباً کہا: **السَّلامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللهِ** اس طرح انہوں نے ''وَرَحمَةُ اللهِ'' بڑھا دیا، لہذا جو جنت میں داخل ہوگا حضرت آدم کی شکل پر ہوگا، پھر مخلوق آج تک برابر (لمبائی میں) گھٹتی رہی''۔ اس کو امام بخاری (٦٢٢٧) اور امام مسلم (٢١٢٨) نے روایت کیا ہے۔

١٩٨- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ''ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: **السَّلامُ عَلَیْکُمْ**، آپ نے اسے جواب دیا، پھر وہ بیٹھ گیا تو فرمایا: دس، پھر دوسرا آیا اور کہا: **السَّلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ**، آپ نے اسے جواب دیا، پھر وہ بیٹھ گیا تو فرمایا: بیس، پھر ایک اور آیا اور کہا: **السَّلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکاتُهُ**، آپ نے اسے جواب دیا، پھر وہ بیٹھ گیا تو

فرمایا: تمیں''۔اس کو امام ابوداود (۵۱۹۵) اور امام ترمذی (۲۶۸۹) نے روایت کیا ہے۔

۱۹۹- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی سے زیادہ قریب شخص وہ ہوگا جو سلام میں پہل کرے''۔اس کو امام ابوداود (۵۱۹۷) نے روایت کیا ہے۔

۲۰۰- حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''گذرنے والی جماعت میں سے اگر ایک شخص سلام کردے تو کافی ہے، اور بیٹھے ہوؤں میں سے ایک شخص جواب دیدے تو یہ کافی ہے''۔اس کو امام ابوداود (۵۲۱۰) نے روایت کیا ہے۔

۲۰۱- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''وہ بچوں کے قریب سے گذرے تو انہیں سلام کیا اور فرمایا: نبی کریم ﷺ ایسا فرماتے تھے''۔اس کو امام بخاری (۶۲۴۷) نے روایت کیا ہے۔

۲۰۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں جائے تو سلام کرے، پھر اگر بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جائے، پھر جب کھڑا ہو تو سلام کرے، اس لئے کہ پہلا سلام دوسرے سلام سے زیادہ اہم نہ تھا''۔ اس کو امام ابوداود (۵۲۲۸) اور امام ترمذی (۲۷۰۶) نے روایت کیا ہے۔

چھینک آنے پر کیا کہا جائے؟

۲۰۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً اللہ تعالی چھینک کو پسند فرماتے ہیں اور جماہی کو ناپسند، لہذا جب کوئی چھینکے پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو ہر سننے والے مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ جواباً یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہے، البتہ جماہی شیطان کی طرف سے ہے، لہذا جہاں تک ممکن ہو اس کو روکے، پھر وہ جب ''ہاء'' کہتا ہے تو شیطان ہنسنے لگتا ہے''۔ اس کو امام بخاری (۶۲۴۷) نے روایت کیا ہے۔

۲۰۴-ان ہی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے اور اس کا ساتھی اسے: یَرْحَمُکَ اللّٰہُ (تم پر اللہ رحم فرمائے۔) کہے، چھینکنے والا اپنے ساتھی سے یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کے جواب میں کہے: یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَ یُصْلِحُ بَالَکُمْ (اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت سدھار دے)۔ اس کو امام بخاری (۶۲۲۴) نے روایت کیا ہے۔

۲۰۵-حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو اسے جواباً یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہو، اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نہ کہے تو جواباً یَرْحَمُکَ اللّٰہُ نہ کہو''۔ اس کو امام مسلم (۲۹۹۲) نے روایت کیا ہے۔

نکاح، اس کی مبارکبادی اور بیوی سے صحبت کی دعا

۲۰۶- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبۂ حاجت سکھایا: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہُ، وَ نَسْتَعِیْنُہُ، وَ نَسْتَغْفِرُہُ، وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا، وَسَیِّآتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ یَّھْدِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہُ، وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِيَ لَہُ، وَأَشْھَدُ أَنْ لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ لَا شَرِیْکَ لَہُ، وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ وَ رَسُوْلُہُ، ﴿یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا﴾ [النساء:۱] ﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ [آل عمران:۱۰۲] ﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ۙ یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ؕ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا﴾ [الأحزاب: ۷۰، ۷۱].

(تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لئے ہیں، ہم اس کی تعریف بیان کرتے ہیں اوراس سے مدد کے طلبگار ہوتے ہیں، اور اس سے مغفرت چاہتے ہیں، اوراپنی جانوں کی برائیوں اور بداعمالیوں سے اس کی پناہ میں آتے ہیں، جسے اللہ تعالی ہدایت سے نواز دیں اسے کوئی گمراہ کرنے والانہیں، اور جسے وہ گمراہ کردیں اسے کوئی راہِ راست پر لانے والانہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تنہا اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، ان کا شریک کوئی نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ تعالی کے بندے اور ان کے رسول ہیں)۔

(اے لوگو، اپنے پروردگار سے ڈرو، جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، اوراسی سے اس کی بیوی کو پیدا کر کے ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں، اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے مانگتے ہو، اور رشتے ناطے توڑنے سے بھی بچو، بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے)۔

(اے ایمان والو، اللہ تعالی سے اتنا ڈرو جتنا اس سے ڈرنا چاہئے، اور دیکھو مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا)۔

(اے ایمان والو، اللہ تعالی سے ڈرو، اور سیدھی سیدھی (سچی) باتیں کیا کرو، تاکہ اللہ تعالی تمہارے کام سنوار دے، اور تمہارے گناہ معاف فرمادے، اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی تابعداری کرے گا اس نے بڑی مراد پالی)۔

۲۰۷-حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عبدالرحمان بن عوف پر زرد رنگ کے آثار دیکھے تو دریافت فرمایا: یہ کیا ہے؟ عرض کیا: اے اللہ کے رسول، میں نے ایک گٹھلی کے وزن کے بقدر سونے کے عوض ایک خاتون سے شادی کرلی ہے، فرمایا: تو اللہ تعالی تمہیں مبارک کرے، ولیمہ کرو، خواہ ایک بکری ہی سے کیوں نہ ہو"۔ اس کو امام بخاری (۵۱۵۵) اور امام مسلم (۱۴۲۷) نے روایت کیا ہے۔

۲۰۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کسی کو شادی کی مبارکباد دیتے تو فرماتے: بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ، وَ بَارَکَ عَلَیْکَ، وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا بِخَیْرٍ (اللہ تعالی تمہارے لئے بابرکت بنائے، اور تمہارے اوپر برکت فرمائے، اور تم دونوں کو بھلائی کی حالت میں جمع فرمائے)۔ اس کو امام ابوداود (۲۱۳۰) اور امام ترمذی (۱۰۹۱) نے روایت کیا ہے۔

۲۰۹- حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کسی عورت سے شادی کرے یا غلام خریدے تو یہ کہے: ''اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَ خَیْرَ مَاجَبَلْتَھَا عَلَیْہِ وَأَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَمِنْ شَرِّ مَاجَبَلْتَھَا عَلَیْہِ'' (اے اللہ، میں آپ سے اس کی بھلائی کا، اور اس بھلائی کا جو آپ نے اس کی فطرت میں رکھی ہے طلب گار ہوں، اور اس کے شر سے اور اس شر سے جو اس کی فطرت میں آپ نے رکھ چھوڑا ہے آپ کی پناہ چاہتا ہوں)۔ اور اگر

اونٹ خریدے تو اس کی کوہان کی چوٹی پکڑ کر اسی طرح دعا کرے''۔ اس کو امام ابوداود (۲۱۶۰) اور امام ابنِ ماجہ (۱۹۱۸) نے روایت کیا ہے۔

۲۱۰- حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی اپنی بیوی سے ملتے ہوئے یہ کہہ لے: '' بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَ جَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا'' (اللہ تعالیٰ کے نام سے، اے اللہ، ہمیں شیطان سے بچایئے، اور ہمیں جو عطا فرمایئے اسے بھی شیطان سے دور رکھئے)۔ تو اس صحبت میں ان کے لئے جو اولاد لکھی ہوگی شیطان اس کو کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا''۔ اس کو امام بخاری (۵۱۶۵) اور امام مسلم (۱۴۳۴) نے روایت کیا ہے۔

نومولود بچے سے متعلق دعا

۲۱۱-حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: ''وہ اپنے فرزند عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لائیں، تو آپ نے انہیں اپنی گود میں لے لیا، پھر ایک کھجور منگوائی، اسے چبایا، پھر ان (عبد اللہ بن زبیر) کے منہ میں اپنا لُعابِ دہن ڈالا، اس طرح ان کے پیٹ میں سب سے پہلے جو چیز داخل ہوئی وہ رسول اللہ ﷺ کا لعابِ مبارک تھا، پھر ایک کھجور سے ان کی تحنیک فرمائی، پھر ان کے لئے دعا کی، اور برکت چاہی، اور وہ اسلام میں پیدا ہونے والے پہلے بچے تھے۔ (یعنی مہاجرینِ مدینہ کے یہاں پیدا ہونے والے پہلے بچے تھے) اس کو امام بخاری (۳۹۰۹) اور امام مسلم (۲۱۴۶) نے روایت کیا ہے۔

۲۱۲-حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت حسن و حسین پر دم کرتے تھے اور فرماتے

تھے کہ ان ہی الفاظ سے تمہارے باپ (ابراہیم علیہ السلام) اسماعیل و اسحاق علیہما السلام پر دم کیا کرتے تھے۔ "أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَ هَامَّةٍ، وَ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ" (میں اللہ تعالی کے مکمل کلمات کے ذریعہ ہر شیطان اور جاندار اور ہر بری نظر سے پناہ چاہتا ہوں)۔ اس کو امام بخاری (۳۳۷۱) نے روایت کیا ہے۔

نیا کپڑا پہنے تو کیا کہے؟

۲۱۳- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نیا کپڑا زیب تن فرماتے تو اسے اس کے نام سے (پگڑی یا (کرتہ) یا چادر کہہ کر نوازتے، پھر فرماتے: "اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ، أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهِ وَ شَرِّمَا صُنِعَ لَهُ." (اے اللہ، آپ ہی کے لئے ساری تعریفیں زیبا ہیں، آپ ہی نے مجھے یہ پہنایا، میں آپ سے اس کی بھلائی، اور جس مقصد کے لئے یہ بنایا گیا

اس کی بھلائی کا طلب گار ہوں، اور اس کی برائی اور جس مقصد کے لئے یہ بنایا گیا اس کی برائی سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں)۔ اس کو امام ابوداود (۴۰۳۰) اور امام ترمذی (۱۷۶۷) نے روایت کیا ہے۔

اپنے ساتھی کو نئے کپڑے پہنے دیکھے تو کیا کہے؟

۲۱۴- حضرت ابونضرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام میں کوئی جب نیا کپڑا پہنتا تو اس سے کہا جاتا: تُبْلِيْ وَيُخْلِفُکَ اللہُ (تم اسے بوسیدہ کرو اور اللہ تعالی تمہیں اس کی جگہ اور عطا فرمائیں)۔

اس کو امام ابوداود (۴۰۲۰) نے روایت کیا ہے۔

مرغ کی بانگ، گدھے کا رینکنا، اور کتے کی بھونک سن کر کیا کہا جائے؟

۲۱۵- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم مرغ کی بانگ سنو، تو اللہ تعالی سے ان کا فضل

مانگو، اس لئے کہ اس (مرغ) نے فرشتہ کو دیکھا ہے، اور جب تم گدھے کے رینکنے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ تعالی کی پناہ چاہو، اس لئے کہ اس (گدھے) نے شیطان کو دیکھا ہے"۔ اس کو امام بخاری (۳۳۰۳) اور امام مسلم (۲۷۲۹) نے روایت کیا ہے۔

۲۱۶۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم رات میں کتوں کی بھونک اور گدھوں کے رینکنے کی آواز سنو تو اللہ تعالی سے پناہ چاہو، اس لئے کہ وہ ان چیزوں کو دیکھ لیتے ہیں جو تمہیں نظر نہیں آتیں"۔ اس کو امام ابوداود (۵۱۰۳) اور امام احمد (۳/۳۰۶) نے روایت کیا ہے۔

کفارۂ مجلس

۲۱۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو کسی محفل میں بیٹھے، وہاں خوب بات چیت کرے، پھر وہاں سے اٹھنے سے پہلے یہ کہہ لے: "سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ

رَبَّنَا وَ بِحَمْدِکَ، اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، اَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ ." (اے اللہ، ہمارے رب، آپ پاک ہیں اور ساری تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، میں آپ سے مغفرت کا طالب ہوں اور توبہ کا خواستگار ہوں)۔ تو اس کے اس محفل میں ہوئے سارے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں"۔ اس کو امام ابو داود (۴۸۵۸) اور امام ترمذی (۳۴۳۳) نے روایت کیا ہے۔

۲۱۸- ان ہی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو لوگ کسی ایسی مجلس سے اٹھیں جس میں اللہ تعالی کا ذکر نہ ہو تو گویا وہ مردہ گدھے پر سے اٹھے ہیں، اور وہ نشست ان کے لئے پچھتاوے کا سبب ہوگی"۔ اس کو امام ابوداود (۴۸۵۵) نے روایت کیا ہے۔

۲۱۹- حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کبھی اس وقت تک مجلس برخواست نہ فرماتے جب تک کہ اپنے صحابہ کرام کے لئے یہ دعائیں نہ فرمالیتے: "اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُوْلُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ مَعَاصِيْكَ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ، وَ مِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا، وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَ أَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا، وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا، وَ لَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا، وَ لَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا، وَ لَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا." (اے اللہ، ہمیں اپنی خشیت میں سے اتنا حصہ عطا فرمایئے، جو ہمارے اور آپکی نافرمانیوں کے درمیان رکاوٹ بن جائے، اور اپنی اتنی اطاعت نصیب فرمایئے جس سے آپ ہمیں جنت میں داخل فرمادیں، اور اتنا یقین ارزاں فرمایئے جس سے دنیوی مصیبتوں کو آپ ہم پر آسان کردیں، اور ہمیں اپنے کانوں، اپنی آنکھوں

اور اپنی طاقت سے تا حیات بہرہ ور فرمایئے، اور انہیں ہمارا وارث بنایئے، اور ہمارا بدلہ ان لوگوں کے سر فرمایئے جنہوں نے ہم پر ظلم کیا اور ہمارے دشمنوں کے مقابلہ میں ہماری مدد فرمایئے، اور ہماری مصیبت کو ہمارے دین میں نہ رکھئے، اور نہ دنیا کو ہماری سب سے بڑی فکر اور ہمارے علم کی انتہاء بنایئے، اور نہ ہم پر ایسے حکمراں مسلط فرمایئے جو ہم پر رحم نہ کریں)۔اس کو امام ترمذی (۳۴۴۳) نے روایت کیا ہے۔

غصہ کے وقت کیا کہا جائے؟

۲۲۰- حضرت سلیمان بن صُرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ''دو شخص نبی کریم ﷺ کے پاس گالی گلوچ کرنے لگے، اس حال میں کہ ہم آپ کے پاس بیٹھے تھے، ان میں سے ایک غصہ سے سرخ ہو کر اپنے ساتھی کو گالی بک رہا تھا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں ایسا کلمہ جانتا ہوں جسے کہنے سے اس کا سارا غصہ ختم ہوجائے گا، اگر وہ کہے: ''أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ'' (میں شیطان مردود سے اللہ تعالی کی پناہ چاہتا ہوں۔) صحابہ کرام نے اسے یہ پڑھنے کے

لئے کہا تو اس نے کہا: میں پاگل نہیں ہوں"۔ اس کو امام بخاری (۶۱۱۵) اور امام مسلم (۲۶۶۰) نے روایت کیا ہے۔

مصیبت زدہ کو دیکھ کر کیا کہا جائے؟

۲۲۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر کہے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِهٖ، وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا" (اس اللہ تعالی کے لئے ساری تعریفیں سزاوار ہیں جس نے مجھے اس مصیبت سے عافیت میں رکھا جس میں اس نے تمہیں مبتلا فرمایا ہے، اور مجھے بہت سی مخلوقات پر کھلی فضیلت بخشی) وہ اس مصیبت میں مبتلا نہیں کیا جائے گا۔ اس کو امام ترمذی (۳۴۳۲) نے روایت کیا ہے۔

بازار میں داخل ہوتے وقت کی دعا

۲۲۲- حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو بازار میں داخل ہو اور کہے: لَا إِلٰهَ إِلَّا

اللهُ وَحْدَهُ لاشَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ، وَهُوَ حيٌّ لَّا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيرُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (تنہا اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں، وہی جلاتے ہیں اور مارتے ہیں، اور وہ زندہ ہیں انہیں موت نہیں آتی، ان ہی کے ہاتھ میں ساری بھلائیاں ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہیں۔) اللہ تعالی اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں، اور اس کے دس لاکھ گناہ مٹا دیتے ہیں، اور اس کے دس لاکھ درجے بلند فرما دیتے ہیں"۔

اس کو امام ترمذی (۳۴۲۸) اور امام ابنِ ماجہ (۲۲۳۵) نے روایت کیا ہے۔

جو شخص کہے: "میں آپ سے محبت رکھتا ہوں" تو اس کو کیا جواب دے؟

۲۲۳-حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس تھا کہ اس کے پاس سے ایک

شخص گزرا تو اس نے کہا: اے اللہ کے رسول، میں اسے چاہتا ہوں، آپ ﷺ نے دریافت کیا، کیا تم نے اسے بتا دیا ہے؟ کہا: نہیں، فرمایا: اسے بتادو، حضرت انس کہتے ہیں: وہ اس کے پیچھے گیا اور کہا: ''میں اللہ تعالی کی خاطر تم سے محبت کرتا ہوں'' اس نے کہا: وہ ذات بھی تم سے محبت کرے جس کی خاطر تم مجھ سے محبت کرتے ہو''۔ اس کو امام ابوداود (۵۱۲۵) نے روایت کیا ہے۔

جوکوئی بھلائی کرے اس سے کیا کہیں؟

۲۲۴- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے ساتھ کوئی بھلائی کی گئی اور اس نے اس بھلائی کرنے والے سے: '' جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا '' (اللہ تعالی تم کو بہتر بدلہ دیں) کہا، اس نے اس کی بھرپور تعریف کردی''۔ اس کو امام ترمذی (۲۰۳۶) نے روایت کیا ہے۔

نیا پھل دیکھ کر کیا کہیں؟

۲۲۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ''لوگ جب نیا پھل دیکھتے تو اسے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے، آپ اسے لے کر فرماتے: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا، وَ بَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا، وَ بَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا، وَ بَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا، اَللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ، وَ إِنِّيْ عَبْدُكَ وَ نَبِيُّكَ، وَ إِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَ إِنِّيْ أَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَ مِثْلَهُ مَعَهُ.'' (اے اللہ، ہمارے پھلوں کو ہمارے لئے بابرکت بنائیے، اور ہمارے لئے ہمارے شہر (مدینہ) میں برکت عطا فرمائیے، اور ہمارے لئے ہمارے صاع میں برکت عطا فرمائیے، اور ہمارے لئے ہمارے مُد میں برکت عطا فرمائیے، اے اللہ، بے شک ابراہیم (علیہ السلام) آپ کے بندے، آپ کے خلیل اور آپ کے نبی تھے، اور میں بھی آپ کا بندہ اور نبی ہوں، اور انہوں نے مکہ کے لئے آپ سے دعا مانگی تھی، اور میں

مدینہ کے لئے مکہ جتنی اور اس کے ساتھ مزید اتنی (یعنی مکہ سے دگنی) برکت کی دعا کرتا ہوں"۔) حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں: پھر سب سے چھوٹے بچے کو بلاتے اور اسے وہ پھل عطا فرماتے۔ اس کو امام ترمذی (۱۳۷۳) نے روایت کیا ہے۔

کوئی چیز پسند آجائے اور اسے نظر لگنے کا ڈر ہو تو کیا کہیں؟

ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَلَوْلَآ إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ﴾ [الکھف: ۳۹] (تو نے اپنے باغ میں جاتے وقت کیوں نہ کہا کہ اللہ کا چاہا ہونے والا ہے، کوئی طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے)۔

۲۲۶-حضرت سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی اپنے آپ میں یا اپنے مال میں کوئی پسندیدہ چیز دیکھے تو اس کے لئے برکت کی دعا کرے اس لئے کہ نظر حق ہے"۔ اس کو امام احمد (۳/۴۴۷) اور امام حاکم (۴/۲۱۵، ۲۱۶) نے روایت کیا ہے۔

۲۲۷- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ معوذتان نازل ہونے تک جنات سے اور انسانوں کی نظر سے پناہ چاہتے تھے، جب معوذتان (سورۂ فلق، سورۂ ناس) نازل ہوئیں تو اس کی پابندی کرنے لگے اور ان کے سوا باقی سب کو چھوڑ دیا"۔

اس کو امام ترمذی (۱۳۷۳) اور امام ابنِ ماجہ (۳۵۱۱) نے روایت کیا ہے۔

چند جامع نبوی دعائیں

۲۲۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ سب سے زیادہ یہ دعا فرماتے تھے: "رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ" (اے ہمارے رب، ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرمایئے، اور ہمیں آخرت میں (بھی) بھلائی سے نوازیئے اور ہمیں آگ (جہنم) کے عذاب سے بچا لیجئے)۔

اس کو امام بخاری (۶۱۱۵) اور امام مسلم (۲۶۶۰) نے روایت کیا ہے۔

۲۲۹-حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ سب سے زیادہ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: "اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْئَلُکَ الْھُدَی وَ التُّقَی وَ الْعَفَافَ وَ الْغِنَی" (اے اللہ، میں آپ سے ہدایت، تقوی، پرہیز گاری اور غنا کا سوال کرتا ہوں)۔ اس کو امام مسلم (۲۷۲۱) نے روایت کیا ہے۔

۲۳۰-حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ یہ دعا فرماتے تھے: "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِي خَطِیْئَتِي وَجَھْلِي وَإِسرَافِي فِيْ أَمْرِي وَ مَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّي، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِي جِدِّي وَھَزْلِي، وَخَطَئِي وَعَمْدِي وَکُلُّ ذٰلِکَ عِنْدِي، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ وَ مَا أَخَّرْتُ، وَ مَا أَسْرَرْتُ وَ مَا أَعْلَنْتُ، وَ مَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، وَأَنْتَ عَلَی کُلِّ شَيءٍ قَدِیْرٌ." (اے اللہ، میری غلطی اور جہالت اور اپنے معاملہ میں حد سے زیادہ بڑھنے اور ان گناہوں کو جن سے آپ مجھ سے زیادہ واقف ہیں، معاف فرمایئے، اے اللہ، میری

سنجیدگی اور ہنسی مذاق، اور غلطی اور جان بوجھ کر کیے ہوئے گناہ کو معاف فرمایئے، اور یہ سب میرے یہاں ہیں، اے اللہ، میرے اگلے پچھلے، چھپے اور کھلے، اور وہ گناہ جن سے آپ مجھ سے زیادہ باخبر ہیں معاف فرمادیجیے، آپ ہی آگے بڑھانیوالے اور پیچھے کرنے والے ہیں اور آپ ہر چیز پر قادر ہیں)۔ اس کو امام بخاری (۶۳۹۸) اور امام مسلم (۲۷۱۹) نے روایت کیا ہے۔

۲۳۱- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دعا کرو: ''اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَ سَدِّدْنِيْ'' (اے اللہ، مجھے راہِ راست عطا فرمایئے اور میرے تیروں کو نشانے پر بیٹھایئے۔) ایک اور روایت میں ہے: ''اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الْهُدَى وَالسَّدَادَ'' (اے اللہ، میں آپ سے رہنمائی اور درستگی کا سوال کرتا ہوں)۔ اس کو امام مسلم (۲۷۲۵) نے روایت کیا ہے۔

۲۳۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے تھے: ''اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيْ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ أَمرِيْ، وَ أَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ، وَأَصْلِحْ

لِيْ آخِرَتِيْ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَ اجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْعَلِ الْمَوتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ." (اے اللہ، میرے لئے میرے دین کو درست فرمادیجئے، جو میرا اصل معاملہ ہے،اور میرے لئے میری دنیا کو درست فرمادیجئے جس میں کہ میری زندگی ہے،اور میرے لئے میری آخرت کو درست فرمادیجئے جہاں مجھے لوٹنا ہے،اور زندگی کو میرے لئے ہر بھلائی میں اضافہ کا سبب بنایئے اور موت کو میرے لئے ہر برائی سے راحت کا ذریعہ بنایئے)۔اس کو امام مسلم (۲۷۲۰) نے روایت کیا ہے۔

۲۳۳-حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: سارے آدمیوں کے دل اللہ تعالی کی دو انگلیوں کے درمیان ایک دل کی طرح ہیں جسے جیسے چاہیں پھیر دیں، پھر آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی: "اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ ، صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ." (اے اللہ، دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دیجئے)۔اس کو امام مسلم (۲۶۵۴) نے روایت کیا ہے۔

۲۳۴-حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے: " اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ، وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْھَرَمِ وَأَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَأَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ."

(اے اللہ، میں بے بسی، کاہلی، بزدلی اور کھوسٹ ہو جانے سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور میں عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور میں زندگی اور موت کی آزمائش سے آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں)۔ اس کو امام بخاری (۲۸۲۳) اور امام مسلم (۲۷۰۶) نے روایت کیا ہے۔

۲۳۵-حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے تھے: "اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَ الْمَغْرَمِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَ عَذَابِ النَّارِ، وَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰی وَأَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ .اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ عَنِّيْ خَطَایَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ،

وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَ بَاعِدْ بَيْنِي وَ بَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ" (اے اللہ، میں کاہلی، کھوسٹ پنے، گناہ، قرض، قبر کی آزمائش، قبر کے عذاب، جہنم کے فتنہ، جہنم کے عذاب، اور مال داری کے فتنے کی برائی سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔ اور محتاجی کے فتنے سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے آپ کی پناہ کا طالب ہوں، اے اللہ، مجھ سے میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دیجئے، میرے دل کو گناہوں سے اسی طرح صاف کر دیجئے جس طرح آپ نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کیا، اور میرے اور میرے گناہوں کے درمیان ایسی دوری پیدا فرما دیجئے جیسی دوری آپ نے مشرق و مغرب کے درمیان پیدا فرمائی ہے)۔ اس کو امام بخاری (۶۳۶۸) اور امام مسلم (۲۷۰۵) نے روایت کیا ہے۔

۲۳۶- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جو دعائیں فرماتے تھے ان میں سے ایک یہ بھی تھی: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ، وَ تَحَوُّلِ

عَافِيَتِکَ، وَ فُجَاءَ ةِ نِقْمَتِکَ، وَجَمِيْعِ سَخَطِکَ." (اے اللہ، میں آپ کی نعمت کے چھن جانے، آپ کی دی ہوئی عافیت کے پھر جانے، اچانک آپ کے انتقام کے آ پکڑنے، اور آپ کی ہر طرح کی ناراضگی سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں)۔ اس کو امام مسلم (۲۷۳۹) نے روایت کیا ہے۔

۲۳۷۔ حضرت مصعب بن سعد اپنے والد رضی اللہ عنہ سے ان کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ: "ان کلمات کے ذریعہ پناہ چاہو جن کے ذریعہ نبی کریم ﷺ پناہ چاہتے تھے: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ، وَ أَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ، وَ أَعُوْذُبِکَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ ، وَ أَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ." (اے اللہ میں بزدلی سے پناہ چاہتا ہوں، اور کنجوسی سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، اور کھوسٹ عمر کی طرف لوٹائے جانے سے آپ کی پناہ کا طلب گار ہوں، اور دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں)۔ اس کو امام بخاری (۶۳۷۴) نے روایت کیا ہے۔

۲۳۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی دعا میں فرماتے تھے: "اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَ مِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ." (اے اللہ، میں اپنے کیے ہوئے عمل کے شر سے، اور اپنے ناکردہ اعمال کے شر سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں)۔ اس کو امام مسلم (۲۷۱۶) نے روایت کیا ہے۔

۲۳۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (مصیبت کی سختی، بدبختی کے آ گھیر لینے، بری تقدیر کی برائی، اور دشمنوں کی خوشی سے پناہ چاہو)۔ اس کو امام بخاری (۶۶۱۶) اور امام مسلم (۲۷۰۷) نے روایت کیا ہے۔

۲۴۰- حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: "میں تم سے ویسے ہی کہوں گا جیسے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے، آپ فرمایا کرتے تھے: " اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ، والْکَسَلِ، وَالْجُبْنِ، وَ الْبُخْلِ، وَالْھَرَمِ، وَ عَذَابِ الْقَبْرِ، اَللّٰھُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاھَا، وَ زَکِّھَا أَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکَّاھَا، أَنْتَ وَلِیُّھَا وَ

مَولاهَا، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَايَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا.‘‘

(اے اللہ، میں بے بسی، کاہلی، بزدلی، کنجوسی، کھوسٹ پنے اور عذابِ قبر سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ، میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا فرمایئے، اور اس کا تزکیہ فرمایئے، اس کا تزکیہ فرمانے والے سب سے بہتر آپ ہی ہیں، آپ اس کے کارساز اور مالک ہیں، اے اللہ، میں غیر مفید علم سے، نہ ڈرنے والے دل سے، نہ سیر ہونے والے نفس سے، اور نہ قبول کی جانے والی دعا سے آپ کی پناہ کا طالب ہوں)۔ اس کو امام مسلم (۲۷۲۲) نے روایت کیا ہے۔

۲۴۱- حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ’’اَللّٰهُمَّ لَکَ أَسْلَمْتُ، وَ بِکَ آمَنْتُ، وَعَلَيْکَ تَوَكَّلْتُ، وَ إِلَيْکَ أَنَبْتُ، وَبِکَ خَاصَمْتُ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِعِزَّتِکَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِي، أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوْتُ، وَ الْجِنُّ وَ الإِنْسُ

یَـمُـوتُـونَ" (اے اللہ، میں نے آپ ہی کے آگے سرِ تسلیم خم کیا ، اور آپ ہی پر ایمان لایا، اور آپ ہی پر توکل کیا، اور آپ ہی کی طرف رجوع ہوا، اور آپ ہی کی خاطر جھگڑا کیا، اے اللہ میں آپ کی عزت کی پناہ چاہتا ہوں، آپ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اس بات سے کہ آپ مجھے گمراہ کردیں، آپ ہی وہ زندہ ہیں جن کو کبھی موت نہیں، اور سارے جن اور انسان مرجائیں گے)۔ اس کو امام مسلم (۲۷۱۷) نے روایت کیا ہے۔

۲۴۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں یہ دعا سکھائی ہے: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَ نَبِيُّكَ، وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَ مَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ وَعَمَلٍ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَ مَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ

وَعَمَلٍ، وَأَسْئَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِيْ خَيْرًا"

(اے اللہ، میں آپ سے ہر بھلائی کا، جلدی اور دیر سے حاصل ہونے والی بھلائی کا، اور جو میرے علم میں ہے اور جسے میں نہیں جانتا سب کا سوال کرتا ہوں، اور ہر شر سے جلدی یا بدیر آپہنچنے والے اور جس سے میں واقف ہوں اور جس سے بے خبر ہوں سب سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ، میں آپ سے اس بھلائی کا طلب گار ہوں جو آپ سے آپ کے بندے اور آپ کے نبی نے طلب کی ہے اور ہر اس شر سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں جس سے آپ کے بندے اور آپ کے نبی نے آپ کی پناہ چاہی ہے، اے اللہ، میں آپ سے جنت کا اور اس سے نزدیک کرنے والے ہر قول وعمل کا سوال کرتا ہوں اور جہنم اور اس سے نزدیک کرنے والے ہر قول وعمل سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں، اور آپ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ آپ میرے لئے جو بھی مقدر کریں اسے میرے لئے بہتر بنادیں)۔ اس کو امام ابن ماجہ (۳۸۴۶) نے روایت کیا ہے۔

۲۴۳ – حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا فرماتے تھے: ”رَبِّ أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْلِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِي وَيَسِّرِ الْهُدَى لِي وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيَّ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي لَکَ شَاكِرًا لَکَ ذَاكِرًا، لَکَ رَاهِبًا، لَکَ مِطْوَاعًا، لَکَ مُخْبِتًا، إِلَيْکَ أَوَّاهًا مُنِيْبًا، رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَاغْسِلْ حَوْبَتِي، وَأَجِبْ دَعْوَتِي، وَثَبِّتْ حُجَّتِي، وَاهْدِ قَلْبِي، وَسَدِّدْ لِسَانِي، وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِي“ (اے میرے پروردگار، میری مدد فرمایئے، اور میرے خلاف مدد نہ فرمایئے، اور میری نصرت فرمایئے اور میرے خلاف نصرت نہ فرمایئے، اور مجھے تدبیر سمجھایئے، اور میرے خلاف تدبیر نہ سمجھایئے، میری رہنمائی فرمایئے، اور ہدایت کو میرے لئے آسان فرمایئے اور جو مجھ پر زیادتی کرے اس کے خلاف میری مدد فرمایئے، اے اللہ، مجھے اپنا شکر گزار، آپ کو یاد کرنے والا، آپ ہی سے ڈرنے والا، آپ کا اطاعت شعار، آپ کا مطیع و فرمانبردار، آپ کے آگے گڑگڑانے والا، آپ ہی کی طرف رجوع

ہونے والا بنائیے، اے پروردگار، میری توبہ قبول فرمائیے، میرے گناہ دھو دیجئے، میری دعا قبول فرمائیے، میری دلیل کو جما دیجئے، میرے دل کو ہدایت سے نوازیئے، میری زبان کو درست فرمائیے، اور میرے دل کے کینہ کو نکال دیجئے)۔ اس کو امام ابوداود (۱۵۱۰) اور امام ترمذی (۳۵۵۱) نے روایت کیا ہے۔

۲۴۴- حضرت زیاد بن علاقہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا فرماتے تھے: "اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِکَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَ الْأَعْمَالِ وَ الْأَهْوَاءِ" (اے اللہ، میں برے اخلاق، اعمال اور خواہشات سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں)۔ اس کو امام ترمذی (۳۵۹۱) نے روایت کیا ہے۔

۲۴۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بکثرت یہ فرماتے تھے: "سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهٖ، أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ" (میں اللہ تعالی کی تعریف کے ساتھ ان کی پاکی بیان کرتا ہوں، میں اللہ تعالی سے مغفرت چاہتا ہوں اور اللہ تعالی

ہی کی طرف توبہ کرتا ہوں)۔حضرت عائشہ نے کہا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول، میں دیکھ رہی ہوں کہ آپ بکثرت یہ فرماتے ہیں:''سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهِ، اَسْتَغْفِرُاللهَ وَ أَتُوبُ إِلَيهِ''؟فرمایا: مجھے میرے رب نے بتایا کہ میں عنقریب اپنی امت میں ایک علامت دیکھوں گا جب میں وہ دیکھ لوں تو بکثرت تسبیح وتحمید،توبہ اور استغفار کروں اور وہ علامت میں نے دیکھ لی ہے،(جو سورۂ نصر میں وارد ہے: ارشادِ باری تعالی ہے)﴿ إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴾ (جب اللہ کی مدد اور فتح آجائے ،اور تو لوگوں کو اللہ کے دین میں جوق در جوق آتا دیکھ لے تو اپنے رب کی تسبیح کرنے لگ، حمد کے ساتھ، اور اس سے مغفرت کی دعا مانگ، بے شک وہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا ہے)۔اس کو امام مسلم (۴۸۴) نے روایت کیا ہے۔

اللہ عزوجل نے جو کچھ جمع کرنا آسان فرمایا یہ اس کا اختتام ہے،

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين،وصلى الله وسلم على نبينا محمد وعلى آله و أصحابه أجمعين.

فہرستِ مضامین